حمد و نعت و سبب ترجمۂ کتاب

مختصر ہی حدیث
دراز کا لیکے آگے یون ہی کر
جب فرشتے جناب باری تعالیٰ
مین جاتے ہین تو پوچھتا ہی اونسے پروردگار عالم
حال آنکہ وہ بہت جانتا ہی اونسے کیا کہتے ہین بندے
میرے ملائکہ عرض کرتے ہین کہ ساتھہ پاکی اور بڑائی کے یاد کرتے ہین تجھکو
اور تعریف کرتے ہین تیری یعنی سبحان اللہ اللہ اکبر الحمد للہ کہتے ہین اور تمجید کرتے ہین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَاَوْلِيَاۤءِ اُمَّتِهٖ اَجْمَعِيْنَ

امابعد عاجز بندہ گناہون سے شرمندہ خرم علی عفا اللہ عنہ خدمات اہل دین مین عرض کرتا ہی کہ بعض مخلص احباب نے فرمایش کی کہ کتاب مستطاب قول الجمیل فی بیان سواء السبیل تصنیف عالم ربانی مرتاض حقانی عارف باللہ برگزیدہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ اردو مین کرے تا زمانۂ اخیر مین کہ روز بروز جہل کی ترقی ہی اہل دین حقیقت حال سے مطلع ہون اور اصول طریقت اور شرائط اور احکام بیعت سے آگاہ ہوکر افراط اور تفریط سے بچین نہ مطلقاً بیعت کا انکار کرین نہ نا اہل سے بیعت کرین ہر چند مترجم بسبب کور باطنی اس کتاب عالی قدر کے ترجمہ کرنے کی کہ ذاکرین حق اور اولیاء طریقت کے اشغال مین ہی لیاقت نہین رکھتا لیکن بمضمون اس حدیث صحیح کے جو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے بخاری اور مسلم مین ثابت ہی کہ ملائکہ ربانی اہل ذکر کو تلاش کرتے پھرتے ہین پھر جب ذاکرین کو پاتے ہین تو اونکو اپنے پرون سے اول آسمان تک چھپا لیتے ہین پھر جب

حق تعالی فرشتون کو شاہد کر کے فرماتا ہی کہ مینے اونکو بخشا تو کوئی فرشتہ کہتا ہی کہ اونمین فلانا بندہ گنہگار بھی ہی جو اونکی راہ پر نہین کسی کام کو آیا تھا سو وہان بیٹھ گیا تو حق تعالی فرماتا ہی کہ مینے اوسکو بھی بخشا وہ ایسے لوگ ہین جنکے پاس کا بیٹھنے والا شقی یعنی بے نصیب نہین رہتا ترجمے اس کتاب کو وسیلہ نجات کا سمجھا اور کیون نہو کہ حدیث مَنْ اَحَبَّ قَوْمًا فَهُوَ مِنْهُمْ دستاویز قوی ہی انشاء اللہ تعالی

نظم

سیہ دل تبہ کار گو مین ہون لیکن ۔ فدائی ہون اللہ کے عاشقون کا

یہ امید رکھتا ہون لطف ازل سے ۔ کہ اس دل مین پر تو پڑے صاف دلون کا

اور کیا عجب ہی رحمت بے علت سبب انگیز سے کہ کوئی بندۂ خدا اہل دل اس ترجمے کو دیکھکر خوش ہو جاوے اور مترجم کے افلاس باطن پر رحم کرے اور توجہ فرماوے یا بعد موت مترجم کے دعاے مغفرت کرے

مصرع

وَلِلْاَرْضِ مِنْ کَاْسِ الْکِرَامِ نَصِیْبٗ

بالجملہ کتاب مذکور گیارہ فصل پر مشتمل ہی فصل پہلی اور دوسری اقسام بیعت اور اوسکے احکام اور شرائط مین فصل تیسری سالکین کی تربیت کی ترتیب مین فصل چوتھی مشایخ قادریہ کے اشغال مین فصل پانچوین مشایخ چشتیہ کے اشغال مین فصل چھٹی مشایخ نقشبندیہ کے اشغال مین فصل ساتوین آگے کے شغل یعنی تحصیل نسبت مین فصل آٹھوین عزائم اور اعمال مین فصل نوین عالم ربانی کی شرائط اور چند نصائح مین فصل دسوین وعظ گوئی اور وعظ کی شرائط اور آداب وغیرہ مین فصل گیارھوین سلاسل طریقت کے اسناد مین اب معلوم کرنا چاہیے کہ ترجمے اس کتاب مین محاورہ کو مقدم رکھا گو اصل کے تراجم الفاظ مین تقدیم اور تاخیر واقع ہوا اسواسطے کہ ترجمہ کرنے سے سہولت فہم مقصود ہی سو ترجمہ تحت اللفظ مین حاصل نہین اور جو حواشی مصنف قدس سرہ اور اونکے خلف الرشید علامۂ عصر مسند دہر مولانا شاہ عبد العزیز کے اس کتاب پر صحیح پائے مزید توضیح

اور کثیر فوائد کے واسطے اوسکا ترجمہ یعنی یہ فوائد مین مندرج کردیا جہان کہین مولانا کا لفظ آوے تو مولانا شاہ
عبد العزیز مراد ہونگے اور اسکا نام شفاء العلیل ترجمہ قول الجمیل ہے حق تعالی اس ترجمے کو اپنے مزید کرم سے
قبول فرماوے اور مترجم اور صاحب فرمایش اور سائر اہل دین کو اس کتاب کی برکات سے فائدہ مند کرے آمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی خلق قلوب بنی آدم مستعدۃ لفیضان الانوار متہیئۃ
لایداع المعارف والاسرار سب تعریف اسکو جسنے بنی آدم کے دلون کو واسطے فیضان انوار کے
مستعد بنایا او تفویض معارف اور اسرار کے واسطے لائق ٹھہرایا وبعث الانبیاء المصطفین
الاخیار داعین وھادین الی طرق اکتسابہما بالطاعات والاذکار اور بھیجا انبیا برگزیدہ
اخیار کو داعی اور ہادی بنا کر معارف اور اسرار الہی کی تحصیل کی راہین بتاوین عبادات اور اذکار سے
ثم جعل لہم ورثۃ یقومون بعلمہم ورشدہم من العلماء الراسخین الابرار
پھر حق تعالی نے انبیا کے وارث ٹھہرائے یعنی علماء مضبوط نیک کار جو اونکے علم اور ارشاد کو بعد زمانہ انبیا کے
قرنا بعد قرن قائم رکھین ولا تزال منہم طائفۃ قائمین علی الحق لا یضرہم من
خذلہم من الاشرار اور ہمیشہ تا قیامت اونمین سے چند لوگ حق پر قائم رہینگے اونکو ضرر نہ پہونچا سکینگے
جو شریر اونکے معاند اور منکر ہونگے وجعلہم سرجا یہتدی الناس بہا فی ظلمات الطبیعۃ
الی قرب الجبار اور حق تعالی نے وارثین انبیا کو چراغ ہدایت بنایا جسنے طبیعت اور بشریت کی تاریکیون
مین لوگ راہ پاتے ہین خدا کے قرب کی طرف فمن کان لہ قلب او القی السمع وہو شہید
فقد رشد ولہ النعیم المقیم والجنات والانہار سو جسکا کہ دل بیدار ہو یا اوسنے کلام حق کو
سنا دھیان کر کے سو وہ تو راہ پا گیا اور اوسکے واسطے نعمت دائمی اور جنات اور انہار ہین ومن اعرض

وَتَوَلّٰی فَقَدْ غَوٰی وَهَوٰی وَلَهُ الْجَحِيْمُ وَالْحَمِيْمُ وَمَا لَهُ مِنَ الْاَنْصَارِ اور جسنے اس سے
روگردانی اور سرکشی کی سو راہ کو بھولا اور رستے گرپڑا اور اوسی کے لیے دوزخ اور پانی گرم ہے اور کوئی اوسکا
مددگار نہین نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ
سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ
لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا
ہم ستایش کرتے ہین اسکی اور اوس سے مدد چاہتے ہین اور اوس سے مغفرت مانگتے ہین اور اللہ کی پناہ
طلب کرتے ہین اپنے نفسون کی برائیون سے اور اپنے اعمال کی بدیون سے جسکو اللہ نے ہدایت کی اوسکا کوئی
گمراہ کرنے والا نہین اور جسکو اوسنے بھٹکایا اوسکا کوئی راہ بتانے والا نہین اور ہم گواہی دیتے ہین
کہ کوئی معبود برحق نہین سوا اللہ کے جو اکیلا ہے اوسکا کوئی ساجھی نہین اور ہم گواہی دیتے ہین کہ
ہمارے پیشوا اور سردار یعنی جناب محمد مصطفی اوسکے بندے اور رسول ہین جنکو اللہ نے بھیجا ساتھ حق کے اون بشیر اور
نذیر کرکے حق تعالی اونپر یعنی محمد پر رحمت نازل کرے اور اونکے آل اور اصحاب پر اور برکت دے اور سلام بھیجے سلام بھیجنا
اَمَّا بَعْدُ فَيَقُوْلُ الْعَبْدُ الضَّعِيْفُ الْفَقِيْرُ اِلٰى رَحْمَةِ اللّٰهِ الْكَرِيْمِ وَلِيُّ اللّٰهِ
بْنُ الشَّيْخِ عَبْدِ الرَّحِيْمِ تَغَمَّدَهُمَا اللّٰهُ بِفَضْلِهِ الْجَسِيْمِ وَجَعَلَ مَآلَهُمَا اِلَى
النَّعِيْمِ الْمُقِيْمِ هٰذِهٖ فُصُوْلٌ مُّشْتَمِلَةٌ عَلٰى اُصُوْلِ الطَّرِيْقَةِ وَمَا يَتَّصِلُ بِهَا
مِمَّا اسْتَفَدْنَاهُ مِنْ مَّشَايِخِنَا النَّقْشَبَنْدِيَّةِ وَالْجِيْلَانِيَّةِ وَالْجِشْتِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُمْ وَسَمَّيْتُهَا بِالْقَوْلِ الْجَمِيْلِ فِيْ بَيَانِ سَوَاءِ السَّبِيْلِ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ وَلَا
حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ بعد حمد وصلوۃ کے کہتا ہے بندہ ضعیف محتاج اللہ کریم کی
رحمت کا ولی اللہ بیٹا شیخ عبدالرحیم کا اون دونون کو اللہ ڈھانپ لے اپنے فضل بڑے مین اور دونون کا

نعمتا نعمت دائمی کی طرف محمد راشد یہ چند فصلین مشتمل ہین قواعد طریقت پر یعنی کلمات روشنی پر اور اوسپر جو ولایت سے قریب ور مناسب ہی یعنی دعوات اور اعمال پر جسکو ہمنے اپنے نقشبندی اور قادری اور چشتی پیرون سے حاصل کیا ہو راضی ہو اللہ تعالی اونسے اور ان فصلون کا قول جمیل فی بیان سواء السبیل مینے نام رکھا اور اللہ کفایت کرنیوالا ہی اور بہتر کارساز ہی اور نہین بچاو گناہ سے اور نہین طاقت عبادت پر مگر اللہ کی مدد سے جو بلند قدر ہی بڑائی والا

فصل پہلی

اس فصل مین مسنون ہوا بیعت کا مذکور ہی اگرچہ زمانہ رسالت مین بیعت کتنے ہی امور کے واسطے تھی اور اب ایک مقصد مین منحصر ہی اور یہ امر حصل غرض کو مضر نہین قال اللہ تعالی اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْہِمْ فَمَنْ نَّکَثَ فَاِنَّمَا یَنْکُثُ عَلٰی نَفْسِہٖ وَمَنْ اَوْفٰی بِمَا عٰھَدَ عَلَیْہُ اللّٰہَ فَسَیُؤْتِیْہِ اَجْرًا عَظِیْمًا ۝ حق تعالی نے فرمایا مقرر جو لوگ بیعت کرتے ہین تجھسے ای محمد وہ اللہ سے بیعت کرتے ہین اللہ کا ہاتھ اونکے ہاتھون پر ہی سو جو عہد شکنی کرتا ہی تو اپنی ذات کی مضرت پر عہد توڑتا ہی اور جسنے پورا کیا اوسکو جسپر اللہ سے عہد کیا تھا سو عنقریب اوسکو اجر عظیم عنایت کریگا واستفاض عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّ النَّاسَ کَانُوْا یُبَایِعُوْنَہٗ تَارَۃً عَلَی الْھِجْرَۃِ وَالْجِھَادِ وَتَارَۃً عَلٰی اِقَامَۃِ اَرْکَانِ الْاِسْلَامِ وَتَارَۃً عَلَی الثَّبَاتِ وَالْقَرَارِ فِیْ مَعْرَکَۃِ الْکُفَّارِ وَتَارَۃً عَلَی التَّمَسُّکِ بِالسُّنَّۃِ وَالْاِجْتِنَابِ عَنِ الْبِدْعَۃِ وَالْحِرْصِ عَلَی الطَّاعَاتِ کَمَا صَحَّ اَنَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَایَعَ نِسْوَۃً مِّنَ الْاَنْصَارِ عَلٰی اَنْ لَّا یَنُحْنَ اور احادیث مشہورہ مین منقول ہوا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ لوگ بیعت کرتے تھے آنحضرت سے کبھی ہجرت اور جہاد پر اور گاہے اقامت ارکان اسلام یعنی صوم صلوۃ حج زکوۃ پر اور گاہے ثبات اور قرار پر معرکہ کفار مین چنانچہ بیعۃ الرضوان اور کبھی سنت نبوی کے تمسک پر اور بدعت سے بچنے پر اور عبادات کریں اور شائق ہونے پر چنانچہ بروایت صحیح ثابت ہوا ہی کہ رسول کریم

صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت لی انصاریون کی عورتون سے نوحہ کرنے پر وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ أَنَّهُ بَايَعَ نَاسًا مِنْ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ عَلَى أَنْ لَا يَسْأَلُوا النَّاسَ شَيْئًا فَكَانَ أَحَدُهُمْ يَسْقُطُ سَوْطُهُ فَيَنْزِلُ عَنْ فَرَسِهِ فَيَأْخُذُهُ وَلَا يَسْأَلُ أَحَدًا اور ابن ماجہ نے روایت کی کہ آنحضرتؐ نے چند محتاج مہاجرین سے بیعت لی اسپر کہ لوگون سے کسی چیز کا سوال نکرین سو اونمین سے کسی شخص کا یہ حال تھا کہ اوسکا کوڑا گرجاتا تھا تو اپنے گھوڑے سے اوترکر اوسکو اوٹھا لیتا تھا اور کسی سے کوڑا اوٹھا دینے کا بھی سوال نکرتا تھا وَمِمَّا لَا شَكَّ فِيهِ وَلَا شُبْهَةَ أَنَّهُ إِذَا ثَبَتَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِعْلٌ عَلَى سَبِيلِ الْعِبَادَةِ وَالْاِهْتِمَامِ بِشَأْنِهٖ فَإِنَّهُ لَا يَنْزِلُ عَنْ كَوْنِهٖ سُنَّةً فِي الدِّيْنِ اور جسمین کچھ شک اور شبہ نہین وہ یہ ہے کہ جب ثابت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی فعل بطریق عبادت اور اہتمام کے نہ بر سبیل عادت تو وہ فعل سنت دینی سے کمتر تو نہین **ف** اور چونکہ بیعت لینا امور مذکورہ کا بطریق عبادت بکمال اہتمام تھا تو بیعت کے مسنون ہونے مین اب کچھ شک اور شبہہ نہین رہی أَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ خَلِيْفَةَ اللّٰهِ فِي أَرْضِهٖ وَعَالِمًا بِمَا أَنْزَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنَ الْقُرْاٰنِ وَالْحِكْمَةِ مُعَلِّمًا لِلْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَمُزَكِّيًا لِلْأُمَّةِ فَمَا فَعَلَهُ عَلَى جِهَةِ الْخِلَافَةِ كَانَ سُنَّةً لِلْخُلَفَاءِ وَمَا فَعَلَهُ عَلَى جِهَةِ كَوْنِهٖ مُعَلِّمًا لِلْكِتَابِ وَالْحِكْمَةِ وَمُزَكِّيًا لِلْأُمَّةِ كَانَ سُنَّةً لِلْعُلَمَاءِ الرَّاسِخِيْنَ باقی رہا یہ بیان کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خلیفۃ اللہ تھے اوسکی زمین مین اور عالم تھے اوسکے جو اللہ تعالی نے اونپر قرآن اور حکمت کو اوتارا اور معلم تھے قرآن اور حدیث کے اور امت کے پاک کرنے والے تھے سو جو فعل کہ حضرتؐ نے بنابر خلافت کے کیا وہ خلفا کے واسطے سنت ہو گیا اور جو فعل کہ بجہت تعلیم کتاب اور حکمت کے اور تزکیہ امت کے کیا وہ علماے راسخین کے واسطے سنت ہوا **ف** علماے راسخین سے وہ مراد ہین جو علم ظاہر اور باطن کے جامع ہین فَلْنَبْحَثْ عَنِ الْبَيْعَةِ

من اي قسم هي فظن قوم انها منحصرة على قبول الخلافة وان الذي تعتاده
الصوفية من مبايعة المتصوفين ليس بشيء وهذا ظن فاسد لما ذكرنا من
ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يبايع تارة على اقامة اركان الاسلام وتارة
على التمسك بالسنة وهذا صحيح البخاري شاهد على انه صلى الله عليه وسلم
اشترط على جرير عند مبايعته فقال والنصح لكل مسلم وانه بايع قوما من الانصار
فاشترط ان لا يخافوا في الله لومة لائم ويقولوا بالحق حيث كانوا فكان احدهم
يجاهر الامراء والملوك بالرد والانكار وانه صلى الله عليه وسلم بايع نسوة
من الانصار واشترط الاجتناب عن النوحة الى غير ذلك وكل ذلك من باب
التزكية والامر بالمعروف والنهي عن المنكر تو ہمکو چاہیے کہ بیعت کی گفتگو کرین کہ
وہ کون قسم مین سے ہی سو بعضے لوگون نے یہ گمان کیا ہی کہ بیعت منحصر ہی قبول خلافت اور سلطنت پر اور وہ
جو صوفیون کی عادت ہی باہم اہل تصوف سے بیعت لینے کی وہ شرعاً کچھ نہین اور یہ گمان فاسد ہی بدلیل
اوسکے جو ہم مذکور کر چکے کہ مقرر نبی صلی اللہ علیہ وسلم گاہے بیعت لیتے تھے اقامت ارکان اسلام پر اور
گاہے تمسک بالسنۃ پر اور یہ حدیث صحیح بخاری کی گواہی دے رہی ہی اسپر کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
جریر رضی اللہ عنہ پر شرط کی اونکی بیعت کے وقت سو فرمایا کہ خیر خواہی لازم ہی ہر مسلمان کے واسطے اور
حضرت نے بیعت لی قوم انصار سے سو یہ شرط کر لی کہ نہ ڈرین امر خدا مین کبھی ملامت گر کی ملامت سے
اور حق ہی بات بولین جہان رہین سو اونمین سے بعضے لوگ امرا اور سلاطین پر کھل کر بلا خوف رد اور انکار
کرتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی عورتون سے بیعت لی اور شرط کر لی کہ نوحہ کرنے سے
پرہیز کرین انکے سوا بہت امور مین بیعت ثابت ہی اور وہ سب امور از قسم تزکیہ اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر
کے ہین ف تو صاف ثابت ہو گیا کہ بیعت فقط قبول خلافت پر منحصر نہین فالحق ان البيعة على اقسام

فمنها بيعة الخلافة ومنها بيعة الإسلام ومنها بيعة التمسك بحبل التقوى ومنها
بيعة الهجرة والجهاد ومنها بيعة التوثق في الجهاد توحق یہ ہو کہ بیعت چند قسم پر ہے
بعضی بیعت خلافت کی اور بعضی بیعت اسلام لانے کی اور بعضی بیعت تقوے کی رسی پکڑنے کی اور
بعضی بیعت ہجرت اور جہاد کی اور بعضی بیعت جہاد میں مضبوط رہنے کی وكانت بيعة الإسلام
متروكة في زمن الخلفاء اما في زمن الراشدين منهم فلان دخول الناس في
الإسلام في ايامهم كان غالبا بالقهر والسيف لا بالتاليف واظهار البرهان
ولا طوعا ورغبة واما في غيرهم فلانهم كانوا في الاكثر ظلمة فسقة لا يهتمون
باقامة السنن اور مسلمان ہونے کی بیعت خلفا کے زمانے میں متروک تھی خلفاے راشدین کے
وقت میں بیعت اسلام تو اسواسطے متروک تھی کہ داخل ہونا لوگون کا اسلام میں اونکے ایام میں اکثر بسبب
شوکت اور تلوار کے تھا نہ بسبب تالیف قلوب اور اظہار دلیل اسلام کے اور نہ دخول اسلام اپنی خوشی اور
رغبت پر تھا اور خلفاے راشدین کے سوا اور خلفا کے وقت میں چنانچہ خلفاے مروانیہ اور عباسیہ کے وقت میں
اسواسطے بیعت اسلام متروک تھی کہ اونمین اکثر ظالم اور فاسق تھے اقامت سنن دین میں کوشش بلیغ نہ کرتے تھے
وكذلك بيعة التمسك بحبل التقوى كانت متروكة اما في زمان الخلفاء الراشدين
فلكثرة الصحابة الذين استناروا بصحبة النبي صلى الله عليه وسلم وتادبوا ب
حضرته فكانوا لا يحتاجون الى بيعة الخلفاء واما في زمن غيرهم فخوفا من افتراق
الكلمة وان يظن بهم مبايعة الخلافة فتهيج الفتن وكانت الصوفية بين ذلك
يقيمون الخرقة مقام البيعة ثم لما اندرس هذا الرسم في الخلفاء انتهز الصوفية
الفرصة وتمسكوا بسنة البيعة والله اعلم اور اسی طرح تقوے کی رسی تھامنے کی بیعت زمانہ
خلفا میں متروک ہوگئی تھی خلفاے راشدین کے زمانے میں تو بسبب کثرت اصحاب کے متروک تھی جو نورانی ہوچکے تھے

بسبب صحبت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے او رمتادب ہوگئے تھے آپ کے حضور مین تو اونکو کچھ حاجت نہتی
خلفا کی بیعت کی تصفیہ باطن کے واسطے اور خلفا کے سوا اور زمانے مین بسبب خوف پھوٹ پڑنے کے
اور اس خوف سے کہ بیعت کرنے والون کے ساتھ بیعت خلافت کا گمان کیا جاوے تو فساد ہو تھے بیعت مذکورہ
متروک تھی اور اوسوقت مین اہل تصوف خرقہ دینے کو قائم مقام بیعت کے کرتے تھے پھر بعد مدت جب
یہ رسم بیعت کی ملوک اور سلاطین مین معدوم ہوگئی تو حضرات صوفیہ نے فرصت کو غنیمت جان کر سنت
بیعت پر چنگل مارا واللہ اعلم (ف) مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی قدس سرہ نے فرمایا تو حضرات
صوفیہ بعد اندراس رسم بیعت کے بیعت کے جاری کرنے سے مصداق اس حدیث مرفوع کے ہوے
کہ جو سنت مردہ کو جلاوے تو اوسکو اسکا اجر ملیگا اور اون لوگون کا بھی اجر اوسکو ملیگا جو اوس سنت پر چلین ۱۲

فصل دوسری

اس فصل مین سنیت بیعت اور اوسکی غایت اور منفعت اور اوسکی شرائط وغیرہ کا بیان ہے
وَلَعَلَّكَ تَقُولُ أَخْبِرْنِي عَنِ الْبَيْعَةِ مَا هِيَ وَاجِبَةٌ أَمْ سُنَّةٌ ثُمَّ مَا الْحِكْمَةُ فِي شَرْعِهَا
ثُمَّ مَا شَرْطُ مَنْ يَأْخُذُ الْبَيْعَةَ ثُمَّ مَا شَرْطُ الْمُبَايِعِ ثُمَّ مَا وَفَاءُ الْمُبَايِعِ وَمَا نَكْثُهُ
ثُمَّ هَلْ يَجُوزُ تَكْرَارُ الْبَيْعَةِ مِنْ عَالِمٍ وَاحِدٍ أَوْ عُلَمَاءَ كَثِيرِينَ ثُمَّ مَا اللَّفْظُ الْمَأْثُورُ
عِنْدَ الْبَيْعَةِ اور شاید کہ ای مخاطب تو کہیگا کہ مجکو بیعت کا حکم بتائیے کہ کیا ہے واجب ہے یا سنت
پھر بیعت کے شروع ہونے مین حکمت کیا ہے پھر بیعت لینے والے کی شرط کیا ہے پھر بیعت کرنے والے کی
شرط کیا ہے پھر بیعت کرنے والے مین ایفاے بیعت کسکو کہتے ہین اور عہد شکنی کیا ہے پھر کیا جائز ہے
مکرر کرنا بیعت کا ایک عالم یا علماے کثیر سے یا جائز نہین پھر کون الفاظ منقول ہین سلف سے
بیعت کے وقت فَأَقُولُ أَمَّا الْمَسْأَلَةُ الْأُولَى فَاعْلَمْ أَنَّ الْبَيْعَةَ سُنَّةٌ وَلَيْسَتْ بِوَاجِبَةٍ
لِأَنَّ النَّاسَ بَايَعُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقَرَّبُوا بِهَا إِلَى اللهِ تَعَالَى وَلَمْ يَدُلَّ دَلِيلٌ

على تأثيم تاركها ولم ينكر احد من الائمة على تاركها كان كالاجماع على انها ليست
بواجبة سو مین کہتا ہون سائلون سوالات کے جواب مفصلاً پہلے سوال کے جواب کو تو یون سمجھ لے کہ
بیعت سنت ہے واجب نہین اسواسطے کہ اصحاب نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور اوسکے
سبب سے حق تعالی کی نزدیکی چاہی اور کسی دلیل شرعی نے تارک بیعت کے گنہگار ہونے پر دلالت نکی
اور ائمہ دین نے تارک بیعت پر انکار نکیا تو یہ عدم انکار گویا اجماع ہو گیا اسپر کہ وہ واجب نہین ف
اور اگر بیعت تقوے کی واجب ہوتی تو بالضرور اوسکے تارک پر انکار وارد ہوتا تو معلوم ہو گیا کہ بیعت
سنت ہے اسواسطے کہ حقیقت سنت یہی ہے کہ فعل مسنون بلا دلیل موجب تقرب الی اللہ کا موجب ہو
واما المسئلة الثانية فاعلم ان الله تعالى اجرى سنته ان يضبط الامور الخفية
المضمرة في النفوس بافعال واقوال ظاهرة وينصبها مقامها كما ان التصديق
بالله ورسوله واليوم الآخر خفي فاقيم الاقرار مقامه وكما ان رضى المتعاقدين
ببذل الثمن والمبيع امر خفي مضمر فاقيم الايجاب والقبول مقامه اور سوال دوسرے
کا جواب یون معلوم کر کہ سنت اللہ یون جاری ہے کہ امور خفیہ جو نفوس مین پوشیدہ ہین اونکا ضبط افعال
اور اقوال ظاہری سے ہو اور افعال اور اقوال قائم مقام ہون امور قلبیہ کے چنانچہ تصدیق اللہ اور اوسکے
رسول اور قیامت کی امر مخفی ہے تو اقرار ایمان کا بجائے تصدیق قلبی کے قائم کیا گیا اور جیسے کہ رضامندی
بائع اور مشتری کی قیمت اور مبیع کے دینے مین امر مخفی پوشیدہ ہے تو ایجاب اور قبول کو قائم مقام رضاے
مخفی کے کر دیا فكذلك التوبة والعزيمة على ترك المعاصي والتمسك بحبل التقوى
خفي مضمر فاقيمت البيعة مقامها سو اسی طرح توبہ اور عزم کرنا ترک معاصی کا اور تقوے کی
رسی کو مضبوط پکڑنا امر مخفی اور پوشیدہ ہے تو بیعت کو اوسکے قائم مقام کر دیا واما المسئلة الثالثة
فشرط من يأخذ البيعة امور احدها علم الكتاب والسنة ولا اريد المرتبة القصوى

بَلْ يَكْفِي مِنْ عِلْمِ الْكِتَابِ اَنْ يَّكُوْنَ قَدْ ضَبَطَ تَفْسِيْرَ الْمَدَارِكِ اَوِ الْجَلَالَيْنِ اَوْ غَيْرَهُمَا وَحَقَّقَهٗ عَلٰى عَالِمٍ وَّعَرَفَ مَعَانِيَهٗ وَتَفْسِيْرَ الْغَرِيْبِ وَاَسْبَابَ النُّزُوْلِ وَالْاِعْرَابَ وَالْقَصَصَ وَمَا يَتَّصِلُ بِذٰلِكَ اور سوال تیسرے کا جواب یہ ہی کہ بیعت لینے والے مین یعنی پیر اور مرشد مین چند امور شرط ہین شرط اول علم قرآن اور حدیث کا اور میری یہ مراد نہین کہ پہلے سرے کا مرتبہ علم کا مشروط ہی بلکہ قرآن مین اتنا علم ہونا کافی ہی کہ تفسیر مدارک یا جلالین کو یا سوا اونکے مانند تفسیر وسیط یا وجیز واحدی کے محفوظ کر چکا ہو اور کسی عالم سے اوسکو تحقیق کر لیا ہو اور اوسکے معانی اور ترجمہ لغات مشکلہ کو اور شان نزول اور اعراب قرآنی اور قصص اور جو اسکے قریب ہی اوسکو جان چکا ہو ف یعنی دو مختلف چیزون مین تطبیق دینا اور معرفت ناسخ اور منسوخ اور معرفت احکام مستنبطۂ قرآنی وَمِنَ السُّنَّةِ اَنْ يَّكُوْنَ قَدْ ضَبَطَ وَحَقَّقَ مِثْلَ كِتَابِ الْمَصَابِيْحِ وَعَرَفَ مَعَانِيَهٗ وَشَرْحَ غَرِيْبِهٖ وَاِعْرَابَ مُشْكِلِهٖ وَتَاْوِيْلَ مُعْضَلِهٖ عَلٰى رَاْيِ الْفُقَهَاءِ اور حدیث کا اتنا کافی ہی کہ ضبط اور تحقیق کر چکا ہو مانند کتاب مصابیح یا مشارق کے اور اوسکے معانی دریافت کر چکا ہو اور اوسکی شرح غریب یعنی لغات مشکلہ کا ترجمہ اور اعراب مشکل اور تاویل معضل کی بنا بر رائے فقہا کے یعنی تحقیق کر کے معلوم کر چکا ہو ف مشکل اور معضل مین فرق یہ ہی کہ مشکل اوس دشوار لفظ کو کہتے ہین جو باعتبار اوسکے اعراب اور ترکیب نحوی کے صعب ہو اور معضل وہ ہی جسکے معنی مشتبہ ہون اور ایک معنی کی تعیین نہو سکے یا دوسری حدیث اوسکے معارض اور مخالف ہو فرمایا ابن مصنف یعنی مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی رحمہ اللہ نے کہ اسی طرح مینے مصنف قدس سرہ سے سنا مترجم کہتا ہی مصنف نے لفظ محتمل المعنی اور احادیث متعارضہ مین اتباع مذاہب فقہا کی اسواسطے تصریح کی کہ چارون امامون کی مخالفت مین ضلالت صریح ہی گویا اوسنے ترک اجماع کیا وَلَا يُكَلَّفُ بِحِفْظِ الْقُرْاٰنِ وَلَا التَّفْتِيْشِ عَنْ حَالِ الْاَسَانِيْدِ لِاَنَّ التَّابِعِيْنَ وَاَتْبَاعَهُمْ كَانُوْا يَاْخُذُوْنَ بِالْمُنْقَطِعِ وَالْمُرْسَلِ اِنَّمَا الْمَقْصُوْدُ حُصُوْلُ

المفتقر متبع الخبر الى رسول الله صلى الله عليه وسلم اور بیعت لینے والا اسکا نہین
علم قرآن مین اختلافات قرات کے یاد رکھنے کا اور نہ علم حدیث مین حال اسانید کے تجسس کا کیا تو نہین جانتا
کہ تابعین اور تبع تابعین حدیث منقطع اور مرسل کو لیتے تھے مقصود تو حصول ظن ہے ساتھ پہونچ جانے
حدیث کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک سو آئی بات تو کتب معتبرہ حدیث مین تفحص روات پر منحصر نہین اگرچہ
تحقیق فن حدیث مین بدون علم رجال کے حاصل نہین **ف** منقطع وہ حدیث ہے جسکا راوی سند کے
بیچ مین سے ایک یا زیادہ ایک سے رہ جاوے اور مرسل وہ ہے جو آخر سند مین راوی مذکور نہو جیسا تابعی حدیث کو
بدون ذکر صحابی کے مذکور کرے چونکہ تابعین اور تبع تابعین کا زمانہ مشہود بالخیر تھا اور وسائط سند
قلیل ہوتی تھی تو انقطاع اور ارسال سے بھی حاصل ہو ظن پہونچنے خبر کا متصور تھا بخلاف غیر تابعین
اور تبع تابعین کے کہ اونکو یہ دولت قریب خداداد کہان حاصل خلاصہ یہ ہے کہ پیری مریدی کے واسطے اتنا علم بھی
قرآن اور حدیث کا کافی ہے لیکن عمل بالحدیث اور استنباط احکام کے واسطے تو بہت سا کچھ درکار ہے ولا
بِعِلْمِ الْاُصُوْلِ وَالْكَلَامِ وَجُزْئِيَّاتِ الْفِقْهِ وَالْفَتَاوٰى اور بیعت لینے والا علم اصول فقہ اور
اصول حدیث اور جزئیات فقہ اور فتاووں کے یاد رکھنے کا مکلف نہین **ف** مولانا عبد العزیز قدس سرہ
نے حاشیہ مین فرمایا کہ جزئیات فقہ سے مقابل کلیات مراد نہین بلکہ صور مفروضہ مراد ہین جنکی طرف کمتر حاجت
ہوتی ہے مترجم کہتا ہے تو اس تقریر سے معلوم ہوا کہ جزئیات فقہ جو کثیر الوجود اور کثیر الحاجت ہین اونکا حفظ شرط
وَاِنَّمَا شَرَطْنَا الْعِلْمَ لِاَنَّ الْغَرَضَ مِنَ الْبَيْعَةِ اَمْرُهٗ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهْيُهٗ عَنِ الْمُنْكَرِ
وَاِرْشَادُهٗ اِلٰى تَحْصِيْلِ السَّكِيْنَةِ الْبَاطِنَةِ وَاِزَالَةِ الرَّذَائِلِ وَاكْتِسَابِ الْحَمَائِدِ
وَامْتِثَالُ الْمُسْتَرْشِدِ بِهٖ فِيْ كُلِّ ذٰلِكَ فَمَنْ لَمْ يَكُنْ عَالِمًا كَيْفَ يُتَصَوَّرُ مِنْهُ هٰذَا
اور عالم ہونا مرشد کا تو ہمنے فقط اتنے واسطے شرط کیا ہے کہ غرض بیعت سے مرید کو امر کرنا ہے مشروعات کا
اور روکنا اوسکو خلاف شرع سے اور اوسکی رہنمائی طرف تسکین باطنی کے اور دور کرنا بدخوئون کا اور

سنت بیعت اور اسکے شرائط وغیرہ مین

ہیں ممکن ہی کہ بادشاہت حمیدہ کا پیر مرید کا حکم مین لانا اوسکو جمیع امور دینیہ کو رہین سو جو شخص عالم اور واقف ان امور دینیہ کا اوس سے یہ چیز متصور ہوگا **ف** مترجم کہتا ہی سبحان اللہ کیا معاملہ بالعکس ہو گیا ہی فقرائے جہال کو اس وقت مین یہ خبط سمایا ہی کہ پیری مریدی مین علم کا ہونا کچھ ضرور نہین بلکہ علم درویشی کو مضر ہی اسواسطے کہ شریعت کچھ اور ہی اور طریقت کچھ اور حالانکہ صوفیان قدیم کے کتب اور ملفوظات مین مثل قوت القلوب اور عوارف اور احیاء العلوم اور کیمیائے سعادت اور فتوح الغیب اور غنیۃ الطالبین تصنیف حضرت عبد القادر جیلانی مین صاف مصرح ہی کہ علم شریعت شرط ہی طریقت اور تصوف کی یہ بھی جہالت کی شامت ہی کہ جن مرشدون کا نام صبح شام مثل قرآن اور درود کے ذکر کیا کرتے ہین اونکے کلام سے بھی غافل ہین کہ وہ کیا فرما گئے ہین وَقَدِ اتَّفَقَ كَلِمَةُ الْمَشَايِخِ عَلَى أَنْ لَا يَتَكَلَّمَ عَلَى النَّاسِ إِلَّا مَنْ كَتَبَ الْحَدِيثَ وَقَرَأَ الْقُرْآنَ اور متفق ہی مشایخ کا قول اسپر کہ وعظ نکرے لوگون کو مگر وہ شخص جسنے کتابت حدیث کی ہو یعنی روایت کی ہو استاد سے اور جسنے قرآن کو پڑھا ہو اَللّٰهُمَّ إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَجُلٌ صَحِبَ الْعُلَمَاءَ الْأَتْقِيَاءَ دَهْرًا طَوِيلًا وَتَأَدَّبَ عَلَيْهِمْ وَكَانَ مُتَفَحِّصًا عَنِ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ وَقَّافًا عِنْدَ كِتَابِ اللّٰهِ وَسُنَّةِ رَسُولِهِ فَعَسَى أَنْ يَكْفِيَهُ ذٰلِكَ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ کچھ نہین بنتی بار خدایا مگر یہ کہ ایسا مرد ہو جسنے متقی علما کی بہت مدت تک صحبت کی ہو اور اونسے ادب سیکھا ہو اور حلال اور حرام کا متفحص ہو اور کثیر الوقوف ہو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے نزدیک یعنی قرآن اور حدیث سنکر ڈر جاتا ہو اور اپنے افعال اور اقوال اور حالات کو کتاب اور سنت کے موافق کر لیتا ہو تو امید ہی کہ اسقدر معاملات بھی اوسکو کفایت کرے در صورت عدم علم واللہ اعلم وَالشَّرْطُ الثَّانِي الْعَدَالَةُ وَالتَّقْوَى فَيَجِبُ أَنْ يَكُونَ مُجْتَنِبًا عَنِ الْكَبَائِرِ غَيْرَ مُصِرٍّ عَلَى الصَّغَائِرِ اور بیعت لینے والے کی دوسری شرط عدالت اور تقوی ہی تو واجب ہی کہ کبیرہ گناہون سے پرہیز رکھتا ہو اور صغیرہ گناہون پر اصرار نہ کرتا ہو **ف** مولانا عبد العزیز رح نے حاشیے مین فرمایا کہ تقوی

مرشد کا اسواسطے شرط ہوا کہ بیعت مشروع اولی ہی واسطے صفاے باطن کے اور انسان مجبول ہی
اپنے ہم نوع کے اقتداے افعال پر اور حد تاثیر باطن مین فقط قول بدون عمل کے کفایت نہین کرتا سو جو مرشد
کہ اعمال خیر سے تہی دست ہو فقط زبانی تقریرون پر کفایت کرتا ہو وہ شخص حکمت بیعت کا برہم زن ہی
وَالشَّرْطُ الثَّالِثُ اَنْ يَكُوْنَ زَاهِدًا فِي الدُّنْيَا رَاغِبًا فِي الْاٰخِرَةِ مُوَاظِبًا عَلَى الطَّاعَاتِ
الْمُؤَكَّدَةِ وَالْاَذْكَارِ الْمَأْثُوْرَةِ الْمَذْكُوْرَةِ فِي صِحَاحِ الْاَحَادِيْثِ مُوَاظِبًا عَلٰى
تَعَلُّقِ الْقَلْبِ بِاللّٰهِ سُبْحَانَهٗ وَكَانَ يَادْدَاشْتْ لَهٗ مَلَكَةً رَاسِخَةً اور تیسری شرط بیعت
لینے والے کی یہی کہ دنیا کا تارک ہو اور آخرت کا راغب ہو محافظ ہو طاعات موکدہ اور اذکار منقولہ کا
جو صحیح حدیثون مین مذکور ہین مدام تعلق دل کا اللہ پاک سے رکھتا ہو اور یادداشت کی مشق کامل اوسکو
حاصل ہو مترجم کہتا ہی یادداشت کی حقیقت آگے مذکور ہوگی وَالشَّرْطُ الرَّابِعُ اَنْ يَكُوْنَ اٰمِرًا
بِالْمَعْرُوْفِ نَاهِيًا عَنِ الْمُنْكَرِ مُسْتَبِدًّا بِرَأْيِهٖ لَا اِمَّعَةً لَيْسَ لَهٗ رَأْيٌ وَلَا اَمْرٌ
ذَا مُرُوْءَةٍ وَعَقْلٍ تَامٍّ لِيُعْتَمَدَ عَلَيْهِ فِي كُلِّ مَا يَأْمُرُ بِهٖ وَيَنْهٰى عَنْهُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى مِمَّنْ
تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاۤءِ فَمَا ظَنُّكَ لِصَاحِبِ الْبَيْعَةِ اور چوتھی شرط یہ ہی کہ بیعت لینے والا
امر کرتا ہو مشروع کا اور خلاف شرع سے روکتا ہو مستقل ہو اپنی راے پر نہ کہ مرد ہرجائی ہر دم خیالی
جسکو نہ راے ہو اور نہ امر مروت والا اور صاحب عقل کامل کا ہو تاکہ اوسپر اعتماد کیا جاوے اوسکے بتائے
اور روکے فعل پر حق تعالی نے فرمایا کہ گواہی اونکی مقبول ہی جن گواہون کو تم پسند کرو سو کیا تیرا گمان ہی
صاحب بیعت کے ساتھ یعنی جب شاہدون مین عدالت شرط ہوئی تو بیعت لینے والے مرشدین بطریق اولی عدالت
اور تقوی شرط ہوگا ف مولانا نے فرمایا کہ یہ مراد نہین کہ آمر بالمعروف اور مستقل الراے وغیرہ ہونا قبول شہادت
کی شرط ہی تا اعتراض وارد ہو کہ یہ امور شہادت مین شرط نہین تو چاہیے کہ صاحب بیعت مین بھی شرط نہو بلکہ
حاصل استدلال آیت قرآنی کا یہ ہی کہ حق تعالی نے قبول شہادت کو اہل اسلام کی رضا اور اختیار پر مفوض کیا

اور چونکہ یہ امر مخفی ہی لہذا اوسکی تعیین علامات ظاہرہ سے ہوئی مثل اجتناب عن الکبائر وغیرہ تو اخذ بیعت کی
جتنی خوبیان اہل اسلام کی رضا پر ہوکر تعیین اوسکی علامات ظاہرۂ مذکورہ سے ہوگی تو امور مذکورہ کا شرط ہونا
مرشد مین بطریق اولی ہوگا وَالشَّرْطُ الْخَامِسُ اَنْ يَكُوْنَ صَحِبَ الْمَشَايِخَ وَتَأَدَّبَ بِهِمْ دَهْرًا
طَوِيْلًا وَاَخَذَ مِنْهُمُ النُّوْرَ الْبَاطِنَ وَالسَّكِيْنَةَ وَهٰذَا لِاَنَّ سُنَّةَ اللّٰهِ جَرَتْ بِاَنَّ
الرَّجُلَ لَا يُفْلِحُ اِلَّا اِذَا رَأَى الْمُفْلِحِيْنَ كَمَا اَنَّ الرَّجُلَ لَا يَتَعَلَّمُ اِلَّا بِصُحْبَةِ الْعُلَمَاءِ
وَعَلٰى هٰذَا الْقِيَاسِ غَيْرُ ذٰلِكَ مِنَ الصِّنَاعَاتِ اور پانچوین شرط یہ ہی کہ بیعت لینے والا مرشدون
کامل کی صحبت مین رہا ہو اور اونسے ادب سیکھا ہو زمانۂ دراز اور اونسے باطن کا نور اور اطمینان حاصل
کیا ہو اور یہ یعنی صحبت کاملین ہو اسواسطے مشروط ہوئی کہ عادت الٰہی یون جاری ہوئی ہی کہ مراد نہین ملتی
جب تک مراد پانے والون کو نہ دیکھے جیسے انسان کو علم نہین حاصل ہوتا مگر علما کی صحبت سے اور اسی قیاس
پر ہین اور پیشے یعنی جیسے آہنگری بدون صحبت آہنگر یا نجاری بدون صحبت نجار کے نہین آتی **ف**
مولانا نے ارشاد کیا کہ جریان سنت اللہ کا بھید یہ ہی کہ انسان اس نہج پر مخلوق ہوا ہی کہ یہ اپنے کمالات کو
حاصل نہین کر سکتا بدون اپنے ابنائے جنس کی مشارکت اور معاونت کے بخلاف اور حیوانات کے کہ اونکے کمالات
پیدایشی ہین اور کسبی نہایت کمتر ہین چنانچہ تیرنا حیوانات مین پیدایشی کمال ہی اور انسان کو بدون سیکھے
نہین آتا وَلَا يُشْتَرَطُ فِيْ ذٰلِكَ ظُهُوْرُ الْكَرَامَاتِ وَالْخَوَارِقِ وَلَا تَرْكُ الْاِكْتِسَابِ
لِاَنَّ الْاَوَّلَ ثَمَرَةُ الْمُجَاهَدَاتِ لَا شَرْطُ الْكَمَالِ وَالثَّانِيْ مُخَالِفٌ لِلشَّرْعِ وَلَا تَغْتَرَّ
بِمَا فَعَلَهُ الْمَغْلُوْبُوْنَ فِيْ اَحْوَالِهِمْ اِنَّمَا الْمَأْثُوْرُ الْقَنَاعَةُ بِالْقَلِيْلِ وَالْوَرَعُ مِنَ الشُّبُهَاتِ
اور شرط نہین اسمین یعنی بیعت لینے مین ظہور کرامات اور خوارق عادات کا اور نہ ترک پیشہ وری کا اسواسطے
کہ ظہور کرامات اور خوارق عادات ثمرہ ہی مجاہدات اور ریاضت کشی کا نہ شرط کمال کی اور ترک کرنا پیشے کا
مخالف شرع کے ہی اور دھوکا نکھایو اوس سے جو درویش مغلوب الاحوال کرتے ہین یعنی جو صاحب حال

بسبب غلبے اپنے حال کے کسب حلال کی طرف متوجہ نہین ہوتے ہین اونکے فعل کو دلیل نہ پکڑنا ترک کسب
پر تعقل تو یہی ہو کہ تھوڑے سے پر قناعت کرنا اور شبہات سے پرہیز کرنا یعنی مال مشتبہ اور پیشہ مکروہ اور مشتبہ سے
بچنا ضرور ہے ف مولانا نے فرمایا اور یہی شرط ارشاد نہین کہ کمال ترتیب اختیار کرے یعنی عبادات
شاقہ کا اپنے اوپر لازم کرنا چنانچہ صوم دہر اور تمام رات کا جاگنا اور گوشہ گیری انسان سے کرنا اور طعام
لذیذ کا کھانا اور جنگل یا پہاڑون پر رہنا چنانچہ ہمارے وقت کے عوام اسکو شرط کمال کی جانتے ہین
اسواسطے کہ یہ امور تشدد فی الدین اور تشدید علی النفس مین داخل ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ سخت نہ پکڑو اپنی جانون کو تو اللہ تمکو سخت پکڑیگا اور فرمایا کہ رہبانیت اسلام مین جائز نہین وَاَمَّا
المَسْئَلَةُ الرَّابِعَةُ فَاعْلَمْ اَنَّهُ يَجِبُ اَنْ يَكُوْنَ المُبَايِعُ بَالِغًا عَاقِلًا رَاغِبًا وَقَدْ جَاءَ
فِي الحَدِيْثِ اَنَّهُ عُرِضَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبِيٌّ لِيُبَايِعَهُ فَمَسَحَ عَلٰى
رَأْسِهِ وَدَعَا لَهُ بِالبَرَكَةِ وَلَمْ يُبَايِعْ اور سوال چوتھے کا جواب یون جان کہ واجب ہے یہ کہ
بیعت کرنے والا جوان ہوشیار رغبت والا ہو اور مقرر حدیث مین آیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے
ایک لڑکا گیا تا آپ سے بیعت کرے تو حضرت نے اوسکے سر پر ہاتھ پھیرا اور اوسکے واسطے برکت کی دعا کی
اور بیعت نہ لی ف مولانا نے فرمایا بالغ اور عاقل ہونا بیعت کے واسطے مشروط ہے کہ نابالغ اور مجنون
خود ایمان کا مکلف نہین تو تقوی اور اجتہاد فی الطاعات کا اوسکے حق مین کیا مذکور ہے وَمِنَ المَشَائِخِ
مَنْ يُجَوِّزُ بَيْعَةَ الصِّغَارِ تَبَرُّكًا وَتَفَؤُّلًا وَاللهُ اَعْلَمُ اور بعضے مشائخ لڑکون کی بیعت کو جائز
رکھتے ہین بنا بر برکت اور نیک فالی کے واللہ اعلم ف مولانا نے فرمایا کہ شاید تجویز بدلیل صحیح مسلم
کی حدیث کے ہے کہ حضرت زبیر اپنے بیٹے عبد اللہ کو بیعت کے واسطے لائے اور وہ سات یا آٹھ برس
کے تھے سو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اونکو اپنی طرف متوجہ دیکھکر مسکرائے پھر اونسے بیعت لی
وَاَمَّا المَسْئَلَةُ الخَامِسَةُ فَاعْلَمْ اَنَّ البَيْعَةَ المُتَوَارَثَةَ بَيْنَ الصُّوْفِيَّةِ عَلٰى وُجُوْهٍ

اَحَدُهَا بَيْعَةُ التَّوْبَةِ مِنَ الْمَعَاصِي وَالثَّانِي بَيْعَةُ التَّبَرُّكِ فِي سِلْسِلَةِ الصَّالِحِيْنَ بِمَنْزِلَةِ سِلْسِلَةِ اِسْنَادِ الْحَدِيْثِ فَاِنَّ فِيْهَا بَرَكَةً وَالثَّالِثُ بَيْعَةُ تَاْكِيْدِ الْعَزِيْمَةِ عَلَى التَّجَرُّدِ لِاَمْرِ اللّٰهِ وَتَرْكِ مَا نُهِيَ عَنْهُ ظَاهِرًا وَّبَاطِنًا وَتَعْلِيْقِ الْقَلْبِ بِاللّٰهِ تَعَالٰى وَهُوَ الْاَصْلُ اور سوال مذکور کا جواب یون جان کہ جو بیعت کہ صوفیون مین متوارث ہی وہ کئی طرح پر ہی پہلا طریقہ بیعت توبہ ہی معاصی سے اور دوسرا طریقہ بیعت تبرک ہی یعنی بقصد برکت صالحین کے سلسلے مین داخل ہونا بمنزلہ سلسلہ اسناد حدیث ہی کہ اسمین البتہ برکت ہی اور تیسرا طریقہ بیعت تاکد عزیمت ہی یعنی عزم مصمم کرنا واسطے خلوص امر الٰہی اور ترک مناہی کے ظاہر اور باطن سے اور تعلیق دل کی اسد جل شانہ سے اور یہی تیسرا طریقہ اصل ہی وَاَمَّا الْاَوَّلَانِ فَالْوَفَاءُ بِالْبَيْعَةِ فِيْهِمَا تَرْكُ الْكَبَائِرِ وَعَدَمُ الْاِصْرَارِ عَلَى الصَّغَائِرِ وَالتَّمَسُّكُ بِالطَّاعَاتِ الْمَذْكُوْرَةِ مِنَ الْوَاجِبَاتِ وَالسُّنَنِ الرَّوَاتِبِ وَالنَّكْثُ بِالْاِخْلَالِ فِيْ مَا ذَكَرْنَا اور پہلے دونون قسم کے طریقون مین بیعت کا پورا کرنا عبارت ہی ترک کبائر سے اور نہ اڑجانا صغائر پر اور طاعات مذکورہ چنگل مارنا از قسم واجبات اور مؤکدہ سنتون کے اور عہد شکنی عبارت ہی خلل ڈالنے سے اسمین جنکو ذکر کیا یعنی ارتکاب کبائر اور اصرار علی الصغائر اور طاعات پر مستعد نہونا بیعت شکنی ہی وَاَمَّا الثَّالِثُ فَالْوَفَاءُ الْبَقَاءُ عَلٰى هٰذِهِ الْهَيْئَةِ وَالْمُجَاهَدَةِ حَتّٰى يَكُوْنَ مُتَنَوِّرًا بِنُوْرِ السَّكِيْنَةِ وَيَصِيْرَ ذٰلِكَ دَيْدَنًا لَّهٗ وَخُلُقًا وَّجِبِلَّةً وَبَعْدَ ذٰلِكَ قَدْ يُرَخَّصُ فِيْ مَا اَبَاحَهُ الشَّرْعُ مِنَ اللَّذَّاتِ وَالْاِشْتِغَالِ بِبَعْضِ مَا يَحْتَاجُ اِلٰى طُوْلِ التَّعَهُّدِ كَالتَّدْرِيْسِ وَالْقَضَاءِ وَالنَّكْثُ بِالْاِخْلَالِ فِيْ ذٰلِكَ اور تیسرے طریقے مین پورا کرنا بیعت کا عبارت ہی مدام ثابت رہنے سے اس ہیئت اور مجاہدہ اور ریاضت پر یہان تک کہ روشن ہوجاوے اطمینان کے نور سے اور یہ اوسکی عادت اور خو اور جبلی ہوجاوے بلا تکلف تو اس حالت کے نزدیک

گا سبب اوسکو اجازت دی جاتی ہی اونسمین جسکو شرع نے مباح کیا ہی از قسم لذات کے اور مشغول ہونے کے بعضے اون کامون مین جنمین طول مدت کی طرف حاجت ہوتی ہی جیسے درس کرنا علوم دینی کا اور قضا او ر بیعت شکنی عبارت ہی اسکی خلل اندازی سے قبل نورانیت دل کے وَاَمَّا الْمَسْئَلَۃُ السَّادِسَۃُ فَاعْلَمْ اَنَّ تَکْرَارَ الْبَیْعَۃِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَأْثُوْرٌ وَکَذٰلِکَ عَنِ الصُّوْفِیَّۃِ اَمَّا مِنَ الشَّخْصَیْنِ فَاِنْ کَانَ بِظُھُوْرِ خَلَلٍ فِیْ مَنْ بَایَعَ فَلَا بَأْسَ وَکَذٰلِکَ بَعْدَ مَوْتِہٖ اَوْ غَیْبَتِہِ الْمُنْقَطِعَۃِ وَاَمَّا بِلَا عُذْرٍ فَاِنَّہٗ یُشْبِہُ الْمُتَلَاعِبَ وَیَذْھَبُ بِالْبَرَکَۃِ وَیَصْرِفُ قُلُوْبَ الشُّیُوْخِ عَنْ تَعَھُّدِہٖ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ اور چھٹے سوال کا جواب معلوم کر کہ تکرار بیعت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہی اور اسی طرح حضرات صوفیہ سے لیکن دو پیرون سے بیعت کرنا سو اگر بسبب ظہور خلل کے ہو اوس پیر مین جس سے بیعت کر چکا ہی تو کچھہ مضایقہ نہین اور اسی طرح اوسکی موت کے بعد یا اوسکی غیبت منقطعہ کے بعد کہ اوسکی توقع ملاقات کی باقی نہین ہی اور بلا عذر تو دوسرے مرشد سے بیعت کرنا مشابہ ہی کھیل کے اور ہر جگہہ بیعت کرنا برکت کو کھوتا ہی اور مرشدون کے دلون کو اوسکی تعلیم اور تہذیب سے پھیرتا ہی واللہ اعلم یعنی اوسکو ہرجائی اور ہر دم خیالی سمجھکر اوسپر التفات نہین فرماتے ہین وَاَمَّا الْمَسْئَلَۃُ السَّابِعَۃُ فَاعْلَمْ اَنَّ اللَّفْظَ الْمَأْثُوْرَ عَنِ السَّلَفِ عِنْدَ الْبَیْعَۃِ اَنْ یَّخْطُبَ الشَّیْخُ الْخُطْبَۃَ الْمَسْنُوْنَۃَ اور ساتوین سوال کا جواب معلوم کر کہ لفظ منقول سلف سے بیعت کے نزدیک یہ ہی کہ مرشد خطبہ مسنون پڑھے وَھِیَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ اور خطبہ مسنون یہ ہو یعنی الحمد للہ

آخر تک ترجمہ اوسکا یہ ہے سب تعریف اللہ کو ہم اوسکی حمد کرتے ہین اور اوس سے مدد مانگتے ہین اور مغفرت
اوس سے چاہتے ہین اور پناہ مانگتے ہین اللہ کی اپنے نفسون کی بدیون سے اور اپنے اعمال کی برائیون
سے جسکو اللہ نے ہدایت کی اوسکا کوئی گمراہ کرنے والا نہین اور جسکو اوسنے بہکایا اوسکو کوئی راہ
بتانے والا نہین اور گواہی دیتا ہون مین اسکی کہ کوئی معبود برحق نہین سوائے اللہ کے اور اسکی کہ محمد
بندہ ہی اللہ کا اور اوسکا رسول رحمت بھیجے اللہ اوسپر اور اوسکی آل اور اوسکے اصحاب پر اور برکت
کرے اور سلامتی عنایت فرماوے ثُمَّ یُلَقِّنُهُ الْاِیْمَانَ الْاِجْمَالِیَّ فَیَقُوْلُ قُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ
وَبِمَا جَآءَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ عَلٰی مُرَادِ اللّٰهِ وَاٰمَنْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ وَبِمَا جَآءَ مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ
اللّٰهِ عَلٰی مُرَادِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَتَبَرَّأْتُ مِنْ جَمِیْعِ الْاَدْیَانِ وَجَمِیْعِ
الْعِصْیَانِ وَاَسْلَمْتُ الْاٰنَ وَاَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ پھر بعد خطبہ مذکورہ کے مرشد مرید کو ایمان اجمالی تلقین کرے سو یون کہے کہ کہہ
ایمان لایا مین اللہ پر اور جو اللہ کے نزدیک سے آیا اسکی مراد پر اور ایمان لایا مین رسول اللہ پر اور جو
رسول اللہ کے نزدیک سے آیا رسول اللہ کی مراد پر صلی اللہ علیہ وسلم اور بیزار ہوا مین سب دینون سے سوائے
اسلام کے اور بیزار ہوا سب گناہون سے اور مین اب اسلام لایا یعنی اسلام کو تازہ کیا اور کہتا ہون مین
کہ گواہی دیتا ہون کہ کوئی معبود برحق نہین سوائے اللہ کے اور گواہی دیتا ہون کہ محمد اوسکا بندہ ہی
اور اوسکا رسول ثُمَّ یَقُوْلُ قُلْ بَایَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِوَاسِطَةِ خُلَفَائِهٖ
عَلٰی خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَ
اِیْتَآءِ الزَّکٰوةِ وَصَوْمِ رَمَضَانَ وَحَجِّ الْبَیْتِ اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَیْهِ سَبِیْلًا پھر مرشد کہے
مرید سے کہ کہہ بیعت کی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اونکے خلفا کے واسطے سے پانچ امر پر
اسکی گواہی پر کہ کوئی معبود برحق نہین مگر اللہ اور یہ کہ محمد رسول ہی اللہ کا اوسکا بندہ اور نماز کے قائم

کرنے پر اور زکوٰۃ کے دینے پر اور رمضان کے صوم پر اور بیت اللہ کے حج پر اگر مجکو استطاعت ہوگی
اوسکی راہ کی ف استطاعت سبیل سے مراد زاد اور راحلہ ہے ثم یقول قل بایعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بواسطۃ خلفائہ علی ان لا اشرک باللہ شیئا
ولا اسرق ولا ازنی ولا اقتل ولا اتی ببہتان افتریہ بین یدی ورجلی ولا اعصیہ فی معروف
پھر مرشد مرید سے کہے کہ بیعت کی مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بواسطہ خلفاء حضرت کے
اسپر کہ شریک نکرونگا اللہ کے ساتھ کسی چیز کو اور چوری نکرونگا اور زنا نکرونگا اور قتل نکرونگا اور بہتان
کو نہ لاؤنگا اپنے دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں کے درمیان سے اوسکو افترا کرکے اور نافرمانی
رسول کریم کی نکرونگا امر مشروع مین ف اس مضمون کی بیعت قرآن مجید مین منصوص ہے ثم یتلوا
الشیخ ہاتین الآیتین یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ وابتغوا الیہ الوسیلۃ
وجاہدوا فی سبیلہ لعلکم تفلحون ○ ان الذین یبایعونک انما یبایعون
اللہ ید اللہ فوق ایدیہم فمن نکث فانما ینکث علی نفسہ ومن اوفی
بما عاہد علیہ اللہ فسیؤتیہ اجرا عظیما ○ پھر مرشد ان دو آیتوں کو پڑھے
یا ایہا الذین سے آخر تک یعنی ای ایمان والو ڈرو اللہ سے اور تلاش کرو اللہ کی طرف وسیلہ اور جہاد کرو
اوسکی راہ مین تاکہ تم فلاح پاؤ مقرر جو لوگ بیعت کرتے ہین تجھسے ای نبی وہ بیعت کرتے ہین اللہ سے
اللہ سبحانہ کا دست قدرت اور رحمت اونکے ہاتھون پر ہے سو جسنے بیعت کو توڑا یہی بات ہے کہ اوسنے
اپنی ذات کی مضرت کے واسطے بیعت کو توڑا اور جسنے پورا کیا اوسکو جو اللہ سے عہد کیا سو قریب ہے
اوسکو اجر عظیم عنایت کریگا ف پہلی آیت مین وسیلہ سے مراد بیعت مرشد ہے مولانا نے حاشیہ میں
فرمایا کہ مینے اپنے جد امجد حضرت شاہ عبد الرحیم قدس سرہ کے ایک مرید سے سنا کہ اونکے ہمعصر ایک عالم نے
بہ نسبت بیعت کے سنت یا بدعت ہونے مین گفتگو کی جد امجد نے واسطے مشروعیت بیعت کے اس آیت سے

استدلال کیا اور فرمایا کہ یہ ممکن نہین کہ وسیلے سے ایمان مراد لیجیے اسواسطے کہ خطاب اہل ایمان سے
چنانچہ یا ایہا الذین آمنوا اوسپر دلالت کرتا ہی اور عمل صالح بھی مراد نہین ہو سکتا کہ وہ تقوے مین داخل ہی
اسواسطے کہ تقوی عبارت ہی امتثال اوامر اور اجتناب نواہی سے اسواسطے کہ قاعدہ عطف کا مغایرت
بین المعطوف والمعطوف علیہ کا مقتضی ہی اور اسی طرح جہاد بھی مراد نہین ہو سکتا بدلیل مذکور یعنی تقوے
مین داخل ہی پس متعین ہو گیا کہ وسیلے سے مراد ارادت اور بیعت مرشد کی ہی پھر اسکے بعد مجاہدہ اور
ریاضت ہی ذکر اور فکر مین تا فلاح حاصل ہو کہ عبارت ہی وصول ذات پاک سے واللہ اعلم ثُمَّ يَدْعُو
لِنَفْسِهٖ وَلِلتِّلْمِيْذِ وَلِلْحَاضِرِيْنَ فَيَقُوْلُ بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ وَنَفَعَنَا وَاِيَّاكُمْ
پھر مرشد دعا کرے اپنی ذات کے واسطے اور مرید کے واسطے اور حاضرین کے واسطے سو یون کہے کہ
اللہ تعالی برکت کرے ہمارے اور تمہارے واسطے اور نفع پہونچاوے ہمکو اور تمکو وَلَا بَأْسَ اَنْ
يُلَقِّنَهٗ فَيَقُوْلُ قُلْ اِخْتَرْتُ الطَّرِيْقَةَ النَّقْشَبَنْدِيَّةَ اَوِ الْقَادِرِيَّةَ اَوِ الْجِشْتِيَّةَ
الْمَنْسُوْبَةَ اِلَى الشَّيْخِ الْاَعْظَمِ وَالْقُطْبِ الْاَفْخَمِ خَوَاجَه نَقْشَبَنْد اَوِ الشَّيْخِ مُحْيِي الدِّيْنِ
عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِيْلَانِيِّ اَوِ الشَّيْخِ مُعِيْنِ الدِّيْنِ السِّجْزِيِّ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا فُتُوْحَهَا وَاحْشُرْنَا
فِيْ زُمْرَةِ اَوْلِيَائِهَا بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اور اسمین کچھ مضایقہ نہین کہ مرید کو یون تلقین
کرے سو کہے کہ تو کہہ کہ مینے اختیار کیا طریقۂ نقشبندیہ جو منسوب ہی طرف شیخ اعظم اور قطب افخم خواجہ نقشبند کے
یا طریقۂ قادریہ اختیار کیا جو منسوب ہی شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی کی طرف یا طریقۂ چشتیہ اختیار کیا
جو منسوب ہی شیخ معین الدین سجزی یعنی سیستانی کی طرف خداوندا ہمکو فتوح اس طریقے کی عنایت کر اور
ہمکو اس طریقے کے دوستون کے گروہ مین محشور کر اپنی رحمت سے یا ارحم الراحمین سَمِعْتُ سَيِّدِيْ
اَلْوَالِدَ يَقُوْلُ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مُبَشِّرَةٍ فَبَايَعْتُهٗ فَاَخَذَ
عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ يَدِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ فَاَنَا اُصَافِحُ عِنْدَ الْبَيْعَةِ عَلٰى هٰذِهِ الصِّفَةِ

سنا میں نے اپنے والد بزرگوار سے فرماتے تھے کہ میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں سو میں نے آپ سے بیعت کی سو آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے میرے دونوں ہاتھوں کو اپنے دونوں دست مبارک میں کر لیا سو میں تو اسی طرح جیسے خواب میں دیکھا مصافحہ کرتا ہوں بیعت لینے کے وقت

ف مولانا نے فرمایا کہ بعضے اکابر مرید سے فرماتے ہیں کہ اپنا داہنا ہاتھ پھیلا دے پھر بیعت لینے والا اوس پر اپنا داہنا ہاتھ رکھتا ہی اسیطرح عمرو بن العاص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا اَمَّا بَیْعَۃُ النِّسَاءِ فَبِاَنْ یَّاْخُذَ الشَّیْخُ طَرَفَ ثَوْبٍ وَالَّتِیْ تُبَایِعُ طَرَفَہُ الْاٰخَرَ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ اور عورتوں کی بیعت کرنے کا یہ طریقہ ہی کہ مرشد کپڑے کا ایک کنارہ پکڑے اور بیعت کرنے والی دوسرا کنارہ اوسکا پکڑے واللہ اعلم

ف مولانا نے فرمایا کہ بیعت زبانی بھی عورتوں کی جائز ہی بدون پکڑنے کپڑے کے جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے

فصل تیسری

اس فصل میں مرید کی تربیت اور تعلیم کا طریقہ مذکور ہی لِتَرْبِیَۃِ السَّالِکِیْنَ دَرَجَاتٌ مُّتَرَتِّبَۃٌ فَاَوَّلُ مَا یَجِبُ اَنْ یَّتَغَیَّرَ فِیْہِ الْعَقِیْدَۃُ فَاِذَا رَغِبَ امْرُءٌ فِیْ سُلُوْکِ طَرِیْقِ اللّٰہِ فَمُرْہُ اَوَّلًا تَصْحِیْحَ الْعَقَائِدِ عَلٰی مُوَافَقَۃِ السَّلَفِ الصَّالِحِ مِنْ اِثْبَاتِ وَاجِبٍ وَّاحِدٍ لَّا اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ مُتَّصِفٍ بِجَمِیْعِ صِفَاتِ الْکَمَالِ مِنَ الْحَیٰوۃِ وَالْعِلْمِ وَالْقُدْرَۃِ وَالْاِرَادَۃِ وَغَیْرِھَا مِمَّا وَصَفَ اللّٰہُ بِہٖ نَفْسَہٗ وَثَبَتَ بِہِ النَّقْلُ عَنِ الْمُخْبِرِ الصَّادِقِ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ وَالصَّحَابَۃِ وَالتَّابِعِیْنَ سالکوں کی تربیت کے واسطے درجات ہیں علی الترتیب سو اول جسکا سنوارنا واجب ہی وہ عقیدہ ہی تو جب کوئی شخص راہ خدا کے چلنے میں راغب ہو تو حکم کر اوسکو اول عقائد کے صحیح کرنے کا موافق عقائد سلف صالحین کے یعنی ثابت کرنا واجب الوجود کا جو واحد ہی کوئی معبود برحق نہیں سوائے اوسکے موصوف ہی وہ جمیع صفات کمال سے حیات میں اور علم اور قدرت اور ارادے میں اور سوائے انکے اور صفات میں کہ حق تعالی نے اپنی ذات پاک کو وصف کیا ہی ساتھ انکے اور نقل اسکی ثابت ہوئی

مخبر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اور صحابہ اور تابعین سے مُنَزَّہٌ مِّنْ جَمِیْعِ سِمَاتِ النَّقْصِ
وَالزَّوَالِ مِنَ الْجِسْمِیَّۃِ وَالتَّحَیُّزِ وَالْعَرْضِیَّۃِ وَالْجِہَۃِ وَالْاَلْوَانِ وَالْاَشْکَالِ ایسا
واحد ہے جو پاک ہے نقصان اور زوال کی سب نشانیون سے مجسم ہونے سے اور احتیاج مکانی اور عرض
ہونے اور جہت مین ہونے اور الوان اور اشکال سے یعنی جسم اور لوازم جسمیت سے منزہ ہے وَاَمَّا مَا وَرَدَ
مِنَ الْاِسْتِوَاۗءِ عَلَی الْعَرْشِ وَالضِّحْکِ وَاِثْبَاتِ الْیَدَیْنِ فَنُؤْمِنُ بِہٖ عَلَی الْجُمْلَۃِ لُمَّ نَکِلُ
تَفْصِیْلَہٗ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی وَنَعْلَمُ الْبَتَّۃَ اَنَّہٗ لَیْسَ کَمِثْلِ اتِّصَافِنَا بِالتَّحَیُّزِ وَغَیْرِہٖ بَلْ
لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ وَّھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ وَنَعْلَمُ اَنَّہٗ شَیْءٌ ثَابِتٌ لِلّٰہِ تَعَالٰی کَمَا اَثْبَتَ
فِیْ مُحْکَمِ کِتَابِہٖ اور وہ جو وارد ہوا ہے استوا علی العرش اور ضحک اور اثبات یدین کا سو اسپر ہم
ایمان رکھتے ہین مجمل تفصیل بلا ایسی پھر اسکی تفصیل کو خدا کے علم پر تفویض کرتے ہین یعنی وہی خوب جانتا ہے کہ کیا مراد ہے
استوا علی العرش سے اور اتنا تو ہم بیقین جانتے ہین کہ اوسکے استوا وغیرہ مین ہمارا سا اتصاف
بالتحیز وغیرہ نہین بلکہ خدا کے مثل کوئی چیز نہین اور وہ سمیع اور بصیر ہے اور جانتے ہین ہم کہ استوا علی العرش
ایک چیز ثابت ہے اللہ تعالی کے واسطے چنانچہ اوسنے اپنی کتاب محکم مین اوسکو ثابت کیا ہے ف
مترجم کہتا ہے کہ صفات متشابہ مین یعنی استوا وغیرہ مین قدما سلف سے یہی منقول ہے کہ اسپر مجمل ایمان لاے
اور تاویل نکیجے اور تفصیل اسکی علم الٰہی پر سپرد کیجے امام مالک رحمہ نے فرمایا کہ استوا علی العرش معلوم ہے
لیکن کیفیت اسکی مجہول ہے اور اسمین سوال کرنا بدعت ہے اور یہی راہ اسلم ہے کہ مبادا تاویل مین غیر حق کو حق
قرار دینا پڑے ثُمَّ اِثْبَاتُ نُبُوَّۃِ الْاَنْبِیَاۗءِ عَلَیْہِمُ السَّلَامُ عُمُوْمًا وَّنُبُوَّۃِ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا
مُحَمَّدٍ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ خُصُوْصًا وَّوُجُوْبُ اِتِّبَاعِہٖ فِیْ کُلِّ مَا اَمَرَ وَنَھٰی وَتَصْدِیْقِہٖ
فِیْ کُلِّ مَا اَخْبَرَ مِنْ صِفَاتِ اللّٰہِ وَمِنَ الْمَعَادِ الْجِسْمَانِیِّ وَالْجَنَّۃِ وَالنَّارِ وَالْحَشْرِ وَالْحِسَابِ
وَالرُّؤْیَۃِ وَالْقِیَامَۃِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَغَیْرِ ذٰلِکَ مِمَّا ثَبَتَ بِہِ النَّقْلُ وَصَحَّتْ بِہِ الرِّوَایَۃُ

پھر بعد توحید کے اثبات نبوت انبیا علیہم السلام کی علی العموم اور نبوت سیدنا ومولانا محمد علیہ الصلوۃ والسلام کی علی الخصوص اور ثابت کرنا آنحضرت کی اتباع کا واجب ہونا جسمین کہ آپنے امر کیا اور نہی کی اور تصدیق آپکی جمیع اخبار مین یعنی مجموعہ صفات ربانی اور معاد جسمانی اور جنت اور نار اور حشر اور حساب اور رویت الٰہی اور قیامت اور عذاب قبر اور سوائے انکے اور امور مین چنانچہ حوض کوثر اور صراط اور میزان جسکی نقل حضرت سے ثابت ہی اور روایت اوسکی صحیح ہی ثُمَّ بَتِلْوَةِ النَّظَرُ فِي اجْتِنَابِ الْكَبَائِرِ وَالنَّدَمِ مِنَ الصَّغَائِرِ پھر بعد تصحیح عقائد کے نظر لاحق ہو کبائر کے اجتناب اور صغائر سے شرمندہ ہونے مین وَالْحَقُّ اَنَّ الْكَبِيْرَةَ كُلُّ ذَنْبٍ اُوْعِدَ عَلَيْهِ بِالنَّارِ اَوِ الْعَذَابِ الشَّدِيْدِ فِي الْقُرْاٰنِ اَوِ السُّنَّةِ الصَّحِيْحَةِ الصَّرِيْحِ وَفِيْهِ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ اَوْ سُمِّيَ مُرْتَكِبُهُ كَافِرًا كَقَوْلِهٖ مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ كَفَرَ فَرْقُ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُشْرِكِيْنَ الصَّلٰوةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ اَوْ شُرِعَ عَلٰى مُرْتَكِبِهٖ حَدٌّ كَالزِّنَا وَالسَّرِقَةِ وَقَطْعِ الطَّرِيْقِ وَشُرْبِ الْخَمْرِ اَوْ كَانَ مُسَاوِيًا اَوْ اَكْثَرَ شَرًّا مِنْ هٰذِهِ الْمَذْكُوْرَاتِ فِي حُكْمِ بَدَاهَةِ الْعَقْلِ اور حق یہ ہی کہ کبیرہ وہ گناہ ہی جسپر وعید ہو دوزخ کی یا عذاب شدید کی قرآن یا حدیث صحیح مین جو اہل حدیث کے نزدیک معروف ہو یا اوسکے مرتکب کو کافر کہا ہو جیساکہ حدیث مین فرمایا کہ جسنے نماز کو عمدًا ترک کیا وہ کافر ہی اور دوسری حدیث مین ہی کہ فرق مابین مسلمین اور مابین مشرکین کے نماز ہی سو جسنے اوسکو چھوڑا وہ کافر ہی یا کبیرہ وہ ہی جسکے مرتکب پر شرع مین حد مقرر ہو چنانچہ زنا اور چوری اور راہ زنی اور شراب کا پینا یا وہ گناہ برابر یا زیادہ ہو برائی مین کبائر مذکورہ سے صریح عقل کے حکم مین فَمِنْهَا الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ تَعَالٰى عِبَادَةً وَّاسْتِعَانَةً فِي الرِّزْقِ وَالشِّفَاءِ وَغَيْرِهِمَا وَاِلَى التَّوْبَةِ مِنْهُمَا الْاِشَارَةُ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ سو منجملہ کبائر اکبر الکبائر اشراک باللہ ہی یعنی خدا کے ساتھ ساجھا لگانا عبادت مین اور استعانت مین یعنی

اکبر الکبائر

غیر خدا سے مدد مانگنی روزی اور شفا وغیرہا مین اور غیر کی عبادت اور استعانت کی تو بہ کی طرف
اشارہ ہی حق تعالی کے اس قول مین ایاک نعبد و ایاک نستعین ف مولانا نے حاشیہ اس کتاب مین
فرمایا کہ مدد مانگنی روزی اور شفا مین ہمارے زمانے مین شائع ہی بہ نسبت قبور اور اموات کے مترجم کہتا ہی
شرک فی العبادۃ یہ ہی کہ جو امور کہ بطور عبادت کے خدا کے واسطے یا خانہ خدا کے واسطے مخصوص ہین
اونکو غیر خدا کے واسطے کرنا جیسا کہ علی مرتضیٰ کا روزہ رکھنا یا کسیکو سجدہ کرنا یا غیر خدا کا نام بطور
اسم الٰہی کے ذکر کرنا یا قبور کے گرد طواف کرنا بطور طواف بیت اللہ کے اور یہ جو فرمایا کہ ایاک نعبد
و ایاک نستعین مین اشراک فی العبادۃ اور اشراک فی الاستعانۃ کی توبہ کا اشارہ ہی اوسکی وجہ یہ ہی
کہ تقدیم مفعول کی فعل پر مفید ہی تخصیص اور حصر کی یعنی خاص کر تیری ہی عبادت کرتے ہین اور
خاص کر تجھی سے ہم مدد چاہتے ہین پھر جب عبادت اور استعانت حق تعالی کو خاص ہوئی تو سوا
خدا کے اورون کی عبادت کرنا یا کسی سے مدد مانگنی روزی اور شفا وغیرہ مین ہرگز جائز نہین وجہ
اختصاص عبادت کی تو ظاہر ہی اور وجہ اختصاص استعانت کی یہ ہی کہ مدد کرنا تین صفت پر موقوف ہی
ایک علم دوسری قدرت تیسری رحمت اسواسطے کہ جو غیر کی حاجت کو نہ جانے کیونکر اوسکی مدد کرے
اور اگر علم ہو قدرت نہو تو کسطرح حاجت روائی کر سکے اور اگر علم اور قدرت دونون ہون
لیکن اگر رحمت اور شفقت نہو محتاج پر تو کیونکر اعانت کا ظہور ہو حالانکہ صفات ثلاثہ مخصوص بخدا ہی
علیم و قدیر و رحیم ہین لہذا استعانت غیر خدا سے جائز نہین بعضے گور پرست کہتے ہین کہ اولیا کو
حق تعالی نے علم اور قدرت عطا کی ہی تو اونسے استعانت کیونکر ممنوع ہوگی تو اونکا جواب یہ ہی کہ اگر تم
سچے ہو تو قرآن یا حدیث یا اجماع امت سے ثابت کرو کہ اولیا اللہ کو ایسا علم محیط ہی کہ دور اور نزدیک
اور غیب اور شہادت اونکے نزدیک برابر ہو ہر لحظہ سارے عالم کی حاجات سے مطلع ہین اور مشکل کشائی
کی قدرت رکھتے ہین سو اوسکا اثبات ہرگز ممکن نہین تو اون کج بحثون کا کلام بھی لائق التفات کے نہین

حق تعالیٰ اپنے کرم سے فہم صحیح عنایت فرماوے اور کج روی اور کج فہمی سے بچاوے آمین وَمِنْهَا
تَصْدِيْقُ الْكَاهِنِ اور منجملہ کبائر تصدیق کرنا ہی کاہن کا ف کاہن عرب مین کچھ لوگ تھے
کہ جنون سے دریافت کرکے اخبار غیبی لوگون کو بتلاتے تھے اور گمراہ کرتے تھے اور کاہن کے
مانند ہی منجم اور رمّال اور جفّار اور نشانہ بین کی تصدیق کرنا اسواسطے کہ علم غیب مخصوص ہی ساتھ حق تعالیٰ کے
جو اوسکا دعوی کرے وہ بدلیل قرآن اور حدیث اور اجماع کے جھوٹا ہی وَمِنْهَا سَبُّ الرَّسُوْلِ
وَالْقُرْاٰنِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَاِنْكَارُهَا وَالْاِسْتِهْزَاءُ بِهَا وَكَذَا اِنْكَارُ ضَرُوْرِيَّاتِ الدِّيْنِ
اور منجملہ اکبر الکبائر کے پیغمبر اور قرآن اور فرشتون کو بد کہنا اور انکار کرنا اور تمسخر کرنا ان حضرات سے
اور اسی طرح ضروریات دین کا انکار کرنا ف مولانا نے فرمایا ضروریات دین وہ امور ہین جو قرآن مجید
اور حدیث مشہور اور اجماع متواتر سے ثابت ہون وَمِنْهَا تَرْكُ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَالصَّوْمِ وَالْحَجِّ
اور منجملہ کبائر نماز اور زکوۃ اور صوم اور حج کا چھوڑنا ہی وَمِنْهَا قَتْلُ النَّفْسِ بِغَيْرِ حَقٍّ وَمِنْهُ قَتْلُ
الْاَوْلَادِ وَقَتْلُ الْاِنْسَانِ نَفْسَهٗ اور منجملہ کبائر ہی جان ناحق قتل کرنا اور قتل ناحق مین اولاد کا
قتل کرنا اور انسان کو اپنی جان کا قتل کرنا داخل ہی وَمِنْهَا الزِّنَا وَاللِّوَاطَةُ وَشُرْبُ الْمُسْكِرِ
وَالسَّرِقَةُ وَقَطْعُ الطَّرِيْقِ وَالْغَصَبُ وَالْغُلُوْلُ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ وَالْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ
وَقَذْفُ الْمُحْصَنَةِ وَاَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَطْعُ الرَّحِمِ وَتَطْفِيْفُ
الْكَيْلِ وَالْوَزْنِ وَالرِّبٰوا وَالْفِرَارُ مِنَ الزَّحْفِ وَالْكِذْبُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَالرِّشْوَةُ فِي الْحُكْمِ وَنِكَاحُ الْمَحَارِمِ وَالْقِيَادَةُ بَيْنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالسِّعَايَةُ
عِنْدَ السُّلْطَانِ لِيَقْتُلَ اَوْ يَنْهَبَ وَتَرْكُ الْهِجْرَةِ مِنْ دَارِ الْكُفْرِ وَمُوَالَاتُ الْكُفَّارِ
وَالْقِمَارُ وَالسِّحْرُ فَكُلُّ ذٰلِكَ مِنَ الْكَبَآئِرِ اور منجملہ کبائر زنا ہی اور اغلام اور نشے والی چیز کا پینا
اور چوری اور رہزنی اور غصب اور غنیمت کا مال چرانا اور جھوٹی گواہی دینی اور جھوٹی قسم کھانی

آور پاکدامن عورت کو زنا کا عیب لگانا اور یتیم کا مال کھانا اور والدین کی نافرمانی کرنی اونکی خدمت نکرنی اور حق
برادری نہ ادا کرنا اور ناپ اور تول مین کمی کرنا پورا نہ دینا اور بیاج کھانا اور جہاد مین کفار کی صف جنگ
سے بھاگنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھنا اور معاملات فیصل کرنے مین رشوت لینا
اور محارم سے نکاح کرنا اور مردون اور عورتون کے درمیان مین کٹناپن کرنا اور حاکم سے چغل خوری کرنا
تاکہ وہ قتل کرے یا لوٹ لے اور دار الحرب سے دار الاسلام کی طرف ہجرت نکرنا اور کافرون سے
دوستی کرنا اونکے خیر خواہ ہونا اور جوا کھیلنا اور جادو کرنا سو یہ سب کبائر مین داخل ہین ف
مولانا نے فرمایا کہ ابن عباس رض نے کہا کہ کبائر ستر کے قریب ہین اور سعید بن جبیر رض نے کہا کہ قریب
سات سو کے ہین اور انسب یہ ہے کہ کبائر کو ضبط اور قیاس کرنا چاہیے مفسدہ منصوصہ پر تو اگر
اقل مفاسد سے کم ہو تو صغیرہ ہے اور نہین تو کبیرہ یہ خلاصہ تقریر امام عز الدین بن سلام ہے اور شیخ ابو طالب
مکی نے فرمایا کہ مینے کبائر کی احادیث کو جمع کیا تو مینے سترہ کبائر مصرح پائے چار گناہ دل مین شرک اور
گناہ پر جم جانے کی نیت اور رحمت آلہی سے ناامید ہونا اور قہر خدا سے بیخوف ہونا اور چار گناہ زبان مین
جھوٹی گواہی دینا اور پاکدامنون کو زنا کا عیب لگانا اور جھوٹی قسم کھانا اور جادو کرنا اور تین گناہ
پیٹ مین شراب پینا اور یتیم کا مال کھانا اور بیاج لینا اور دو گناہ شرمگاہ مین زنا اور لواطت اور
دو گناہ ہاتھ مین ناحق قتل اور چوری اور ایک گناہ پانون مین یعنی جہاد مین صف جنگ سے بھاگنا
اور ایک گناہ تمام بدن سے یعنی والدین کی نافرمانی حق تعالی اپنے کرم سے ہمکو ان گناہون سے
بچاوے آمین وَالصَّغِيرَةُ كُلُّ مَا نَهَى عَنْهُ الشَّرْعُ أَوْ خَالَفَ مَشْرُوعًا أَوْ رَفَعَ طَرِيقَةً
مَأْمُورَةً فِي الدِّينِ اور گناہ صغیرہ وہ ہے جس سے شرع نے روک دیا یعنی بعد کبائر مذکورہ یا کہ
امر مشروع کے مخالف یا رافع ہو دین کے طریقہ مامورہ کا ثُمَّ بَعْدَ ذَلِكَ النَّظَرُ فِي أَرْكَانِ الْإِسْلَامِ
مِنَ الطَّهَارَةِ وَالصَّلَاةِ وَالصَّوْمِ وَالزَّكَاةِ وَالْحَجِّ فَيُقِيمُهَا عَلَى مَا أَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ رِعَایَةِ الْاَبْعَاضِ وَالْاٰدَابِ وَالْھَیْئَاتِ وَالْاَذْکَارِ بعد اجتناب کبائر اور ندامت صغائر کے بعد نظر کرنا چاہیے ارکان اسلام میں از قسم طہارت اور صلوۃ اور صوم اور زکوۃ اور حج کے تو ان امور کو بموجب ارشاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قائم کرے رعایت ابعاض اور آداب و ہیئات اور اذکار سے **ف** مولانا نے فرمایا کہ ابعاض سے مراد یہاں وہ امور ہیں جو ارکان وغیرہ کو شامل ہیں از قسم امور متاکدہ سوا ان کے ہیں بعضے فقہا کے نزدیک بعضا امر واجب ہے اور دوسرے فقیہ کے نزدیک سنت موکدہ ثُمَّ بَعْدَ ذٰلِکَ النَّظَرُ فِی الْمَعَاشِ مِنَ الْاَکْلِ وَالشُّرْبِ وَاللِّبَاسِ وَالْکَلَامِ وَالصُّحْبَةِ وَغَیْرِ ذٰلِکَ وَفِی الْعَقْدِ الْمَنْزِلِیِّ مِنَ النِّکَاحِ وَالْمِلْکَةِ وَالْوِلَادِ وَالْمُعَامَلَاتِ مِنَ الْبَیْعِ وَالْھِبَةِ وَالْاِجَارَةِ فَیُصَحِّحُھَا عَلَی السُّنَّةِ مِنْ غَیْرِ مُدَاھَنَةٍ وَّلَا اعْوِجَاجٍ پھر ارکان اسلام کی اقامت کے بعد نظر کرنا چاہیے ضروریات معاش میں منجملہ اکل و شرب اور لباس اور کلام اور صحبت خلق وغیر ذلک کے اور نظر کرنا چاہیے امور خانگی میں منجملہ حقوق نکاح اور حقوق ممالیک اور حقوق اولاد کے اور نظر کرنا چاہیے معاملات میں از قسم بیع اور ہبہ اور اجارے کے تو ان کو صحیح اور ٹھیک کرے بروجہ سنت بدون سستی اور بے کجروی کے ثُمَّ بَعْدَ ذٰلِکَ النَّظَرُ فِی الْاَذْکَارِ الْمَاْمُوْرِ بِھَا فِی الْاَوْقَاتِ مِنَ الصَّبَاحِ وَالْمَسَاءِ وَوَقْتِ النَّوْمِ وَغَیْرِھَا وَتَھْذِیْبِ الْاَخْلَاقِ مِنَ الرِّیَاءِ وَالْعُجْبِ وَالْحَسَدِ وَالْحِقْدِ وَالْمُوَاظَبَةِ عَلَی التِّلَاوَةِ وَذِکْرِ الْاٰخِرَةِ وَالْمُوَاظَبَةِ عَلٰی مَجَالِسِ الْعِلْمِ وَحِلَقِ الذِّکْرِ وَالْمَسَاجِدِ فَاِذَا تَاَدَّبَ بِھٰذِهِ الْاٰدَابِ حَانَ اَنْ یَّشْتَغِلَ بِالْاَشْغَالِ الْبَاطِنَةِ وَیَجْتَھِدَ فِیْ تَعْلِیْقِ الْقَلْبِ بِاللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ دَائِمًا وَّالنَّظَرِ اِلَیْهِ بِبَصَرِ الْقَلْبِ وَاِنَّمَا تَرَکْنَا بَیَانَ ھٰذِهِ الْاُمُوْرِ الْمُقَدَّمَةِ اسْتِکْثَارًا لَّھَا وَاعْتِمَادًا عَلٰی فَھْمِ الطَّالِبِ الصَّادِقِ الْمُتَتَبِّعِ لِلْکِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَالْفِقْهِ وَالْکُتُبِ الْمُتَوَسِّطَةِ

فِی السُّلُوْکِ مِثْلِ رِیَاضِ الصّٰلِحِیْنَ وَالْمُخْتَصَرَۃِ فِی الْعَقِیْدَۃِ کَالْعَقَائِدِ الْعَضُدِیَّۃِ وَمَنْ لَّمْ یَتَیَسَّرْ لَہٗ تَتَبُّعُھَا فَلْیَاْخُذْھَا مِنْ عَالِمٍ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ پھر بعد ضروریات معاش وغیرہ کے نظر کرنا چاہیے اون اذکار مین جو اوقات مخصوصہ یعنی صبح اور شام اور وقت خواب وغیرہ کے لئے مین ماثور ہین پھر نظر کرنا چاہیے آراستگی اخلاق مین از قسم ریا اور پندار اور حسد اور کینہ وغیرہا اور مواظبت اور دوام کرنا چاہیے تلاوت قرآن اور آخرت کی یاد پر اور مجالس علم اور ذکر اللہ کے حلقون پر اور مساجد پر پھر جب کہ سالک ان آداب مذکورہ کے ساتھہ متادب ہو گیا تو اب وقت آیا اشغال باطنی کے اشتغال کا اور ہمیشہ اللہ عزوجل کے ساتھہ دل لگائے رہنے کی کوشش کرنے کا اور اوسی کو تاکتے رہنے کا دل کی بینائی سے اور چہنے تو امور مقدمے کا بیان علی وجہ التفصیل اونکو بہت جان کر چھوڑ دیا اور طالب صادق کے فہم پر بھروسا کرکے جو طالب کہ قرآن اور حدیث اور فقہ اور کتب متوسطہ سلوک کا مثل ریاض الصالحین اور کتب مختصرہ عقائد مانند عقیدہ عضدیہ کا واقف اور متجسس ہو اور جسکو تتبع اور علم ان کتابونکا میسر نہو وہ کسی عالم سے دریافت کرلے واللہ اعلم

ف مولانا نے فرمایا کہ جن امور کو مؤلف قدس سرہٗ نے کثیر جان کر ترک کیا اونکو ہم مجملاً بیان کرتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان کی ستر اور چند شاخین ہین اور مراد یہان ایمان سے ورع اور تقوے کا مرادف ہو تو سالک کو مراعات ان شعب ایمانیہ کی ضرور ہی چنانچہ اونکا بیان یون ہو کہ خدا پر ایمان لانا اور اوس کی صفات پر اور اوسکے غیر کو حادث جاننا اور اوسکے ملائکہ پر اور اوسکی کتابون پر اور اوسکے رسولون پر اور تقدیر پر اور پچھلے دن پر ایمان لانا اور حق تعالی سے محبت رکھنی اور غیر حق سے محبت یا بغض اللہ ہی کی واسطے رکھنا بلا دخل نفسانیت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھنی اور اونکی تعظیم کا معتقد رہنا اور درود پڑھنا حضرت کی تعظیم مین داخل ہو اور آنحضرت کی سنت کی پیروی کرنی اور اعمال کو خالص اللہ ہی کے واسطے کرنا اور ترک ریا

اور نفاق اخلاص ہی مین داخل ہے اور خدا سے خوف رکھنا اور اوسکی رحمت کا امیدوار رہنا
اور گناہون سے توبہ کرتے رہنا اور احسانات ربانی کا شکر ادا کرنا اور عہد کو پورا کرنا اور ترک شہوت
اور ہجوم مصائب مین صابر رہنا اور قضاے ربانی سے راضی رہنا اور تواضع اور فروتنی اختیار کرنا
اور توقیر بزرگ کی اور ترحم خرد پر اور گھمنڈ اور پندار کا ترک کرنا اور حسد اور کینے کا ترک کرنا اور غضب کم کرنا درحقیقت
تواضع مین داخل ہے اور توحید ربانی کا ناطق رہنا یعنی لا الہ الا اللہ پڑھتے رہنا اور قرآن مجید کی
تلاوت کرنا کمتر رتبہ تلاوت کا دس آیتین ہین اور متوسط رتبہ سو آیتین ہین اور اس سے زیادہ
تلاوت کرنا اعلی رتبے مین داخل ہے اور علم دین حاصل کرنا اور غیر کو علم سکھانا اور دعا کرنا اور ذاکر
رہنا اور استغفار ذکر ہی مین داخل ہے اور لغو سے دور رہنا اور جسکی اور جستی طہارت کرنا اور پرہیز
کرنا نجاستون سے تطہیر ہی مین داخل ہے اور ستر کو چھپا رکھنا اور فرض اور نفل نماز پڑھنی اور اسی
طرح فرض زکوۃ اور نفل صدقہ ادا کرنا اور لونڈی غلام کو آزاد کرنا اور سخاوت کرنا اور کھانا کھلانا اور
ضیافت کرنی سخاوت ہی مین داخل ہے اور فرض اور نفل روزہ رکھنا اور اعتکاف کرنا اور شب قدر کو
تلاش کرنا اور حج اور عمرہ اور طواف بیت اللہ کا کرنا اور فرار بالدین یعنی ایسے ملک اور صحبت کو چھوڑنا
جہان اپنا دین نہ قائم رہ سکے اور اسی مین ہجرت بھی داخل ہے اور نذر اللہ کو پورا کرنا اور قسم کو قائم رکھنا
اور قسم وغیرہ کے کفارون کو ادا کرنا اور نکاح کرکے پارسائی حاصل کرنی اور عیال کے حقوق کو ادا کرنا
اور مان باپ سے احسان اور سلوک کرنا اور اولاد کو تربیت کرنا اور برادری کا حق ادا کرنا اور لونڈی
غلامون کو مالکون کی اطاعت کرنی اور مالکون کو لونڈی غلامون پر مہربانی اور شفقت کرنا اور انصاف
کے ساتھ حکومت پر قائم رہنا اور جماعت مسلمین کا تابع رہنا اور مسلمان حاکمون کی اطاعت کرنی
اور خلق مین اصلاح کرتے رہنا اور خوارج اور باغیون کا قتال تو اصلاح بین الناس مین داخل ہے اور
امر نیک پر مدد کرنا اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نیکی کی اعانت مین داخل ہے اور حدود کو جاری رکھنا

اور جہاد کرنا اور مرابطہ یعنی سرحد دار الاسلام کی محافظت کرنا جہاد ہی مین داخل ہی اور امانت کا ادا کرنا
اور خمس کا دینا اور اسے امانت مین داخل ہی اور قرض کا لینا بشرط ادا کرنے کے اور پروسی کے ساتھ
احسان کرنا اور معاملہ اچھا رکھنا یعنی غیر کا حق بخوبی ادا کرنا اور اپنے حق لینے مین سختی نکرنا اور حسن معاملہ
مین داخل ہی مال کا جمع کرنا حلال سے اور مال کا صرف کرنا اپنے موقع پر اور ترک تبذیر اور اسراف یعنی خلاف شرع
بیہودہ مال کو برباد نکرنا الانفاق فی المال فی حقہ مین داخل ہی اور سلام کا جواب دینا اور چھینکنے والے کو دعائے خیر
دینا اور اپنی برائی سے لوگون کو بچانا ضرر نہ پہنچانا اور لہو ولعب سے پرہیز کرنا اور تکلیف کی چیز کو راہ سے ہٹا دینا سترجم
کو تمام ہی شیخ جلال الدین سیوطی نے اسیطرح شعبہ ایمانیہ کی تفصیل نقایۃ العلوم مین فرمائی ہی واللہ اعلم

فصل چوتھی

فی اشغال المشائخ الجیلانیۃ وھم اصحاب امام الطریقۃ الشیخ ابی محمد محی الدین
عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین یہ فصل مشائخ جیلانیہ یعنی قادریہ کے
اشغال مین ہی قادریہ امام طریقت شیخ ابو محمد محی الدین عبد القادر جیلانی کے مرید ہین خدا راضی ہووے
ان سے اور انکے سب تابعین سے ف مصنف نے انتباہ مین فرمایا کہ کتاب غنیۃ الطالبین اور فتوح الغیب
حضرت محی الدین غوث الاعظم کی تصنیف ہین اور مجالس ستین انکا ملفوظ ہی اور اصل طریقہ قادریہ اوسمین مفصل
موجود ہی فاول ما یلقنونہ الجہر بذکر اللہ تعالی والمراد بہذا الجہر ھو غیر المفرط
فلا منافاۃ بینہ وبین ما نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حیث قال اربعوا
علی انفسکم فانکم لا تدعون اصم ولا غائبا الحدیث سو پہلا شغل جسکو مشائخ قادریہ
تلقین کرتے ہین کر اسمہی جہر سے یعنی بلند آواز سے ذکر کرنا اور مراد اس جہر سے یہ ہی کہ افراط نہو
تو اس تقریر سے کچھ مخالفت نرہی اسکے جواز مین اور اوسمین جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا
اس طرح کہ اعتدال اختیار کرو اور نرمی کرو اپنی جانون پر کہ تم بہرے اور غائب کو نہین پکارتے ہو الی

آخر الحدیث **ف** پوری حدیث یعنی یہ بروایت ابو موسی اشعری کہ تم سمیع اور بصیر کو پکارتے ہو اور
وہ تمہارے ساتھ ہے اور جسکو تم پکارتے ہو وہ تمسے قریب تر ہے اونٹ کی گردن سے انتہی یہ تمثیل ہے شدت
قرب سے والا حق تعالی حبل الورید سے بھی قریب تر ہے **شعر** اتصالی بے تکیف بے قیاس
ہست رب الناس را با جان ناس کذا فی الحاشیۃ العزیزیۃ فمنہ اسم الذات اما بضربۃ واحدۃ
وصفتہ ان یقول اللہ بالشد والمد والجہر بقوۃ القلب والحلق جمیعا ثم یلبث حتی
یعود الیہ نفسہ ثم یقول ہکذا وہکذا سو منجملہ ذکر جہری کے اسم ذات ہے خواہ ایک ضرب سے ہو
اور طریقہ یک ضربی کا یہ ہے کہ لفظ مبارک اللہ کو سختی اور درازی اور بلندی سے دل اور حلق دونوں کی قوت
کے ساتھ کہے پھر ٹھہر جاوے یہاں تک کہ ذاکر کی سانس اپنے ٹھکانے پر آجاوے پھر اسی طرح بار بار
ذکر کرے واما بضربتین وصفتہ ان یجلس جلسۃ الصلوۃ ویضرب الجلالۃ
مرۃ فی الرکبۃ الیمنی ومرۃ فی القلب ویکرر ذلک بلا فصل وینبغی ان یکون
الضرب لاسیما القلبی بقوۃ وشدۃ لیتأثر القلب ویجتمع الخاطر خواہ ذکر
دو ضربی ہو اوسکا طریقہ یہ ہے کہ نماز کی نشست پر بیٹھے اور اسم ذات کو ایکبار داہنے زانو میں اور دوسری بار
دل میں ضرب کرے اور اوسکو بار بار بلا فصل کرے اور مناسب یہ ہے کہ ضرب خصوصا قلبی قوت اور سختی
کے ساتھ ہو تا دل پر اثر ہو اور خاطر یکسو ہو جاوے پریشان خاطری اور وسواس مندفع ہو واما
بثلث ضربات وصفتہ ان یجلس متربعا فیضرب مرۃ فی الرکبۃ الیمنی
ومرۃ فی الرکبۃ الیسری ومرۃ فی القلب لکن الثالث اشد واجہر
خواہ ذکر سہ ضربی ہو اور اوسکا طریقہ یہ ہے کہ چار زانو بیٹھے تو ایک بار داہنے زانو میں اور دوسری بار بائیں
زانو میں اور تیسری بار دل میں ضرب کرے اور چاہیے کہ تیسری ضرب سخت تر اور بلند تر ہو واما باربع
ضربات وصفتہ ان یجلس متربعا ویضرب مرۃ فی الرکبۃ الیمنی ومرۃ

فِی الرُّکْبَةِ الْیُسْرٰی وَمَرَّةً فِی الْقَلْبِ وَمَرَّةً اَمَامَهٗ وَلٰکِنَّ الرَّابِعَ اَشَدُّ وَاَجْهَرُ
خواہ ذکر چہار ضربی ہو اوسکا طریقہ یہ ہے کہ چار زانو بیٹھے اور ایک بار دہنے زانو مین اور دوسری بار
بائین زانو مین اور تیسری بار دل مین اور چوتھی بار اپنے سامنے ضرب کرے اور چاہیے کہ چوتھی ضرب
سخت تر اور بلند تر ہو وَمِنْهُ النَّفْیُ وَالْاِثْبَاتُ وَهُوَ کَلِمَةُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَصِفَتُهٗ
اَنْ یَّجْلِسَ جِلْسَةَ الصَّلٰوةِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَیُغَمِّضَ عَیْنَیْهِ وَیَقُوْلَ لَا کَاَنَّهٗ
یُخْرِجُهَا مِنْ سُرَّتِهٖ ثُمَّ یَمُدُّهَا حَتّٰی یَبْلُغَ اِلَی الْمَنْکِبِ الْاَیْمَنِ فَیَقُوْلَ اِلٰهَ کَاَنَّهٗ
یُخْرِجُهَا مِنْ اُمِّ الدِّمَاغِ ثُمَّ یَضْرِبُ اِلَّا اللّٰهُ بِالشِّدَّةِ وَالْقُوَّةِ وَیُلَاحِظُ نَفْیَ
الْمَحْبُوْبِیَّةِ وَالْمَقْصُوْدِیَّةِ اَوِ الْوُجُوْدِ مِنْ غَیْرِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَاِثْبَاتَهَا لَهٗ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی
اور منجملہ ذکر جہری کے نفی اور اثبات ہے اور وہ لا الٰہ الا اللہ کا کلمہ ہے اور طریقہ اوسکا یہ ہے کہ بطور نماز
رو بقبلہ بیٹھے اور اپنی آنکھ بند کرلے اور لا کہے گویا اپنی ناف سے اوسکو نکالتا ہے پھر اوسکو کھینچے
یہانتک کہ داہنے مونڈھے تک پونہچے پھر الٰہ کہے گویا اوسکو دماغ کی جھلی سے نکالتا ہے پھر الا اللہ کو دل پر
شدت اور قوت سے ضرب کرے اور محبوبیت یا مقصودیت یا وجود کی نفی غیر حق سے ملاحظہ کرے اور
اثبات اسکا ذکر مقدس مین دھیان کرے ف مولانا نے فرمایا کہ یہ ملاحظہ اور تصور باعتبار مراتب
ذاکرین کے مختلف ہے یعنی ابتدائی نفی محبوبیت کی تصور کرے اور متوسط نفی مقصودیت کی اور منتہی
نفی وجود کی وَلَعَلَّكَ تَقُوْلُ مَا الْحِکْمَةُ فِی اشْتِرَاطِ الضَّرَبَاتِ وَالتَّشْدِیْدَاتِ وَمُرَاعَاتِ
اَمَاکِنِهَا فَاَقُوْلُ جُبِلَ الْاِنْسَانُ عَلَی التَّوَجُّهِ اِلَی الْجِهَاتِ وَالْاِصْغَاءِ اِلٰی اِیْقَاعِ النَّغَمَاتِ
وَاَنْ تَدُوْرَ فِیْ نَفْسِهِ الْاَحَادِیْثُ وَالْخَطَرَاتُ فَوَضَعُوْا هٰذَا الْوَضْعَ سَدًّا لِلتَّوَجُّهِ
اِلٰی غَیْرِ نَفْسِهٖ وَکَبْحًا عَنْ خُطُوْرِ الْخَطَرَاتِ الْخَارِجَةِ لِیَتَدَرَّجَ مِنْهُ اِلٰی قَصْرِ التَّوَجُّهِ
عَلَی اللّٰهِ تَعَالٰی اور شاید کہ تو کہے اے سالک کہ کیا حکمت ہے ضربات اور تشدیدات کے شرط کرنے مین اور

کیا فائدہ ہی اونکے حرکات کی مراعات مین تو مین جواب مین کہتا ہون کہ انسان مخلوق ہی جہات مختلفہ کی طرف متوجہ ہونے پر اور آوازون کی طرف کان لگانے پر اور اسپر مجبول ہی کہ اوسکے دل مین باتین اور خطرات گھسا کرین تو علماے طریقت نے یہ طریقہ نکالا اپنے غیر کی طرف متوجہ ہونے کے روک دینے کا اور خطرات بیرونی کے آنے سے باز رکھنے کا تا آہستہ آہستہ اپنی ذات سے بھی توجہ ٹوٹ کر اوسکا دھیان فقط اللہ پاک سے لگ جاوے **ف** مولانا حاشیے مین فرماتے ہین اور اسیطرح پیشوایان طریقت نے جلسات اور ہیات واسطے اذکار مخصوصہ کے ایجاد کیے ہین بمناسبات مخفیہ کے سبب سے جنکو مرد صافی الذہن اور علوم حقہ کا عالم دریافت کرتا ہی بعضی صورت مین کسر نفس ہی اور بعضے جلسے مین خشوع اور خضوع ہی اور بعضے مین جمعیت خاطر اور دفع وسواس ہی اور بعضے مین نشاط ہی اسی بھید کی جہت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوکھ پر ہاتھ رکھکر کھڑے ہونے کو منع فرمایا کہ یہ اہل نار کی شکل ہی اسواسطے کہ ایسی ہیات مین اکثر کاہلی اور فتور نشاط ہوتا ہی اور وہ منافی ہی سرگرمی عبادات کا تو اوسکو یاد رکھنا چاہیے یعنی ایسے امور کو مخالف شرع یا داخل بدعات سیئہ نہ سمجھنا چاہیے جیسا کہ بعضے کم فہم سمجھتے ہین وَيَنْبَغِي اَنْ يَجْتَمِعَ اَهْلُ السُّلُوْكِ حَلْقَةً بَعْدَ الْفَجْرِ وَالْعَصْرِ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ تَعَالٰى عَلٰى وَجْهِ الْجَمْعِيَّةِ فَفِيْ ذٰلِكَ فَوَائِدُ لَا تُوْجَدُ فِي الْوَحْدَةِ اور لائق ہی کہ اہل سلوک مجتمع ہون حلقہ کرکے بعد نماز فجر اور عصر کے ذکر الٰہی کرنے کے واسطے بطریق جمعیت کے کہ اس اجتماع مین فوائد ہین جو تنہائی مین حاصل نہین ہوتے فَاِذَا ظَهَرَ عَلَى الطَّالِبِ اَثَرُ هٰذَا الذِّكْرِ الْجَلِيِّ وَشُوْهِدَ فِيْهِ نُوْرُهٗ اُمِرَ بِالذِّكْرِ الْخَفِيِّ وَالْمُرَادُ مِنْ هٰذَا الْاَثَرِ اِنْبِعَاثُ الشَّوْقِ وَاطْمِيْنَانُ الْقَلْبِ بِاسْمِ اللّٰهِ وَانْتِفَاءُ اَحَادِيْثِ النَّفْسِ وَاِيْثَارُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلٰى كُلِّ مَا سِوَاهُ پھر جب طالب پر اس ذکر جلی کا اثر ظاہر ہو اور اوسکا نور اوسمین دکھائی دے تو اوسکو ذکر خفی کا حکم کیا جاوے اور ذکر جلی کے اثر سے انبعاث شوق مراد ہی یعنی شوق کا ابھرنا اور نام خدا سے دل مین چین آنا اور احادیث النفس یعنی وساوس کا دور ہونا اور حق تعالی کو اوسکے اسماء

مقام رکھتا ہے وَمَنْ وَاظَبَ عَلٰى ذِكْرِ اسْمِ الذَّاتِ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ اَرْبَعَ اٰلَافِ مَرَّةٍ مَعَ تَقْدِيْمِ الشُّرُوْطِ الَّتِيْ اَسْلَفْنَاهَا وَاسْتَمَرَّ عَلٰى ذٰلِكَ شَهْرَيْنِ اَوْ نَحْوًا مِنْ ذٰلِكَ فَاِنَّهٗ يُشَاهِدُ فِيْهِ الْاَثَرَ لَا مُحَالَةَ سَوَاءٌ كَانَ غَبِيًّا اَوْ ذَكِيًّا اور جو شخص کہ مواظبت کرے اسم ذات پر ہر دن مین چار ہزار بار ساتھ تقدیم ان شرطون کے جنکو ہم اول مذکور کر چکے ہین اور دو مہینے یا مانند اسکے اس ذکر پر مداومت کرے تو اوسمین یہ اثر البتہ مشاہدہ ہوگا خواہ ذاکر کم فہم ہو خواہ تیز فہم اَمَّا الذِّكْرُ الْخَفِيُّ فَمِنْهُ اسْمُ الذَّاتِ مَعَ اُمَّهَاتِ الصِّفَاتِ وَصِفَتُهٗ اَنْ يُّغْمِضَ عَيْنَيْهِ وَيَضُمَّ شَفَتَيْهِ وَيَقُوْلَ بِلِسَانِ الْقَلْبِ اَللّٰهُ سَمِيْعٌ اَللّٰهُ بَصِيْرٌ اَللّٰهُ عَلِيْمٌ كَاَنَّهٗ يُخْرِجُهَا مِنْ سُرَّتِهٖ اِلٰى صَدْرِهٖ وَمِنْ صَدْرِهٖ اِلٰى دِمَاغِهٖ اِلَى الْعَرْشِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُ عَلِيْمٌ اَللّٰهُ بَصِيْرٌ اَللّٰهُ سَمِيْعٌ هَابِطًا عَلٰى تِلْكَ الْمَنَازِلِ كَمَا صَعِدَ عَلَيْهَا فَهٰذِهٖ دَوْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ثُمَّ يَفْعَلُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَمِنْ اَهْلِ هٰذَا الشَّاْنِ مَنْ يَّزِيْدُ اَللّٰهُ قَدِيْرٌ اور منجملہ ذکر خفی تو اسم ذات ہے اور ان صفات کے ساتھ جو اصول ہین اور طریقہ اوسکا یہ ہے کہ اپنی دونون آنکھون اور دونون لبون کو بند کرے اور دل کی زبان سے کہے اللہ سمیع اللہ بصیر اللہ علیم گویا انکو اپنی ناف سے نکالتا ہے اپنے سینے تک اور اپنے سینے سے نکالتا ہے اپنے دماغ تک اور دماغ سے نکالتا ہے عرش تک پھر یون کہے اللہ علیم اللہ بصیر اللہ سمیع اور اترتا ہوا انھین منزلون پر چنانچہ انپر چڑھا تھا درجہ بدرجہ تو یہ ایک دورہ ہوا پھر اسی طرح بار بار کیا کرے اور اس طریقے سے بعضے لوگ اللہ قدیر کو بھی زیادہ کرتے ہین **ف** توضیح اسکی یون ہے کہ اللہ سمیع دل سے کہے ناف سے سینے تک چڑھے اپنے تصور مین پھر اللہ بصیر کہہ کر سینے سے دماغ تک پہونچے پھر وہان سے اللہ علیم کہکر عرش تک پہونچے پھر یہی الفاظ خیال کرتا ہوا درجہ بدرجہ اترے یعنی اللہ علیم کہتا ہوا عرش سے دماغ پر ٹھہرے اور اللہ بصیر کہکر دماغ سے سینے تک ٹھہرے پھر اللہ سمیع کہتے ہوئے ناف تک ٹھہر جاوے اسی طرح ہر بار کرتا رہے اور اگر اللہ قدیر کو زیادہ کرے تو تیسری بار

ذکر خفی از ناف تا عرش دورہ

آسمان تک پہنچے اور جو تھی بار عرش تک وَمِنْهُ النَّفْيُ وَالْإِثْبَاتُ وَصِفَتُهُ إِمَّا كَالذِّكْرِ فِي الْجَهْرِ وَإِمَّا بِأَنْ تَكُونَ مُتَيَقِّظًا مُتَطَلِّعًا عَلَى أَنْفَاسِهِ فَإِذَا خَرَجَ النَّفَسُ بِطَبِيعَتِهِ مِنْ غَيْرِ قَصْدِهِ وَإِرَادَتِهِ قَالَ مَعَ خُرُوجِهِ لَا إِلٰهَ بِلِسَانِ الْقَلْبِ وَإِذَا دَخَلَ قَالَ مَعَ دُخُولِهِ إِلَّا اللّٰهُ قَالَ الْأَكَابِرُ وَهٰذَا يَاسُ أَنْفَاسٍ وَلَهُ أَثَرٌ عَظِيمٌ فِي نَفْيِ الْخَوَاطِرِ وَزَوَالِ حَدِيثِ النَّفْسِ اور منجملہ ذکر خفی نفی اور اثبات ہے اور طریقہ اوسکا یا اوس طرح ہے جو ذکر جلی مین مذکور ہو چکا یا اسطرح پر ہے کہ ذاکر بیدار اور ہوشیار ہو جاوے اپنے دمون پر آگاہ رہے پھر جب دم باہر نکلے خود بخود بدون اپنے ارادے اور قصد کے تو اوسکے باہر ہونے کے ساتھی دل کی زبان سے کہے لا الٰہ پھر جب سانس اندر کو جاوے خود بخود تو اندر جانے کے ساتھی الا اللہ کہے طریقت کے بزرگون نے کہا ہی کہ اس ذکر کا نام پاس انفاس ہی اور اسکا بڑا اثر ہی نفی خطرات اور وسواس کے دور ہو جانے مین چنانچہ کسی عارف نے فرمایا ہی شعر

اگر تو پاس داری پاس انفاس ۔ بسلطانی رسانندت ازین پاس شعر

تا بجاروب لا نروبی راہ ۔ نرسی در مقام الا اللہ رباعی

در ذات مقدست کسی را رہ نیست ۔ وز عین جلال ہیچکس آگہ نیست

سرمایۂ رہروان کہ راہش طلبند ۔ جز گفتن لا الٰہ الا اللہ نیست

فَإِذَا ظَهَرَ أَثَرُ ذِكْرِ الْخَفِيِّ وَشُوهِدَ فِي الطَّالِبِ نُورُهُ أُمِرَ بِالْمُرَاقَبَةِ وَالْمُرَادُ مِنْ هٰذَا الْأَثَرِ الشَّوْقُ وَغَلَبَةُ الْحُبِّ وَانْصِرَافُ عِنَانِ عَزِيمَتِهِ إِلَى الْفِكْرِ وَإِيثَارُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاجْتِمَاعُ الْهِمَّةِ عَلَى طَلَبِهِ وَوِجْدَانُ الْحَلَاوَةِ فِي السُّكُوتِ وَالنَّفْرَةُ عَنِ الْكَلَامِ وَالْاِشْتِغَالِ بِأُمُورِ الدُّنْيَا پھر جب ذکر خفی کا اثر ظاہر ہوا اور طالب مین اسکا نور معلوم ہو تو اوسکو مراقبہ کرنے کا امر کیا جاوے اور ذکر خفی کے اثر سے شوق مراد ہی اور غالب ہونا محبت الٰہی کا اور عزیمت کی باگ کا پھیرنا فکر کی جانب اور تقدیم اللہ عز وجل کی اور ہمت کا جم جانا اوسکی طلب

اور حلاوت پانا چپ رہنے مین اور گفتگو اور اشتغال امر دنیاوی سے نفرت کا ہونا و اما المراقبۃ
فھی عندھم علی انواع کثیرۃ یجمعھا امر وھو ان یتلفظ بآیۃ او کلمۃ باللسان
او یتخیلھا فی الجنان و یفھم معناھا فھما جیدا ثم یتصور کیف ھذا المعنی
وما صورۃ تحققہ ثم یجمع الخاطر علی تلک الصورۃ بحیث لا یخطر خطرۃ
سواھا حتی یتحقق الاستغراق فیھا و نوع ذھول عما سواھا اور مراقبہ تو بزرگان
طریقت کے نزدیک بہت اقسام پر ہی اور جامع اون اقسام کثیرہ کا ایک امر ہی وہ یہ ہی کہ ایک آیت
قرآنی یا کوئی کلمہ زبان سے کہے یا اوسکا دل مین خیال کرے اور اوسکے معنی کو خوب طرح بوجھے
پھر تصور کرے کہ یہ مدعا کیونکر ہی اور اوسکی تحقیق اور ثبوت کی کیا صورت ہی پھر اسی صورت پر خاطر کو
جمع کرے اس طرح پر کہ سوائے اوسکے کوئی خطرہ نہ آوے یہان تک کہ اسمین استغراق متحقق ہو اور ایک
طرح کی ربودگی اور غفلت اسکے ماسوا سے حاصل ہو مترجم کہتا ہی خلاصہ یہ ہی کہ لفظ کے مفہوم مین اس طرح
ڈوب جانا کہ سوائے اوسکے کوئی چیز دھیان مین نرہے اسکو مراقبہ کہتے ہین والاصل فیھا قولہ
صلی اللہ علیہ وسلم الاحسان ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ
یراک اور اصل مراقبے کی وہ حدیث ہی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ احسان یہ ہی کہ تو
عبادت کرے اللہ کی گویا تو اوسکو دیکھ رہا ہی سو اگر تو اوسکو نہ دیکھ سکے تو یہ دھیان کر کہ وہ تجکو دیکھتا ہی
فیتلفظ السالک اللہ حاضری اللہ ناظری اللہ معی او یتخیل فی الجنان ثم یتصور
حضورہ تعالی ونظرہ ومعیتہ تصورا جیدا مستقیما مع تنزیھہ عن الجھۃ
والمکان حتی یستغرق فی ھذا التصور تو سالک اپنی زبان سے کہے کہ اللہ حاضری اللہ ناظری
اللہ معی یا اوسکو دل مین خیال کرے بدون تلفظ کے پھر اللہ تعالی کے حضور اور نظر اور اوسکی معیت یعنی
ساتھ ہونے کو خوب مضبوط تصور کرے باوجود پاک ہونے اوس ذات مقدس کے جہت اور مکان سے یہان تک

تصور کو جانے کہ اوسمین ڈوب جاوے اَوْ يَتَصَوَّرُ هُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ وَيَتَصَوَّرُ
مَعِيَّتَهٗ قَائِمًا وَّقَاعِدًا وَّمُضْطَجِعًا فِي الْخَلْوَةِ وَالْجَلْوَةِ وَالشُّغْلِ وَالدَّعَةِ یا اس آیت کا
تصور کرے وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ یعنی حق تعالی تمھارے ساتھ ہے جہان کہین کہ تم ہو تو اوسکے ساتھ
ہونے کو دھیان کرے کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے تنہائی اور لوگون کی ملاقات مین اور مشغولی اور
بیکاری مین اَوْ يَتَلَفَّظُ اَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ اَوْ اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى اَوْ نَحْنُ
اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ اَوْ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ اَوْ اِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ
اَوْ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ فَهٰذِهٖ مُرَاقَبَاتٌ مُّفِيْدَةٌ لِّتَعَلُّقِ الْقَلْبِ
بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ یا یہ آیت پڑھے کہ اَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ یعنی جدھر تم متوجہ ہو تو وہان اللہ کی ذات ہے
یا یہ آیت پڑھے اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى یعنی انسان نہین جانتا کہ اللہ اوسکو دیکھتا ہے یا اس آیت کو
مراقبہ کرے نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ یعنی ہم قریب تر ہین انسان کی رگ گردن سے یا اس آیت کا
تصور کرے وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ یعنی اللہ ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے یا اس آیت کا دھیان کرے
اِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ یعنی البتہ میرا رب میرے ساتھ ہے وہ اب مجھکو ہدایت کریگا یا اس آیت کا
مراقبہ کرے هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ یعنی حق تعالی اول ہے اوس سے پہلے کوئی چیز نہین
آخر ہے جو بعد فنائے عالم باقی رہیگا ظاہر ہے باعتبار اپنی صفات اور افعال کے باطن ہے باعتبار اپنی
ذات کے کہ اوسکی حقیقت کو کوئی نہین سمجھ سکتا سو یہ مراقبات اللہ عزوجل کے ساتھ دل متعلق ہونے کے
واسطے مفید ہین وَاَمَّا الْمُفِيْدَةُ لِقَطْعِ الْعَلَائِقِ وَالتَّجَرُّدِ التَّامِّ وَالسُّكْرِ وَالْمَحْوِ فَهِيَ
كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَصِفَتُهٗ اَنْ يَّتَصَوَّرَ
نَفْسَهٗ قَدْ مَاتَ وَصَارَ رَمَادًا تَذْرُوْهُ الرِّيَاحُ وَالسَّمَآءُ قَدِ انْشَقَّتْ وَكُلُّ شَيْءٍ قَدْ
بَطَلَ تَرْكِيْبُهٗ وَهَيْئَتُهٗ وَيَتَصَوَّرُ اللّٰهَ بَاقِيًا مَّوْجُوْدًا فَيَبْقٰى عَلٰى هٰذَا التَّصَوُّرِ مَلِيًّا

فَاِنَّهٗ يُغْنِيْ اَلْمَعْنٰى اور وہ مراقبہ جو قطع علائق اور پورے مجرد ہو جانے اور بیہوشی اور فنا کے لیے مفید ہو وہ مراقبہ اس آیت کا ہی کُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ یعنی جو زمین پر ہی وہ نیست و نابود ہونے والا ہی اور باقی رہیگی تیرے رب کی ذات جو بڑائی اور بزرگی والا ہی اور اس مراقبے کا طریقہ یہ ہی کہ آپ کو تصور کرے کہ مرگیا اور ایسی راکھ ہوگیا جسکو ہوا این اور اڑائے لیے اور آسمان ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا اور ہر چیز کی ترکیب اور شکل مٹ گئی اور اسکو باقی اور موجود دھیان کرے سوا اس تصور پر دیر تک قائم رہے تو یہ نیستی اور نابودی کو مفید ہوگا ف ایسے تصورات کی سند وہ حدیث ہی جو صحیح مسلم میں امیرالمومنین علی مرتضی سے مروی ہی کہ مجھسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قُلِ اللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ وَسَدِّدْنِيْ وَاذْكُرْ بِالْهُدٰى هِدَايَتَكَ الطَّرِيْقَ وَبِالسَّدَادِ سَدَادَ السَّهْمِ یعنی ای علی کہہ کہ خداوندا مجکو ہدایت کر اور سیدھا چلا اور ہدایت سے اپنی راہ کے چلنے کو اور راستی سے تیر کی راستی کو دھیان کر تو آنحضرت صلعم نے امیرالمومنین سید اولیا کو وہ طریقہ سکھایا جس سے بتدریج محسوسات سے حالات مطلوبہ کو انسان پہونچ جاوے تو اوسکو یاد رکھنا چاہیے کذا فی الحاشیۃ العزیزیۃ وَكَذَا اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِيْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِيْكُمْ اَيْنَمَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِيْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ اور اسی طریقہ مذکورہ سے اس آیت کا مراقبہ نیستی کا باعث ہی اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِيْ آخر آیت تک یعنی مقرر جس موت سے کہ تم بھاگتے ہو وہ تمکو ملنے والی ہی جہاں کہیں کہ تم ہوگے موت تمکو پالیویگی اگرچہ تم اونچے یا مضبوط برجوں میں ہو فَاِذَا ظَهَرَ اَثَرُ الْمُرَاقَبَةِ فِي الْقَالِبِ وَشُوْهِدَ نُوْرُهٗ اُمِرَ بِالتَّوْحِيْدِ الْاَفْعَالِيِّ پھر جب اثر مراقبے کا قالب میں ظاہر ہو اور اوسکا نور مشاہدہ ہو تو اوسکو توحید افعالی کا امر کیا جاوے ف توحید افعالی یہ ہی کہ ہر فعل کو جو عالم میں ظاہر ہو خدا کی جانب سے سمجھے نہ زید اور عمرو سے تاکہ غیر حق سے نہ خوف باقی رہے نہ توقع سعدی نے فرمایا شعر ورین نوعی از شرک پوشیدہ ہست

کہ زیم بیازرد و عمر بخست

واعلم ان الشارع علیہ الصلوۃ والسلام رغب وحث علی شیئین علی الذکر والمراد منہ ما یتلفظ بہ وعلی الفکر والمراد منہ المراقبۃ اور جان رکھ اے مخاطب کہ شارع علیہ الصلوۃ والسلام نے دو چیز پر ترغیب اور حث فرمائی ایک ذکر پر اور مراد ذکر سے وہ ہے جو زبان سے بولا جاوے اور دوسری فکر پر اور مراد اوس سے مراقبہ ہے قال بعض المشایخ مما جربنا لکشف الوقائع الآتیۃ علی ما یجیء علیہ ان یعتکف الطالب فی خلوۃ ویغتسل ویلبس احسن لباسہ ویتطیب ویجلس علی السجادۃ ویضع مصحفا مفتوحا علی یمینہ ومصحفا مفتوحا علی یسارہ ومصحفا کذلک بین یدیہ ومصحفا کذلک خلفہ ثم یدعو اللہ ان یکشف علیہ الواقعۃ الفلانیۃ بجہد ہمتہ ثم یشرع فی اسم الذات من غیر غمض العین فیضرب مرۃ فی المصحف الایمن ومرۃ فی الایسر ومرۃ خلفہ ومرۃ بین یدیہ حتی یجد فی نفسہ انشراحا ونورا ویواظب علی ذلک سبعۃ ایام ونحوہا مع الخلوۃ فانہ ینکشف علیہ البتۃ قلت ہذا ما قیل وفی قلبی منہ شیء لما فیہ من اساءۃ الادب بالمصحف بعضے مشائخ نے کہا جسکا ہمنے تجربہ کیا ہے وقائع آیندہ کے کشف ہونے پر ایک تحقیک وہ یہ ہے کہ طالب خلوت میں اعتکاف کرے اور غسل کرے اور اپنا عمدہ لباس پہنے اور خوشبو لگاوے اور مصلے پر بیٹھے اور کھلا ایک مصحف اپنے داہنے رکھے اور کھلا ایک مصحف اپنے بائین طرف اور اسی طرح ایک مصحف اپنے آگے اور اسی طرح ایک مصحف اپنے پیچھے رکھے پھر حق تعالی سے بکوشش تمام یہ دعا کرے کہ فلانے واقعے کو اوسپر ظاہر کردے پھر اسم ذات کے ذکر مین شروع کرے بدون آنکھ بند کرنے کے تو ایک بار داہنے مصحف پر ضرب لگاوے اور ایک بار بائین پر اور ایکبار پیچھے اور ایکبار آگے ضرب لگاوے یہان تک کہ اپنے دل مین کشایش اور نور کو پاوے اور سات دن اور مانند اسکے اسپر مداومت کرے

خلوت کے ساتھ تو البتہ اوسپر کشف حال ہو گا مین کہتا ہون کہ ایسا کچھ کہا ہی کہنے والون نے اور میرے
دل مین اس سے کچھ تردد ہی اسواسطے کہ اسمین بے ادبی ہی مصحف مجید کے ساتھ وَالَّذِی اخْتَارَہٗ
سَیِّدِی الْوَالِدُ فِی هٰذَا الْبَابِ اَنْ یَّذْکُرَ اللّٰهَ تَعَالٰی بِهٰذِهِ الْاَسْمَآءِ یَا عَلِیْمُ یَا مُبِیْنُ
یَا خَبِیْرُ مَعَ مُرَاعَاةِ الشُّرُوْطِ الْمَذْکُوْرَةِ اِمَّا کَمَا وَصَفْنَا فِی الذِّکْرِ بِضَرْبَةٍ وَّاحِدَةٍ
اَوْ بِثَلٰثِ ضَرَبَاتٍ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اور کشف واقعہ آیندہ مین جو طریقہ ہمارے والد مرشد نے
پسند کیا ہی وہ یہ ہی کہ اللہ تعالی کا ذکر کرے ان اسماے ثلاثہ سے یا علیم یا مبین یا خبیر شروط مذکور کی
مراعات کے ساتھ یا اوس طرح جیسا ہمنے ذکر یکضربی مین بیان کیا ہی یا اوس طرح جیسا ذکر سہ ضربی
مین واللہ اعلم **ف** مولانا نے فرمایا شروط مذکورہ سے خلوت اور لباس اور غسل اور خوشبو لگانا اور
مصلے پر بیٹھنا بدون مصاحف کے رکھنے کے مراد ہی وَقَالَ اِمَّا جَرَّبْنَا لِکَشْفِ الْاَرْوَاحِ
بِهٰذِهِ الشُّرُوْطِ الْمَذْکُوْرَةِ اَنْ یَّضْرِبَ فِی الْجَانِبِ الْاَیْمَنِ سُبُّوْحٌ وَّفِی الْاَیْسَرِ
قُدُّوْسٌ وَّفِی السَّمَآءِ رَبُّ الْمَلٰٓئِکَةِ وَفِی الْقَلْبِ وَالرُّوْحِ اور مشائخ قادریہ نے کہا ہی کہ
جو طریقہ کہ کشف ارواح کے واسطے ہمارا مجرب ہی شروط مذکورہ کے ساتھ وہ یہ ہی کہ داہنی طرف سبوح کی
ضرب لگاوے اور بائین طرف قدوس کی اور آسمان مین رب الملائکہ کی ضرب لگاوے اور دل مین
والروح کی وَلِتَحْصِیْلِ الْاُمُوْرِ الْمُهِمَّةِ الصَّعْبَةِ بِهٰذِهِ الشُّرُوْطِ اَنْ یُّصَلِّیَ فِی اللَّیْلِ
مَا قُدِّرَ لَهٗ ثُمَّ یَضْرِبَ فِی الْاَیْمَنِ یَا حَیُّ وَفِی الْاَیْسَرِ یَا وَهَّابُ یَفْعَلُ ذٰلِكَ اَلْفَ مَرَّةٍ
اور امور مہمہ مشکلہ کے حاصل کرنے کے واسطے انھین شروط مذکورہ کے ساتھ یہ طریقہ ہی کہ تہجد کی نماز
پڑھے جسقدر اوسکے واسطے مقدر ہو پھر داہنی طرف یا حی کی ضرب لگاوے اور بائین طرف یا وہاب کی
اسی طرح ہزار بار کرے وَلِانْشِرَاحِ الْخَاطِرِ وَدَفْعِ الْبَلَایَا اَنْ یَّضْرِبَ اللّٰهَ فِی الْقَلْبِ وَلَا اِلٰهَ
اِلَّا هُوَ کَمَا وَصَفْنَاهُ فِی النَّفْیِ وَالْاِثْبَاتِ وَالْحَیَّ فِی الْجَانِبِ الْاَیْمَنِ وَالْقَیُّوْمَ فِی الْاَیْسَرِ

اور انشراح خاطر اور درد دور کرنے با اون کا یہ طریقہ ہے کہ اللہ کی ضرب دل مین لگاوے اور لا الہ الا ہو کی
اوس طرح ضرب لگاوے جیسا ہمنے نفی اور اثبات مین بیان کیا اور الحی کی ضرب داہنی طرف اور القیوم
کی ضرب بائین طرف لگاوے وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّدْعُوَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ بِشِفَاءِ مَرِيْضٍ اَوْ دَفْعِ
جُوْعٍ اَوْ تَوْسِيْعِ الرِّزْقِ اَوْ قَهْرِ عَدُوٍّ فَلْيَطْلُبِ الْاِسْمَ الْمُنَاسِبَ بِحَاجَتِهٖ فِي
الْاَسْمَاءِ الْحُسْنٰى وَلْيَذْكُرْ بِذٰلِكَ الْاِسْمِ بِضَرْبَتَيْنِ اَوْ ثَلٰثِ ضَرَبَاتٍ اَوْ اَرْبَعٍ فَيَقُوْلُ
يَا شَافِيْ اَوْ يَا صَمَدُ اَوْ يَا رَزَّاقُ اَوْ يَا مُذِلُّ اِلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَاَحْكَمُ اور جب
اللہ عزوجل سے دعا کرنے کا ارادہ کرے بیمار کی شفا کا یا دفع گرسنگی کا یا کشایش رزق کا یا مغلوبی
دشمن کا تو چاہیے کوئی اسم الٰہی موافق اپنی حاجت کے اسماے حسنیٰ سے طلب کرے سو اوس نام کو دو ضربا
یا تین ضرب یا چار ضرب کے ساتھ ذکر کرے تو یون کہے شفاے بیمار مین یا شافی یا دفع گرسنگی مین یا صمد یا کشایش رزق مین
یا رزاق یا دفع دشمن مین یا مذل اور سوا اسکے اور اسماء الٰہی کو موافق اپنے مطلب کے بطریق مذکور ذکر کرے واللہ اعلم واحکم

فصل پانچوین

فِيْ اَشْغَالِ الْمَشَايِخِ الْجِشْتِيَّةِ وَهُمْ اَصْحَابُ اِمَامِ الطَّرِيْقَةِ خَوَاجَهْ مُعِيْنِ الدِّيْنِ حَسَنِ
الْجِشْتِيِّ وَجِشْتُ قَرْيَةُ شُيُوْخِهٖ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَعَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ یہ فصل ہے مشایخ چشتیہ
کے اشغال مین اور وہ امام طریقت خواجہ معین الدین حسن چشتی کے مرید ہین اور چشت خواجہ معین الدین کے
پیرون کے گانون کا نام ہے خدا راضی رہے اونسے اور اونکے سب پیرون سے ف مولانا نے فرمایا کہ
حضرت خواجہ معین الدین چشتی اس امت کے عمدہ اولیا مین ہین اونکے ہاتھ پر ہزارون کفار ہنود مسلمان ہوے
منقول ہے کہ جب خواجہ کا انتقال ہوا تو آپ کی پیشانی مبارک پر یہ نقش ظاہر ہو گیا حَبِيْبُ اللّٰهِ مَاتَ فِيْ
حُبِّ اللّٰهِ یعنی خدا کا دوست خدا کی محبت مین مر گیا فَاِنْ جَاءَ عَلِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دُلَّنِيْ عَلٰى اَقْرَبِ الطَّرِيْقِ اِلَى اللّٰهِ وَاَفْضَلِهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَاَسْهَلِهَا عَلَيَّ

فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علیک بملازمۃ الذکر فی الخلوۃ فقال علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کیف اذکر یا رسول اللہ فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم غمض عینیک واسمع منی ثلث مرات فالنبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا الٰہ الا اللہ ثلث مرات وعلی یسمع ثم قال علی کرم اللہ وجہہ لا الٰہ الا اللہ ثلث مرات والنبی صلے اللہ علیہ وسلم یسمع ثم لقن علی کرم اللہ وجہہ الحسن البصری وھکذا حتی وصل الینا وھذا الحدیث انما وجدناہ عند خرقاء المشائخ وعلی قوانین اہل الحدیث فیہ بحث طویل مشائخ چشتیہ نے فرمایا کہ امام الاولیا علی مرتضیٰ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے سو کہا یا رسول اللہ مجھکو وہ راہ بتایئے جو سب راہون سے زیادہ تر قریب اسکی طرف اور وہ راہ افضل ہو خدا کے نزدیک اور اوسکے بندون پر آسان تر ہو تو آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ اپنے اوپر لازم کرلے مداومت ذکر کی خلوت مین سو علی کرم اللہ وجہہ نے کہا کیونکر ذکر کرون یا رسول اللہ فرمایا کہ اپنی آنکھون کو بند کر اور مجھسے سن تین بار سو آنحضرت نے تین بار فرمایا لا الٰہ الا اللہ اور علی مرتضیٰ سنتے تھے پھر علی مرتضیٰ نے تین بار لا الٰہ الا اللہ کہا اور آنحضرت صلعم اوسکو سنتے تھے پھر علی مرتضیٰ نے یہ طریقہ حسن بصری کو تعلیم کیا اسی طرح درجہ بدرجہ مرشد بمرشد ہمتک پونہچا مصنف نے فرمایا کہ اس حدیث کو ہمنے فقط ان مشائخ چشتیہ کے پاس پایا اور اہل حدیث کے قوانین پر تو اسمین طویل بحث ہے

ف مولانا نے فرمایا بحث کی یہ وجہ ہے کہ یہ حدیث بطور محدثین نہایت غریب ہے اور بشدت منقطع ہے اسواسطے کہ ملاقات حسن بصری کی علی مرتضیٰ سے باعتبار تاریخ کے ثابت نہین اور رکاکت الفاظ اسپر علاوہ ہے مترجم کہتا ہے فی الواقع کتب اسماء الرجال سے اتصال اس روایت کا مشکل ہے لیکن اولیاے چشت رضی اللہ عنہم کے ساتھ حسن ظن اسکو مقتضی ہے کہ اس حدیث کو پایۂ اعتبار سے بشبہہ انقطاع ساقط نکیجیے اسواسطے کہ امام اعظم ابو حنیفہ اور امام مالک رح کے نزدیک بشرط عدالت رُوات حدیث مرسل بھی حجت ہے

واللہ اعلم فاذا اراد الشیخ ان یلقن تلمیذہ امرہ ان یصوم یوما فان کان یوم الخمیس فھو اولی ثم یامرہ بالاستغفار عشر مرات والصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عشر مرات ثم یقول ان اللہ تعالی یقول فی محکم کتابہ فاذکروا اللہ قیاما وقعودا وعلی جنوبکم فاجتھد ان لا یاتی علیک زمان الا وانت ذاکر واعلم ان قلبک موضوع تحت ثدیک الایسر باصبعین علی صورۃ زھر الصنوبر ولہ بابان باب فوقانی وباب تحتانی پھر جب مرشد ارادہ کرے اپنے مرید کی تلقین کرنے کا تو اوسکو امر کرے روزہ رکھنے کا سوا اگر پنجشنبے کا دن ہو تو بہتر ہی پھر اوس شخص سے امر کرے دس بار استغفار کرنے کو اور دس بار درود پڑھنے کو پھر مرشد کہے اللہ تعالی فرماتا ہی اپنی مضبوط کتاب مین فاذکروا اللہ قیاما وقعودا وعلی جنوبکم یعنی اللہ کو یاد کرو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے سو تو اسپر کوشش کر کہ کوئی زمانہ بدون ذکر کے تجکو نہ گذرے اور معلوم کر اے طالب کہ تیرا دل رکھا ہی تیری بائین چھاتی کے نیچے دو اونگل پر بصورت شگوفہ چلغوزہ کے اور اوسکے دو دروازے ہین ایک دروازہ اوپر کا ہی اور دوسرا نیچے کا ف مصنف نے حاشیے مین فرمایا کہ باب فوقانی سے وہ مراد ہی جو جسم سے ملا ہی اور باب تحتانی سے وہ مراد ہی جو روح سے متصل ہی اما الباب الفوقانی فنفتحہ بالذکر الجلی فاما التحتانی ففتحہ بالذکر الخفی دل کے اوپر دروازے کی کشایش تو ذکر جلی سے ہوتی ہی اور نیچے کے دروازے کی کشادگی ذکر خفی سے ہوتی ہی فاذا اردت الذکر الجلی فاجلس متربعا وخذ العرق الذی یسمی کیماس بابھام قدمک الیمنی والتی تلیھا وسمعت سیدی الوالد قدس سرہ یقول ھو عرق فی بطن الرکبۃ یحیط من جانب الفخذ وانفذ لھذہ الکیفیۃ یفید نفی الخواطر ویجمع الھمۃ ویلین القلب تلیینا عجیبا پھر جب تو ذکر جلی کا ارادہ کرے

ان ایام میں

تو چار زانو بیٹھ اور پکڑ اوس رگ کو جسکا کیماس نام ہے اپنے دلہنے پانون کے انگوٹھے اور بیچ کی انگلی کو داب کر اور مینے اپنے والد مرشد قدس سرہ سے سُنا کہتے تھے کہ کیماس وہ رگ ہے زانو کے تلے ران کی جانب سے اوتری ہے اور اوسکا اسطرح سے پکڑنا نفی وساوس اور جمعیت ہمت کو مفید ہے اور دل کو گرم کر دیتا ہے عجیب گرمی کے ساتھ۔ واجلس جلسة الصّلوٰة مستقبل القبلة باجتماع العزيمة ثم قل لا اله الا الله بالشدّ والمدّ واخراج القوّة من داخل القلب واخرج لفظة لا من السّرة وامددها الى المنكب الايمن ولفظة اله من امّ الدماغ تشير بذلك انك اخرجت حب من سوى الله تعالى من باطنك والقيته خلفك فتنفّس نفسا اخر فاضرب الا الله في القلب بالشدّة والقوّة اور بطريق مذکور بیٹھ بطور نشست نماز کے رو بقبلہ حضور دل سے ہمت کو مجتمع کر کے پھر کہہ لا اله الا الله سختی اور کشید کے ساتھ اور قوت کو دل کے اندر سے نکال کر اور لفظ لا کا ناف سے نکال اور اوسکو کھینچ داہنے مونڈھے تک اور لفظ اله کا دماغ کی جھلی سے اشارہ کرے تو اس تصور سے گویا تو نے غیر خدا کی محبت کو اپنے اندر سے نکالا اور اوسکو اپنی پیٹھ کے پیچھے ڈالا پھر دوسرا دم لے سو الا الله کو دل مین سختی اور قوت کے ساتھ ضرب کر ويلاحظ المبتدي نفي المعبوديّة من غير الله تعالى والمتوسّط نفي المقصوديّة والمنتهي نفي الوجود اور راس نفی اور اثبات سے مبتدی ملاحظہ کرے نفی معبودیت کا غیر خدا سے اور متوسط نفی مقصودیت کا اور منتہی نفی وجود کا والشرط الاعظم في هذا الذكر جمع الهمّة و فهم المعنى وينبغي بصاحب الذكر الجلي ان لا يقلل الطعام جدّا بل يكفيه ان يخلي ربع المعدة وينبغي ان ياكل شيئا من الدسم لئلا يتشوّش دماغه اور شرط اعظم اس ذکر مین ہمت کا جمع کرنا اور معنی کا بوجھنا ہے اور ذکر جلی

فائدہ: [illegible] نسخہ صحیح میں ... موجود ... فاجلس ... بعد اوسکے ... عبارت ... یعنی ... لفظ مستقبل القبلہ ... سیدنا ... لکھنا ... بیان ... واللہ اعلم

کرنے والے کو لائق ہے کہ کھانے کو نہایت کم نکرے بلکہ اوسکو کافی ہے کہ چوتھائی پیٹ خالی رکھے
اور مناسب ہے کہ کچھ چکنائی کھایا کرے تاکہ اوسکا دماغ نہ پریشان ہو خشکی کے سبب سے وَاِذَا اَرَدْتَ
پَاسَ اَنْفَاس تَكُنْ مُسْتَيْقِظًا وَاقِفًا عَلٰى اَنْفَاسِكَ فَكُلَّمَا خَرَجَ النَّفَسُ فَقُلْ مَعَ
خُرُوْجِهٖ لَآ اِلٰهَ كَاَنَّكَ تُخْرِجُ مَحَبَّةَ كُلِّ شَيْءٍ سِوَى اللّٰهِ مِنْ بَاطِنِكَ وَاِذَا دَخَلَ النَّفَسُ
فَقُلْ مَعَ دُخُوْلِهٖ اِلَّا اللّٰهُ كَاَنَّكَ تُدْخِلُ وَتُثْبِتُ مَحَبَّةَ اللّٰهِ فِيْ قَلْبِكَ اور جب کہ تو اے
سالک پاس انفاس کا ارادہ کرے تو بیدار اور اپنے دموں پر واقف ہو جا پھر جب دم باہر کو نکلے تو اوسکے
نکلنے کے ساتھ لا الہ کہہ گویا ہر چیز کی محبت کو سوائے خدا کے اپنے باطن سے نکالتا ہے اور جب دم اندر کی
طرف آوے تو اوسکے داخل ہونے کے ساتھ الا اللہ کہہ گویا تو داخل کرتا ہے اور محبت الٰہی کو ثابت کرتا ہے
اپنے دل میں قَالُوْا وَالرُّكْنُ الْاَعْظَمُ رَبْطُ الْقَلْبِ بِالشَّيْخِ عَلٰى وَصْفِ الْمَحَبَّةِ وَالتَّعْظِيْمِ
وَمُلَاحَظَةِ صُوْرَتِهٖ قُلْتُ اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى مَظَاهِرَ كَثِيْرَةً فَمَا مِنْ عَابِدٍ غَبِيًّا كَانَ اَوْ
ذَكِيًّا اِلَّا وَقَدْ ظَهَرَ بِحِذَائِهٖ مَا صَارَ مَعْبُوْدًا لَهٗ فِيْ مَرْتَبَتِهٖ وَلِهٰذَا السِّرِّ نَزَلَ الشَّرْعُ
بِاسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ وَالْاِسْتِوَاءِ عَلَى الْعَرْشِ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى
اَحَدُكُمْ فَلَا يَبْصُقْ قِبَلَ وَجْهِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى بَيْنَهٗ وَبَيْنَ قِبْلَتِهٖ وَسَاَلَ جَارِيَةً
سَوْدَاءَ فَقَالَ اَيْنَ اللّٰهُ فَاَشَارَتْ اِلَى السَّمَاءِ فَسَاَلَهَا مَنْ اَنَا فَاَشَارَتْ بِاِصْبَعِهَا
تَعْنِيْ اللّٰهُ اَرْسَلَكَ فَقَالَ هِيَ مُؤْمِنَةٌ فَلَا عَلَيْكَ اَنْ لَا تَتَوَجَّهَ اِلَّا اِلَى اللّٰهِ وَلَا تَرْبُطَ
قَلْبَكَ اِلَّا بِهٖ وَلَوْ بِالتَّوَجُّهِ اِلَى الْعَرْشِ وَتَصَوُّرِ النُّوْرِ الَّذِيْ وَضَعَهٗ عَلَيْهِ وَهُوَ
اَزْهَرُ الْاَلْوَانِ كَمِثْلِ لَوْنِ الْقَمَرِ اَوْ بِالتَّوَجُّهِ اِلَى الْقِبْلَةِ كَمَا اَشَارَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَكُوْنُ كَالْمُرَاقَبَةِ لِهٰذَا الْحَدِيْثِ مشایخ چشتیہ نے فرمایا ہے کہ رکن اعظم
دل کا لگانا اور گانٹھنا ہے مرشد کے ساتھ محبت اور تعظیم کی صفت پر اور اوسکی صورت کا ملاحظہ کرنا

مین کہتا ہون حق تعالی ہے کے مظاہر کثیرہ مین سو نہین کوئی عابد غنی ہو یا ذکی مگر کہ وہ اوسکے مقابل
ظاہر ہوکر اوسکا معبود ہو گیا ہی بحسب مرتبہ اوسکے اور اسی بھید کے سبب سے رو بقبلہ ہونا
اور استوا علی العرش کا شرع مین نازل ہوا ہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم مین سے
کوئی نماز پڑھے تو اپنے مونہہ کے سامنے نہ تھوکے اسواسطے کہ اللہ تعالی ہی اوسکے درمیان اور
اوسکے قبلے کے درمیان مین اور آنحضرت صلعم نے ایک کالی لونڈی سے پوچھا تو فرمایا کہ اللہ کہان ہی لونڈی نے
آسمان کی طرف اشارہ کیا پھر حضرت صلعم نے اوس سے پوچھا کہ مین کون ہون تو اوسنے اپنی اونگلی سے
اشارہ کیا مراد اوسکی یہ کہ خدا نے تجکو بھیجا ہی پس فرمایا آپنے کہ یہ ایمان دار ہی تو ای سالک تجھپر کچھ مضایقہ نہین
اسمین کہ تو متوجہ ہو مگر اللہ ہی کی طرف اور اپنا دل نہ لگاوے مگر اوسی سے اگرچہ عرش کی طرف متوجہ ہو کر
اور اوس نور کا تصور کرکے ہو جسکو حق تعالی نے عرش پر رکھا ہی اور وہ نہایت روشن رنگ ہی چاندی کے
رنگ کے مانند یا قبلے کی طرف متوجہ ہوکر چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکی طرف اشارہ کیا ہی تو یہ
اس حدیث کا گویا مراقبہ ہوگا واللہ اعلم **ف** مصنف نے حاشیے مین فرمایا کہ حق تعالی کی عالم مثال مین تجلی ہی
تو ہر شخص اپنی استعداد کے مناسب اوسکو ادراک کرتا ہی مترجم کہتا ہی تجلی اور عالم مثال کی حقیقت کتب
صوفیہ مین مفصل مذکور ہی یہ رسالہ مختصر لائق اوسکی تفصیل کے نہین فَاِذَا انْتَقَدَ الطَّالِبُ بِنُوْرِ الذِّكْرِ
اَمَرَهُ بِالْمُرَاقَبَةِ وَهِيَ مُشْتَقَّةٌ مِّنَ الرَّقِيْبِ سُمِّيَتْ بِهٰذَا الْاِسْمِ لِاَنَّ الطَّالِبَ
يُرَاقِبُ قَلْبَهٗ اَوْ يُرَاقِبُ اللّٰهَ كَمَا اَنَّ اللّٰهَ يُرَاقِبُهٗ فَيَقُوْلُ بِلِسَانِهٖ اَوْ يَتَخَيَّلُ بِقَلْبِهٖ
اَللّٰهُ حَاضِرِيْ اَللّٰهُ نَاظِرِيْ اَللّٰهُ شَاهِدِيْ اَللّٰهُ مَعِيْ اَوْ اَلَا اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ اَوْ
كَاَنَّهٗ حَاضِرٌ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ تُشَاهِدُهٗ پھر جب طالب رنگین ہو جاوے ذکر کے نور سے
تو مرشد اوسکو مراقبہ کرنے کا امر کرے اور مراقبہ رقیب بمعنی محافظ اور نگہبان سے مشتق ہی اسکا مراقبہ
اسواسطے نام رکھا گیا کہ سالک بعضے مراقبات مین اپنے دل کی محافظت اور نگہبانی کرتا ہی یا بعضے مراقبات مین

اللہ تعالیٰ کا مراقب ہوتا ہے جیسا اللہ اوسکی حفاظت کرتا ہو تو مراقبہ کرنے کے وقت زبان سے کہے
یا اپنے دل سے خیال کرے کہ اللہ حاضری اللہ ناظری اللہ شاہدی اللہ معی یا اسکا مراقبہ کرے
اَلَا اِنَّہٗ بِکُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٌ یعنی آگاہ ہو جا کہ اللہ ہر چیز کو گھیرے ہے یا اسکا مراقبہ کرے کہ گویا اللہ
حاضر ہے تیرے درمیان اور تیرے قبلے کے درمیان مین اور تو اوسکو مشاہدہ کرتا ہے قَالَ الْمَشَایِخُ
مَنْ اَرَادَ الدُّخُوْلَ فِی الْاَرْبَعِیْنِیَّۃِ یَلْزَمُہٗ مُرَاعَاتُ اُمُوْرٍ دَوَامُ الصِّیَامِ وَدَوَامُ
الْقِیَامِ وَتَقْلِیْلُ الْکَلَامِ وَالطَّعَامِ وَالْمَنَامِ وَالصُّحْبَۃِ مَعَ الْاَنَامِ وَالْمُوَاظَبَۃُ عَلَی
الْوُضُوْءِ فِیْ حَالَاتِ الْیَقْظَۃِ وَعِنْدَ الْمَنَامِ وَرَبْطُ الْقَلْبِ مَعَ الشَّیْخِ عَلَی الدَّوَامِ وَتَرْکُ
الْغَفْلَۃِ رَاْسًا حَتّٰی تَکُوْنَ عِنْدَہٗ مِنَ الْحَرَامِ فَاِذَا اَدْخَلَ فِی الْحُجْرَۃِ رِجْلَہُ الْیُمْنٰی
تَعَوَّذَ وَسَمّٰی وَقَرَاَ سُوْرَۃَ النَّاسِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَاِذَا اَدْخَلَ الرِّجْلَ الْیُسْرٰی قَالَ اللّٰھُمَّ اَنْتَ
وَلِیِّیْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ کُنْ لِیْ کَمَا کُنْتَ لِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَارْزُقْنِیْ
مَحَبَّتَکَ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ حُبَّکَ وَاشْغَلْنِیْ بِجَمَالِکَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُخْلَصِیْنَ اَللّٰھُمَّ
امْحُ نَفْسِیْ بِجَذَبَاتِ ذَاتِکَ یَا اَنِیْسَ مَنْ لَّا اَنِیْسَ لَہٗ رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ
خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ۔ مشایخ چشتیہ نے فرمایا کہ جو چلے مین داخل ہونے کا ارادہ کرے اوسکو چند امور کی
رعایت کرنا لازم ہے ہمیشہ روزہ رکھنا اور سدا قیام شب کرنا اور بولنے اور کھانے اور سونے
اور صحبت خلق کو کم کر دینا اور ہمیشہ باوضو رہنا جاگنے اور سونے کے حالات مین اور مرشد کے ساتھ
ہمیشہ دل کو لگائے رکھنا اور غفلت کو بالکل ترک کرنا یہان تک کہ اوسکے نزدیک غفلت از قسم حرام کے
ہو جاوے پھر جب حجرے مین داہنا پانون داخل کرے تو اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم اور
بسم اللہ الرحمن الرحیم کہے اور قل اعوذ برب الناس کو تین بار پڑھے اور جب بایان پانون داخل کرے
تو اللہم سے آخر تک دعا کرے یعنی خداوندا تو میرا کارساز ہو دنیا اور آخرت مین میرا مددگار ہو جا جیسا تو

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا پروردگار کارساز تھا اور مجکو اپنی محبت دے الٰہی مجکو اپنی حب نصیب کر
اور اپنے جمال کے ساتھ مشغول کرلے اور مجکو عباد مخلصین مین کر ڈال الٰہی میرے نفس کو مٹا ڈال اپنی ذات
کی کشش سے اے انیس اوسکے جسکا کوئی انیس نہین اے رب مجکو چھوڑ یو تنہا اور تو بہتر وارثین سے ہے
ثُمَّ يَقُومُ عَلَى الْمُصَلّٰى وَيَقُولُ اِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ
حَنِيفًا وَمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ اِحْدٰى وَعِشْرِينَ مَرَّةً ثُمَّ يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ فِي الْاُولٰى
اٰيَةَ الْكُرْسِيِّ وَفِي الثَّانِيَةِ اٰمَنَ الرَّسُولُ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَةً طَوِيلَةً وَيَجْتَهِدُ فِي
الدُّعَاءِ ثُمَّ يَقُولُ يَا فَتَّاحُ خَمْسَ مِائَةِ مَرَّةٍ ثُمَّ يَشْتَغِلُ بِالْاَذْكَارِ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا
پھر مصلے پر کھڑا ہو اور انی وجہت وجہی للذی فطر السموات والارض حنیفا وما انا من المشرکین کو
اکیس ۲۱ بار پڑھے یعنی مینے اپنا مونھہ متوجہ کیا یکسو ہوکر اوسکی طرف جسنے آسمانون اور زمین کو
پیدا کیا اور مین مشرکین مین داخل نہین پھر دو رکعت پڑھے پہلی رکعت مین آیۃ الکرسی پڑھے اور دوسری
رکعت مین آمن الرسول پھر لنبا سجدہ کرے اور دعا مین خوب کوشش کرے پھر پانسو بار یا فتاح کہے
پھر اون اذکار مین مشغول ہو جسکو ہم ذکر کرچکے یعنی ذکر جلی اور پاس انفاس اور مراقبات وَاِذَا دَخَلَ
الْمَقْبَرَةَ قَرَأَ سُورَةَ اِنَّا فَتَحْنَا فِي رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَجْلِسُ مُسْتَقْبِلًا اِلَى الْمَيِّتِ مُسْتَدْبِرَ
الْكَعْبَةِ فَيَقْرَأُ سُورَةَ الْمُلْكِ وَيُكَبِّرُ وَيُهَلِّلُ وَيَقْرَأُ سُورَةَ الْفَاتِحَةِ اِحْدٰى عَشَرَ مَرَّةً
ثُمَّ يَقْرُبُ مِنَ الْمَيِّتِ فَيَقُولُ يَا رَبِّ يَا رَبِّ اِحْدٰى وَعِشْرِينَ مَرَّةً ثُمَّ يَقُولُ يَا رُوحُ
يَضْرِبُهُ فِي السَّمَاءِ وَيَا رُوحَ الرُّوحِ يَضْرِبُهُ فِي الْقَلْبِ حَتّٰى يَجِدَ انْشِرَاحًا وَنُورًا ثُمَّ
يَنْتَظِرُ لِمَا يَفِيضُ مِنْ صَاحِبِ الْقَبْرِ عَلٰى قَلْبِهِ اور مشائخ چشتیہ نے فرمایا کہ جب قبرستان مین
داخل ہو تو سورۂ انا فتحنا دو رکعت مین پڑھے پھر میت کی طرف سامنے ہوکر کعبۂ معظمہ کو پشت دیکر بیٹھے
پھر سورۂ ملک پڑھے اور اللہ اکبر اور لا الٰہ الا اللہ کہے اور گیارہ بار سورۂ فاتحہ پڑھے پھر میت سے قریب ہو جاوے

بیان ذکر و شغل قبور (?)

پھر کہے یا رب یا رب گیس بار پھر کہے یا روح اور اوسکو آسمان مین ضرب کرے آور یا روح الروح کی دل مین ضرب کرے یہان تک کہ کشایش او رو برا وے پھر منتظر رہے اوسکا جسکا فیضان صاحب قبر سے ہو

لِسَکِّیْرِ لِلْچِشْتِیَّۃِ صَلوٰۃٌ تُسَمّٰی صَلوٰۃَ الْمَعْکُوْسِ لَمْ نَجِدْ مِنَ السُّنَّۃِ وَلَا اَقْوَالِ الْفُقَہَاءِ مَا نَشُدُّ عَا بِہٖ فَلِذٰلِکَ حَذَفْنَا ہَا وَالْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰہِ اور چشتیون کے ہان ایک نماز ہی جسکو صلوۃ المعکوس کہتے ہین ہمنے سنت مصطفویہ اور اقوال فقہا سے ایسی اصل اوسکی نہین پائی جس سے ہم اوسکی تقویت کرین اسی واسطے ہمنے اوسکو ذکر نکیا اور علم اوسکے جواز اور عدم جواز کا خدا کے نزدیک ہی وَلَھُمْ صَلوٰۃٌ تُسَمّٰی صَلوٰۃَ کُنْ فَیَکُوْنُ اور چشتیہ کے ہان ایک نماز ہی جسکو صلوۃ کن فیکون کہتے ہین **ف** صلوۃ کن فیکون اسواسطے کہتے ہین کہ مطلب براری مین اوسکی تاثیر نہایت جلد اور قوی ہی قَالُوْا مَنِ اعْتَرَضَتْ لَہٗ حَاجَۃٌ صَعْبَۃٌ فَلْیَرْکَعْ کُلَّ لَیْلَۃٍ مِّنْ لَیَالِی الْاَرْبَعَاءِ وَالْخَمِیْسِ وَالْجُمُعَۃِ رَکْعَتَیْنِ یَقْرَأُ فِی الْاُوْلٰی الْفَاتِحَۃَ مَرَّۃً وَالْاِخْلَاصَ مِائَۃَ مَرَّۃٍ وَفِی الثَّانِیَۃِ الْفَاتِحَۃَ مِائَۃً وَالْاِخْلَاصَ مَرَّۃً وَیَقُوْلُ مِائَۃَ مَرَّۃٍ اے آسان کنندۂ دشوارہا واے روشن کنندۂ تاریکیہا مِائَۃَ مَرَّۃٍ وَیَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مِائَۃَ مَرَّۃٍ وَیُصَلِّیْ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِائَۃَ مَرَّۃٍ وَیَدْعُو اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ بِحُضُوْرِ الْقَلْبِ فَاِذَا کَانَتِ الثَّالِثَۃُ فَعَلَ ھٰذَا ثُمَّ حَسَرَ الْعِمَامَۃَ عَنْ رَاْسِہٖ وَجَعَلَ کُمَّہٗ فِیْ عُنُقِہٖ وَبَکٰی وَدَعَا اللّٰہَ اِلٰی حَاجَتِہٖ خَمْسِیْنَ مَرَّۃً فَاِنَّہٗ لَابُدَّ یُسْتَجَابُ لَہٗ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ مشائخ چشتیہ نے صلوۃ کن فیکون کے بیان مین کہا ہی کہ جسکو سخت حاجت پیش آوے تو چاہیے کہ ہر رات کو لیالی ثلثہ یعنی چہارشنبہ اور پنجشنبہ اور جمعے کی راتون مین دو رکعتین ادا کرے پہلی رکعت مین سورۂ فاتحہ ایکبار اور قل ہو اللہ سو بار پڑھے اور دوسری رکعت مین فاتحہ سو بار اور قل ہو اللہ ایکبار اور سو بار یون کہے اے آسان کنندۂ دشوارہا واے روشن کنندۂ تاریکیہا سو بار اور استغفار کرے سو بار اور درود پڑھے سو بار اور حق تعالی سے

صلوٰۃ معکوس

صلوٰۃ کن فیکون

ای بعد فراغ من الصلوٰۃ

دعا کرے بحضور قلب پھر جب تیسری رات ہو تو بھی یہی کرے جو نہ کور ہوا پھر پگڑی یا ٹوپی کو سر سے اوتارے اور اپنی آستین کو اپنی گردن مین ڈالے اور روے اور حق تعالی سے دعا کرے پچاس بار تو بالضرور انشاء اللہ تعالی دعا اوسکی مستجاب ہوگی واللہ اعلم **ف** مولانا نے فرمایا کہ بعضے ناواقفون نے اعتراض کیا ہی آستین گردن مین ڈالنا کیونکر جائز ہوگا حال آنکہ ادعیہ ماثورہ مین یہ ثابت نہین ہم جواب دیتے ہین کہ قلب ردا یعنی چادر کا اولٹنا پلٹنا نماز استسقا مین رسول علیہ السلام سے ثابت ہی تا حال عالم کا بدلنے کا تو اسی طرح آستین گردن مین ڈالنا مخفی کے اظہار کے واسطے یعنی تضرع کے یا واسطے اشعار گردش حال کے حصول مقصود سے کیونکر ناجائز ہوگا

فصل چھٹی

فِي اَشْغَالِ الْمَشَايِخِ النَّقْشَبَنْدِيَّةِ وَهُمْ اَصْحَابُ اِمَامِ الطَّرِيْقَةِ خَواجہ بَهَاءُ الدِّيْنِ نَقْشَبَنْدِ الْبُخَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَعَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ یہ فصل ہی مشایخ نقشبندیہ کے اشغال مین نقشبندیہ امام طریقت خواجہ بہاء الدین نقشبند بخاری کے مرید ہین اللہ راضی ہوا اونسے اور اونکے سب مریدون سے قَالُوْا طُرُقُ الْوُصُوْلِ اِلَى اللهِ ثَلٰثٌ اَحَدُهَا الذِّكْرُ فَمِنْهُ النَّفْيُ وَالْاِثْبَاتُ وَهُوَ الْمَاْثُوْرُ عَنْ مُتَقَدِّمِيْهِمْ نقشبندیہ نے کہا کہ اللہ تک پہونچنے کی تین راہین ہین ایک تو ذکر ہی سو منجملہ ذکر کے نفی اور اثبات ہی اور وہی منقول ہی متقدمین نقشبندیہ سے وَصِفَتُهٗ اَنْ يَّنْتَهِزَ فُرْصَةً مِّنَ التَّشْوِيْشَاتِ الْخَارِجِيَّةِ كَالْاِسْتِمَاعِ اِلٰى اَحَادِيْثِ النَّاسِ وَالدَّاخِلِيَّةِ كَالْجُوْعِ الْمُفْرِطِ وَالْغَضَبِ وَالْاَلَمِ وَالشِّبْعِ الْمُفْرِطِ ثُمَّ يَذْكُرُ الْمَوْتَ وَيُحْضِرُهٗ بَيْنَ يَدَيْهِ وَيَسْتَغْفِرُ اللهَ تَعَالٰى مِمَّا صَدَرَ مِنْهُ مِنَ الْمَعَاصِيْ ثُمَّ يَضُمُّ شَفَتَيْهِ وَيُغَمِّضُ عَيْنَيْهِ وَيَحْبِسُ نَفَسَهٗ فِيْ بَطْنِهٖ وَيَقُوْلُ بِالْقَلْبِ لَا يُخْرِجُهَا مِنْ سُرَّتِهٖ اِلَى الْاَيْمَنِ وَيَمُدُّهَا حَتّٰى يَصِلَ اِلٰى مَنْكِبِهٖ ثُمَّ يُحَرِّكُ مَنْكِبَهٗ اِلٰى رَاْسِهٖ فَيَقُوْلُ اِلٰهٌ ثُمَّ يَضْرِبُ فِيْ قَلْبِهٖ بِالشِّدِّ اِلَّا اللهُ اور طریقہ نفی اثبات کے ذکر کا یہ ہی کہ فرصت کو غنیمت جانے تشویشات بیرونی سے چنانچہ لوگون کی گفتگو سنا

(حاشیہ: مشایخ نقشبندیہ — طریق نفی و اثبات)

اور تشویشات اندرونی سے چنانچہ گرسنگی زائد اور غضب اور درد اور سیری بہت پھر موت کو یاد کرے
اور تصور میں اوسکو اپنے سامنے کرے اور اسد تعالی سے مغفرت چاہے اون گناہوں کی جو اوس سے سادر ہوئے
پھر دونوں لبوں اور دونوں آنکھوں کو بند کرے اور دم کو اپنے پیٹ میں حبس کرے اور دل سے کلمہ
لا انکو اپنی ناف سے داہنی طرف نکالے اور کھینچے یہاں تک کہ اپنے مونڈھے تک پونہچے پھر مونڈھے
کو سر کی طرف جھکاوے اور ہلاوے اور کہے الٰہ پھر ضرب لگاوے اپنے دل میں سختی سے الا اللہ کی
ف مصنف قدس سرہ کے بھائی حضرت شاہ اہل اسد نے چار باب میں فرمایا کہ مبادی سلوک میں
اسم ذات ہر روز بارہ ہزار بار اور نفی اور اثبات ہر ایک ہزار ایکبار مواظبت کرنا آثار عجیب اور
غریب کا مثمر ہے قَالُوا لِحَبْسِ النَّفَسِ خَاصِيَّةٌ عَجِيبَةٌ فِي تَسْخِينِ الْبَاطِنِ وَجَمْعِ الْعَزِيْمَةِ
وَهَيَجَانِ الْعِشْقِ وَقَطْعِ اَحَادِيْثِ النَّفْسِ وَيَتَدَرَّجُ فِي الْحَبْسِ لِئَلَّا يَثْقُلَ عَلَيْهِ
وَالْمُرَادُ بِالْحَبْسِ غَيْرُ الْمُفْرِطِ فَبَيْنَهُ وَبَيْنَ مَا اُمِرَ بِهِ الْجُوكِيَّةُ بَوْنٌ بَائِنٌ
نقشبندیہ نے فرمایا کہ حبس نفس یعنی دم روکنے کی عجیب خاصیت ہے باطن کے گرم کردینے اور جمعیت
عزیمت اور عشق کے ابھارنے اور وساوس کے قطع کرنے میں اور بتدریج اندک اندک حبس دم کی
مشق کرے تا او سپر گران نہو جاوے اور خشکی کی بیماری نہ پیدا ہو جاوے اور حبس دم سے حبس غیر مفرط
مراد ہے جسکی نوبت حصر نفس تک نہ پونہچے تو نقشبندیہ کے حبس دم میں اور اوس حبس دم میں جسکو جوگی
بتاتے ہیں فرق بعید ہے ف مصنف قدس سرہ نے فرمایا و باعی ✢ حاشا کہ اکابر رہ جوگیہ روند
اثبات مقالات رہا بین بکنند ✢ حبس نفس و حصر نفس دارد فرق ✢ حبس نفس ست انچہ بتا الش ہند بد
وَكَذٰلِكَ لِعَدَدِ الْوِتْرِ خَاصِيَّةٌ عَجِيبَةٌ فَيَقُوْلُ اَوَّلًا هٰذِهِ الْكَلِمَةَ مَرَّةً فِي نَفَسٍ
وَاحِدٍ ثُمَّ يَقُوْلُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فِي نَفَسٍ وَاحِدٍ وَهٰكَذَا يَتَدَرَّجُ حَتّٰى يَصِلَ اِلٰى
اَحَدٍ وَعِشْرِيْنَ مَعَ الْمُرَاعَاةِ عَلٰى عَدَدِ الْوِتْرِ اور حبس دم کے مانند شمار طاق کی بھی عجیب

خاصیت ہو تو اول اسی کلمۂ توحید کو ایکبار ایک دم میں کہے پھر تین بار ایک دم میں کہے اسی طرح درجہ بدرجہ چند روز کی مشق میں اکیس بار تک پونہچے طاق عدد کی مراعات کے ساتھ یعنی اول بار ایکبار اور دوسری بار تین بار اور تیسری بار پانچ بار اور چوتھی بار سات بار وعلی ہذا القیاس وَالشَّرْطُ الْاَعْظَمُ مُلَاحَظَۃُ نَفْیِ الْمَعْبُوْدِیَّۃِ اَوِالْمَقْصُوْدِیَّۃِ اَوِالْوُجُوْدِ مِنْ غَیْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَاِثْبَاتِہَا لَہٗ تَعَالٰی عَلٰی وَجْہِ التَّاکِیْدِ وَاجْتِمَاعُ الْخَاطِرِ لَاکَمَا یَدُوْرُ فِی النَّفْسِ مِنَ الْخَطَرَاتِ وَالْاَحَادِیْثِ اور شرط اعظم نفی اثبات کے ذکر میں ملاحظہ کرنا ہی نفی معبودیت یا نفی مقصودیت یا نفی وجود کا غیر اللہ تعالی سے اور اثبات معبودیت وغیرہ کا حق تعالی کے واسطے بروجہ تاکید اور اجتماع خاطر نہ اوس طرح جیسے دل میں خطرات اور باتوں کے خیالات گھومتے پھرتے ہین وَمَنْ بَلَغَ اِلٰی اِحْدٰی وَعِشْرِیْنَ مَرَّۃً وَلَمْ یَنْفَتِحْ لَہٗ بَابٌ مِّنَ الْجَذْبِ وَانْصِرَافِ الْبَاطِنِ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی وَجَبَ الْاِشْتِغَالُ بِاِسْمِہٖ وَالنَّفْرَۃُ عَنِ الْاَشْغَالِ الْاُخْرٰی فَلْیَعْرِفْ اَنَّ عَمَلَہٗ لَمْ یُقْبَلْ فَلْیَسْتَانِفْ بِہٰذِہِ الشُّرُوْطِ مِنَ الثَّلٰثَۃِ اِلٰی اِحْدٰی وَعِشْرِیْنَ اور جو شخص کہ اکیس بار تک پونہچا اور اوسکے واسطے جذب یعنی کشش ربانی اور خدا کی طرف گردش باطن کا دروازہ کھلا تو اوسکو اوسکے اسم کی مشغولی واجب ہوئی اور نفرت اور اشغال سے لازم آئی تو چاہیے کہ وہ معلوم کرے کہ اوسکا عمل مقبول نہوا تو پھر وہ طلب کو رہا اوسکو پھر سرے سے شروع کرنا چاہیے اکیس بار تک وَمِنْہُ الْاِثْبَاتُ الْمُجَرَّدُ کَاَنَّہٗ لَمْ یَکُنْ عِنْدَ الْمُتَقَدِّمِیْنَ وَاِنَّمَا اسْتَخْرَجَہٗ خَوَاجَہ مُحَمَّدٌ بَاقِیْ اَوْ مَنْ یَقْرُبُ مِنْہُ فِی الزَّمَانِ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ اور منجملہ ذکر کے اثبات مجرد ہی یعنی فقط اللہ کا لفظ ذکر کرے بدون نفی اور اثبات وغیرہ کے اور گویا کہ یہ ذکر متقدمین نقشبندیہ کے نزدیک نہ تھا اوسکو تو خواجہ محمد باقی نے پایا ونکے کسی قریب العصر نے نکالا ہی واللہ اعلم **ف** مولانا نے فرمایا کہ اثبات مجرد شریعت میں کہین ثابت نہین اسواسطے کہ ذات بحت کا تصور عوام کو ممکن نہین بلکہ شرع مین اسم ذات

ف

بعض صفات یا بعض محامد کے ساتھ یا بعض ادعیہ کے ساتھ وارد ہوا ہو سمعت سیدی الوالد یقول النفی والاثبات افید للسلوک والاثبات المجرد افید للجذب میں نے اپنے والد مرشد سے سنا فرماتے تھے کہ نفی اور اثبات سلوک کے واسطے مفید تر ہے اور اثبات مجرد جذب اور کشش کے واسطے زیادہ تر مفید ہے وصفتہ ان یخرج لفظۃ اللہ من سرتہ بالشد التام ویمدھا حتی یصل الی اٰخر دماغہ مع الحبس والتدریج فی الزیادۃ حتی ان منہم من یقولھا فی نفس واحد الف مرۃ وقد رایت امرأۃ من مخلصات سیدی الوالد تقولھا الف مرۃ فی نفس واحد اکثر من ذالک ایضا اور طریقہ اثبات مجرد کا یہ ہے کہ اللہ کے لفظ کو اپنی ناف سے بشدت تمام نکالے اور اوسکو کھینچے یہاں تک کہ اوسکے دماغ کی چھلی تک پہونچے حبس دم کے ساتھ اور اندک اندک زیادہ کرتا جاوے یہاں تک کہ بعضے نقشبندی ایک دم میں اسکو ہزار بار کہتے ہیں اور البتہ میں نے ایک عورت کو جو مرشد والد کے مریدوں سے تھی دیکھا کہ اسم ذات کو ایک دم میں ہزار بار کہتی تھی اور اس سے اکثر بھی وسمعت سیدی الوالد قدس سرہ یحکی عن نفسہ انہ کان فی البدایۃ یقول النفی والاثبات فی نفس واحد مائتی مرۃ واللہ اعلم اور میں نے اپنے والد مرشد سے سنا اپنا حال نقل فرماتے تھے کہ ابتداے سلوک میں نفی اور اثبات کو ایک دم میں دو سو بار کہتے تھے واللہ اعلم وثانیہا المراقبۃ اور دوسرا طریقہ وصول الی اللہ کا مراقبہ ہے **ف** مصنف قدس سرہ نے حاشیہ منہیہ میں فرمایا حقیقت مراقبہ جو کہ شامل جمیع افراد آن باشد آنست کہ توجہ قوت دراکہ باقبال تمام بسوے صفات حضرت حق نمودن یا بسوے حالت انفکاک روح از جسد یا مثل آن تا آنکہ عقل و وہم و خیال و جمیع حواس تابع آن توجہ گردد و آنچہ محسوس نیست بمنزلہ محسوس نصب العین گردد ۱۲ منہ وصفتہا ان یحبس النفس تحت السرۃ محتسبا یسیرا اعنی یتوجہ بجامع ادراکہ الی المعنی المجرد البسیط الذی یتصدق ذکر کل احد

عِنْدَ اِطْلَاقِ اِسْمِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ قَلَّ مَنْ يَتَجَرَّدُ عَنِ اللَّفْظِ فَلْيَجْتَهِدْ هٰذَا الطَّالِبُ
اَنْ يُجَرِّدَ هٰذَا الْمَعْنٰى عَنِ الْاَلْفَاظِ وَيَتَوَجَّهَ اِلَيْهِ مِنْ غَيْرِ مُزَاحَمَةِ الْخَطَرَاتِ وَالتَّوَجُّهِ
اِلَى الْغَيْرِ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ لَا يُمْكِنُهُ هٰذَا الشَّيْءُ مِنَ الْاِدْرَاكِ فَمِنَ الْمَشَايِخِ مَنْ يَأْمُرُ
مِثْلَ هٰذَا بِالدُّعَاءِ وَصِفَتُهُ اَنْ لَا يَزَالَ يَدْعُوا اللّٰهَ بِقَلْبِهِ يَقُوْلُ يَا رَبِّ اَنْتَ مَقْصُوْدِيْ
قَدْ تَبَرَّأْتُ اِلَيْكَ عَنْ كُلِّ مَا سِوَاكَ وَنَحْوُ ذٰلِكَ مِنَ الْمُنَاجَاةِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَأْمُرُهُ بِتَخَيُّلِ
الْخَلَاءِ الْمُجَرَّدِ اَوِ النُّوْرِ الْبَسِيْطِ فَيَتَدَرَّجُ الطَّالِبُ مِنْ هٰذَا التَّخَيُّلِ اِلَى التَّوَجُّهِ الْمَذْكُوْرِ

اور طریقہ مراقبے کا یہ ہی کہ دم کو بند کرے ناف کے نیچے تھوڑا سا پھر اپنے جمیع حواس رکہ سے متوجہ ہو معنی مجرد بسیط کی طرف جسکو ہر شخص اللہ نام لینے کے وقت تصور کرتا ہی ولیکن ایسے لوگ کم ہین جو اس معنی بسیط کو لفظ سے خالی کر سکین تو طالب کوشش کرے کہ اس معنی بسیط کو الفاظ سے جدا کرے اور اوسکی طرف متوجہ ہو بلا مزاحمت خطرات اور التفات ماسوی اللہ کے اور بعضے لوگون سے اس قسم کا ادراک نہین ہو سکتا ہی سو بعضے مشایخ تو ایسے شخص کو اس طرح کی دعا بتلاتے ہین اور طریقہ اوس دعا کا یہ ہی کہ ہمیشہ دل سے کیا کرے یون کہے ای رب تو ہی میرا مقصود ہی مین بیزار ہو آیا تیری طرف تیرے ماسوا سے اور مانند اسکے کوئی اور مناجات کرے اور بعضے مشایخ شخص مذکور کو خلاے مجرد یا نور بسیط کے خیال کرنے کو فرماتے ہین پس طالب اس تخیل سے توجہ مذکور کی طرف بتدریج پہونچ جاتا ہی مترجم کہتا ہی خلاے مجرد سے یہ مراد ہی کہ سارے عالم کے مکان کو جمیع اجسام سے خالی تصور کرے اور نور بسیط سادہ روشنی سے عبارت ہی وَتِلْكَ الثَّالِثَةُ الرَّابِطَةُ بِشَيْخِهٖ اور تیسرا طریقہ وصول الی اللہ کا رابطہ اور اعتقاد کامل بہم پہونچانا ہی اپنے مرشد کے ساتھ **ف** مولانا نے فرمایا حق یہ ہی کہ سب راہون سے یہ راہ زیادہ تر قریب ہی کیونکہ مریدین قابلیت نہین ہوتی تو اوسکی مزید صحبت سے مرشد اوسمین تصرف کرتا ہی مشایخ طریقت نے فرمایا ہی کہ اللہ کے ساتھ صحبت رکہو اگر تمسے نہو سکے تو اونکے ساتھ صحبت رکہو جو اللہ کے ساتھ صحبت رکھتے ہین

نوع ثالث رابطہ بشیخ

عارف باللہ شیخ عبد الرحیم قدس سرہ نے فرمایا کہ مشائخ طریقت کے کلام کے معنی یہ ہیں کہ پہلے تو سامنا
کرنا چاہیے کامل بیداری اور ہوشیاری سے جو ایک پرتو ہی تجلی ذاتی کے اظلال سے تا کہ تعلق کونین سے
مخلصی حاصل ہو جاوے سو اگر یہ نہو سکے تو اون لوگون سے تعلق بہم پہونچانا چاہیے جو اس پرتو سے مشرف
ہوئے ہیں جو اپنے نفوس اور علائق ماسوا سے نجات پا گئے ہیں اور اس آیت قرآنی میں کونوا مع الصادقین
یعنی سچون کے ساتھ رہو ایک طرح کا اسمین اشارہ ہی رابطہ مرشد کا اگر مرشد کامل شہود ذاتی کا واصل ہو
تو اوسکی توجہ سے اندک زمانے میں وہ حاصل ہوتا ہی جو سالہا سال کی محنت میں حاصل نہین ہوتا اور کیا خوب
کہا ہی **شعر** ✣ آنکہ بہ تبریز یافت یکنظر از شمس دین ۔ طعنہ زند بر دو صد چلہ کند بر چلہ

وَشَرْطُهَا اَنْ يَّكُوْنَ الشَّيْخُ قَوِيَّ التَّوَجُّهِ دَائِمَ الْيَادْدَاشْت فَاِذَا صَحِبَهُ خَلّٰى
نَفْسَهُ عَنْ كُلِّ شَيْءٍ اِلَّا مَحَبَّتَهُ وَيَنْتَظِرُ لِمَا يَفِيْضُ مِنْهُ وَيُغَمِّضُ عَيْنَيْهِ اَوْ يَفْتَحُهُمَا
وَيَنْظُرُ بَيْنَ عَيْنَيِ الشَّيْخِ فَاِذَا اَفَاضَ شَيْءٌ فَلْيَتَّبِعْهُ بِجَامِعِ قَلْبِهٖ وَلْيُحَافِظْ عَلَيْهِ
وَاِذَا غَابَ الشَّيْخُ عَنْهُ يُخَيِّلُ صُوْرَتَهٗ بَيْنَ عَيْنَيْهِ بِوَصْفِ الْمَحَبَّةِ وَالتَّعْظِيْمِ فَتُفِيْدُ
صُوْرَتُهٗ مَا تُفِيْدُ صُحْبَتُهٗ اور رابطہ مرشد کی شرط کا یہ ہی کہ مرشد قوی التوجہ ہو یاد داشت کی مشق دائمی
رکھتا ہو پھر جب ایسے مرشد کی صحبت کرے تو اپنی ذات کو ہر چیز کے تصور اور خیال سے خالی کر ڈالے
سوا اوسکی محبت کے اور اوسکا منتظر رہے جسکا اوسکی طرف سے فیض آوے اور دونون آنکھین بند کر لے یا اونکو
کھول دے اور مرشد کی دونون آنکھون کے بیچ مین تکٹکی لگا دے پھر جب کسی چیز کا فیض آئے تو اوسکے پیچھے
پڑ جاوے اپنے دل کی جمعیت سے اور چاہیے کہ اوس فیض کی محافظت کرے اور جب مرشد اوسکے پاس نہو
تو اوسکی صورت کو اپنی دونون آنکھون کے درمیان خیال کرتا رہے بطریق محبت اور تعظیم کے تو اوسکی
خیالی صورت وہ فائدہ دیگی جو اوسکی صحبت فائدہ دیتی تھی **ف** مولانا نے فرمایا مرشد کی شرط یہ ہی کہ
واصل بمقام مشاہدہ ہو اور نورانی تجلیات ذاتیہ ہو جسکے دیکھنے سے ذکر کا فائدہ حاصل ہو بموجب اس

حدیث صحیح کہ ہُمُ الَّذِینَ اِذَا رُؤُوا ذُکِرَ اللہُ یعنی اولیاء اللہ وہ ہین جنکے دیکھنے سے خدا یاد پڑے اور
جنکی صحبت فوائد صحبت کے مفید ہو بموجب اس حدیث کے ہُمْ جُلَسَاءُ اللہِ کہ اولیاء اللہ جلیس ہین خدا کے
اور بمقتضاے اس حدیث مستمد کے ہُمُ الْقَوْمُ لَا یَشْقٰی جَلِیْسُہُمْ یعنی اولیاء اللہ ایسی قوم ہی جنکا جلیس
اور ہم صحبت بدبخت نہین ہوتا مترجم کہتا ہی خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے بموجب احادیث مذکورہ کے ولی کی
علامت بتائی اس قول مین رباعی

با ہر کہ نشستی نشد جمع دلت | وز تو نرمید صحبت آب و گلت
زنہار ز صحبتش گریزان میباش | ورنہ نکند روح عزیزان بحلت

خلاصہ یہ ہی کہ جسکی صحبت سے
دنیا سرد ہو اور ہر طرف سے دل ٹوٹ کر حضرت حق سے متعلق ہو جاوے تو اوسکی صحبت اور محبت اکسیر اعظم ہی
اور جب دنیا دل سے نہ منقطع ہوئی تو تضیع اوقات ہی اوسکی صحبت سے تو تنہائی بہتر ہی تو واجب ہی کہ غلو
عوام پر دھوکھا نہ کھاوے ہر شیخ سے بیعت نکرلے بلکہ طریقت کی بیعت اوس مرشد کامل مکمل سے کرے
جسکی ولایت کے علامات ظاہر اور باہر ہون مولوی روم علیہ الرحمہ نے فرمایا شعر

ای بسا ابلیس آدم روی ہست | پس بہر دستی نشاید داد دست

اعتقاد اور محبت مرشد کی عمدہ چیز ہی لیکن افراط اور تفریط ہر امر مین
معیوب ہی ایسی افراط بھی بہتر نہین جسمین صورت پرستی کی نوبت پونہچے اور شریعت محمدیہ کی مخالفت ہو جاوے
حق تعالی ہر امر مین صراط مستقیم پر قائم رکھے آمین سَمِعْتُ سَیِّدِیَ الْوَالِدَ یَقُوْلُ یَجِبُ عَلَی السَّالِکِ
اِذَا کَانَ عَلٰی هَیْئَةٍ وَحَصَلَ لَہٗ شَیْءٌ مِّنْ هٰذَا الْمَعْنٰی اَنْ لَّا یُغَیِّرَ تِلْکَ الْهَیْئَةَ فَاِنْ کَانَ
قَائِمًا لَمْ یَقْعُدْ وَاِنْ کَانَ قَاعِدًا لَمْ یَقُمْ اور والد مرشد سے مینے سنا فرماتے تھے سالک پر واجب ہی کہ
جب کسی شکل اور ہیات پر ہو اور اوسکو یہ کوئی حال حاصل ہو اوس شکل کو نہ بدل ڈالے تو اگر کھڑا ہو تو نہ بیٹھے
اور اگر بیٹھا ہو تو کھڑا نہو جاوے وَمِنَ الْمَشَایِخِ مَنْ یَّاْمُرُ بِتَخَیُّلِ الْقَلْبِ مَکْتُوْبًا عَلَیْہِ اسْمُ اللہِ
بِالذَّهَبِ اور بعضے وہ مشایخ ہین جو سالک کو بتاتے ہین دل مین اسم اللہ کو سونے سے لکھا ہوا خیال
کرنے کا سَمِعْتُ سَیِّدِیَ الْوَالِدَ یَقُوْلُ اَمَرَنِیْ خَوَاجَہ هَاشِمُ الْبُخَارِیُّ بِکِتَابَةِ اسْمِ اللہِ ذَاتِ

وَاَنَا ابْنُ عَشَرِ سِنِیْنَ فَاَکْثَرْتُ مِنْهَا وَاَخَذْتُ تُحَرِّیْهَا مَعَ قَلْبِیْ حَتّٰی اِنِّیْ کُنْتُ مَشْغُوْلًا بِکِتَابَةِ کِتَابٍ نَکْتُبُ اسْمَ الذَّاتِ عَلٰی نَحْوٍ مِّنْ اَرْبَعَةِ اَوْرَاقٍ وَمَا شَعَرْتُ اور والد مرشد سے مینے سنا فرماتے تھے کہ مجکو خواجہ ہاشم بخاری نے اسم ذات کے لکھنے کو فرمایا اور مین دس برس کا تھا تو مینے اسکے لکھنے کی کثرت کی اور اسکی تحریر مینے اپنے دل مین جمالی یہان تک کہ آیک کتاب کے لکھنے مین مشغول تھا تو اسم ذات کو مین بقدر چار ورقون کے لکھ گیا اور مجکو کچھ خبر نہوئی ف مولانا نے فرمایا کہ مینے مصنف قدس سرہ سے سنا کہ کتاب مذکور ملا عبد الحکیم سیالکوٹی کا حاشیہ تھا شرح عقائد کے حاشیۂ خیالی پر وَسَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ رَاَیْتُ خَوَاجَه خُرْدْ یَکْتُبُ بِاِبْهَامِهٖ عَلٰی اَصَابِعِهِ الْاَرْبَعِ شَیْئًا فِیْ مَجْلِسِهٖ وَکَلَامِهٖ وَشَانِهٖ کُلِّهٖ فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ کَتَبْتُ اسْمَ الذَّاتِ فِیْ بِدَایَةِ اَمْرِیْ وَصَارَتْ دَیْدَنًا لَا اَسْتَطِیْعُ الْاِنْقِلَاعَ عَنْهَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اور والد مرشد سے مینے سنا فرماتے تھے کہ مینے خواجہ خرد یعنی خواجہ محمد باقی کو دیکھا کہ اپنے انگوٹھے سے اپنی چارون انگلیون پر کچھ لکھتے تھے اپنی نشست اور بات کرنے اور سب کامون مین تو مینے اونسے پوچھا تو فرمایا کہ مینے اسم ذات کو ابتدائے سلوک مین لکھا تھا اور اب مجکو ایسی عادت ہوگئی ہے کہ مین اوسکے چھوڑنے پر قادر نہین ہون واللہ اعلم وَلِلنَّقْشَبَنْدِیَّةِ کَلِمَاتٌ عَلَیْهَا بِنَاءُ طَرِیْقَتِهِمْ بَعْضُهَا اِشَارَةٌ اِلٰی هٰذِهِ الْاِشْتِغَالِ وَبَعْضُهَا عَلٰی شُرُوْطِ تَاْثِیْرِهَا فَلْنَذْکُرْهَا اور مشائخ نقشبندیہ کے چند اصطلاحات ہین جنپر انکے طریقے کی بنا ہے بعضی اصطلاحون مین تو اونھین اشغال مذکور کی طرف اشارہ ہے اور بعضی اونکی تاثیر کی شرطون پر تو ہمکو اونکا ذکر کرنا چاہیے هُوْش دَرْ دَمْ نَظَرْ بَرْ قَدَمْ سَفَرْ دَرْ وَطَنْ خَلْوَتْ دَرْ اَنْجُمَنْ یَادْکَرْدْ بَازْگَشْتْ نِگَهْدَاشْتْ یَادْدَاشْتْ فَهٰذِهٖ هِیَ الْمَاْثُوْرَةُ عَنْ خَوَاجَه عَبْدِ الْخَالِقِ الْغُجْدَوَانِیْ وَبَعْدَهَا ثَلٰثَةٌ مَاْثُوْرَةٌ عَنِ الْخَوَاجَه نَقْشَبَنْدْ وُقُوْفٌ زَمَانِیٌّ وُقُوْفٌ قَلْبِیٌّ وُقُوْفٌ عَدَدِیٌّ ۱ ہوش در دم ۲ نظر بر قدم ۳ سفر در وطن

۴ خلوت در انجمن ۵ یاد کرد ۶ باز گشت ۷ نگہداشت ۸ یاد داشت تو یہ آٹھ کلمات خواجہ عبد الخالق
غجدوانی سے منقول ہین اور انکے بعد تین اصطلاحین خواجہ نقشبند سے مروی ہین ۱ وقوف زمانی
۲ وقوف قلبی ۳ وقوف عددی اَمَّا ھوش در دم فَمَعْنَاهُ التَّيَقُّظُ فِي كُلِّ نَفَسٍ فَلَا يَزَالُ
مُتَيَقِّظًا مُتَفَتِّشًا عَنْ نَفْسِهِ فِي كُلِّ نَفَسٍ هَلْ هُوَ غَافِلٌ اَوْ ذَاكِرٌ هٰذَا طَرِيْقُ التَّدَرُّجِ اِلٰى
دَوَامِ الْحُضُوْرِ وَهٰذَا لِلْمُبْتَدِيْ فَاِذَا تَوَسَّطَ فِي السُّلُوْكِ فَلْيَكُنْ مُتَفَحِّصًا عَنْ نَفْسِهِ
فِيْ كُلِّ طَائِفَةٍ مِّنَ الزَّمَانِ مِثْلُ اَنْ يَّتَاَمَّلَ بَعْدَ كُلِّ سَاعَةٍ هَلْ دَخَلَتْ عَلَيْهِ فِيْهَا غَفْلَةٌ
اَوْ لَا فَاِنْ دَخَلَتْ غَفْلَةٌ اِسْتَغْفَرَ وَعَزَمَ عَلٰى تَرْكِهَا فِي الْمُسْتَقْبَلِ وَهٰكَذَا حَتّٰى
يَصِلَ اِلَى الدَّوَامِ وَيُسَمّٰى هٰذَا الْاَخِيْرُ بِوُقُوْفٍ زَمَانِيٍّ وَاسْتَخْرَجَهٗ خواجہ نقشبند
لِمَا رَاٰى اَنَّ التَّوَجُّهَ اِلٰى عِلْمِ الْعِلْمِ فِيْ كُلِّ نَفَسٍ يُشَوِّشُ حَالَ الْمُتَوَسِّطِ فَاِنَّمَا اللَّائِقُ
بِهِ الْاِسْتِغْرَاقُ فِي التَّوَجُّهِ اِلَى اللّٰهِ بِحَيْثُ لَا يُزَاحِمُهٗ عِلْمُ هٰذَا التَّوَجُّهِ تو ہوش در دم
کے معنی ہوشیاری اور بیداری ہی ہر دم کے ساتھ تو ہمیشہ بیدار اور متجسس رہے اپنی ذات سے ہر
سانس مین کہ وہ غافل ہی یا ذاکر اور یہ طریقہ ہی بتدریج دوام حضور کے حاصل کرنے کا اور اسطرح کی
ہوشیاری مبتدی کے واسطے مخصوص ہی پھر جب آگے بڑھے اور سلوک کے درمیان مین آوے
تو چاہیے کھوج کرتا رہے اپنی ذات کا تھوڑی تھوڑی مدت مین اسطرح کہ تامل کرے ہر ساعت کے بعد
کہ اس ساعت مین غفلت آئی یا نہین سو اگر غفلت آگئی ہو تو استغفار کرے اور آیندہ کو اوسکے چھوڑنے
کا ارادہ کرے اسی طرح بدوام تفحص کرتا رہے یہان تک کہ دوام حضور کو پہونچ جاوے اور یہ پچھلے طریق کی
ہوشیاری مسمی بہ وقوف زمانی ہی اسکو خواجہ نقشبند نے استخراج کیا اسواسطے کہ اونھون نے معلوم کیا
کہ متوجہ ہونا علم العلم یعنی دانست کو دریافت کرنا ہر دم مین سالک متوسط کے حال کو پریشان کرتا ہی
اوسکے مناسب تو استغراق ہی توجہ الی اللہ مین اسطرح پر کہ اسکو اپنے متوجہ ہونے کی دانست بھی مزاحم حال نہو

ف متوسط کی مناسب ہی ہوش در دم کا محاسبہ عبارت ہی ہوش در دم سے سو یہ مبتدی کے مناسب ہی
یہ متوسط کے اور قدسیہ ریت کو محاسبہ جسکا نام وقوف زمانی ہی لائق بمرتبہ متوسط ہی مولانا نے
فرمایا کہ وقوف زمانی کو صوفیہ محاسبہ کہتے ہین حدیث مین وارد ہی کہ ہوشیار وہ شخص ہی جسنے اپنے نفس کو
دبایا اور واسطے مابعد موت کے واسطے عمل کیا اور امیر المومنین عمر فاروق نے خطبے مین فرمایا کہ اپنی جانون کا
محاسبہ کرو قبل اسکے کہ تمسے حساب لیا جاوے اور اونکو وزن کرو قبل اسکے کہ وزن کیے جاؤ اور آمادہ
ہو جاؤ عرض اکبر کے واسطے یعنی خدا کا سامنا جو قیامت مین ہوگا اوس دن تم سامنے کیے جاؤگے تمہاری
کوئی چیز نہ چھپ سکیگی اما نظر بر قدم فمعناہ ان السالک یجب علیہ ان لا ینظر
فی حال مشیہ الا الی قدمیہ ولا فی حال قعودہ الا بین یدیہ فان النظر
الی النقوش المختلفۃ والالوان المعجبۃ یفسد علیہ حالہ ویمنعہ عما ہو
بسبیلہ وفی حکمہ الاستماع الی اصوات الناس واحادیثہم سمعت سیدی الوالد
یقول ہذا بالنسبۃ الی المبتدی اما المنتہی فیجب علیہ ان یتامل فی حالہ علی
قدم ای نبی ہو اذ من الاولیاء من یکون علی قدم محمد علیہ الصلوۃ والسلام
ولہ الجامعیۃ التامۃ ومنہم من یکون علی قدم موسی علیہ السلام وعلی
ہذا القیاس فاذا عرف متبوعہ فلتکن احوالہ وواقعاتہ مناسبۃ بواقعات
متبوعہ واللہ اعلم اور نظر بر قدم کی تو یہ مراد ہی کہ سالک پر واجب ہی کہ اپنے چلنے پھرنے کے
وقت کسی چیز پر نظر نہ ڈالے سوا اپنے قدم کے اور نہ اپنے بیٹھنے کی حالت مین دیکھے مگر اپنے آگے
اسواسطے کہ نقوش مختلفہ کا دیکھنا اور تعجب انگیز رنگون کا نظر کرنا سالک کی حالت کو بگاڑ دیتا ہی اور
اوس سے روکتا ہی جسکی وہ طلب مین ہی اور در حکم نظر ہی لوگون کی آوازون اور اونکی باتون کی طرف
کان لگانا اپنے والد مرشد سے مینے سنا فرماتے تھے کہ یہ یعنی نظر کو نیچے رکھنا یہ نسبت مبتدی کے ہی

اور منتہی پر تو واجب ہی کہ تامل کرے اپنے حال مین کہ وہ کس نبی کے قدم پر ہی اسواسطے کہ بعضے اولیا
سید المرسلین محمد علیہ الصلوۃ والسلام کے قدم پر ہوتے ہین اور اونکو پوری جامعیت کمالات کی
حاصل ہوتی ہی اور بعض ولی موسی علیہ السلام کے قدم پر ہوتا ہی وعلی ہذا القیاس پھر جب منتہی اپنے پیشوا کو
پہچان لے تو چاہیے کہ اوسکے حالات اور واقعات اپنے پیشوا کے واقعات کے ساتھ مناسب ہون واللہ اعلم
اما سفر در وطن فمعناہ الانتقال من الصفات البشریۃ الخسیسۃ الی الصفات
الملکیۃ الفاضلۃ فیجب علی السالک ان یتفحص عن نفسہ ھل فیہ بقیۃ حب
الخلق فاذا عرف شیئا من ذلک استأنف التوبۃ وعلم ان ذلک صنمہ ثم یقول
لا الہ الا اللہ یعنی نفیت عن قلبی الشیئ الفلانی واثبت حب اللہ مکانہ
وذلک لان عروق المحبۃ فی داخل القلب کثیرۃ خفیۃ لا یمکن ان تستخرج
الا بالتفحص البالغ ویجب علیہ ان یتفحص ھل فی قلبہ حسد لاحد او حقد او اعتراض
فلیکسرہ بمداومۃ ھذہ الکلمۃ اور سفر در وطن کا تو مطلب نقل کرنا ہی صفات بشریہ خسیسہ سے
صفات ملکیہ فاضلہ کی طرف تو سالک پر واجب ہی کہ اپنے نفس کا متفحص رہے کہ آیا اوسمین کچھ حب خلق
باقی ہی پھر جب اوسکو جان جاوے تو سرنو سے توبہ کرے اور جانے کہ یہ میرا بت ہی اسواسطے کہ جو تجکو
خدا سے باز رکھے وہ فی الواقع تیرا بت ہی پھر کہے لا الہ الا اللہ لا الہ سے ارادہ کرے کہ مینے فلانی چیز کی
محبت کو نفی کردیا اور الا اللہ سے قصد کرے کہ اللہ کی محبت مینے اوسکے مقام پر ثابت کردی اور وجہ
اسکی یہ ہی کہ غیر خدا کے محبت کی رگین دل کے اندر بہت چھپی ہوئی ہین اونکا نکالنا ممکن نہین مگر کمال
تفحص اور تلاش سے اور سالک پر واجب ہی کہ تلاش کرے کہ آیا اوسکے دل مین کسیکا حسد یا کسیکا
کینہ یا اعتراض موجود ہی تو اوسکو توڑا کرے اس کلمے کی مداومت سے ف صدیق اکبر رضی اللہ عنہ
نے فرمایا جسنے اللہ کی محبت کا خالص مزہ چکھا تو اوسنے اوسکو طلب دنیا سے باز رکھا اور سب

سفر در وطن

لوگون سے اوسکو وحشی کردیا اَمَّا خلوت در انجمن فمعناہ اَن یشتغل بقلبہ بالحق فی الاحوال کلھا من الدرس والکلام والاکل والشرب والمشی فیجب ان یحصل السالک ملکۃ التوجہ الی الحق فی وقت الاشتغال بھذہ الاشغال قال خواجہ نقشبند والیہ الاشارۃ فی قولہ عز من قائل رجال لا تلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ بل الحق ان التوشح بزی الفقراء ودوام التعلق باللہ یکون غالباً مظنۃ للریاء والسمعۃ فالاولی ان یکون الزی زی العلماء والذی یاتیہ والاجتھاد فی الطاعات ویکون القلب مع الحق دائماً قال الخواجہ علی الرامیتنی بالفارسیۃ **شعر** از درون شو آشنا و از برون بیگانہ وش ۰ این چنین زیبا روش کم میبود اندر جہان ۰ اور خلوت در انجمن کا یہ مطلب ہی کہ دل سے خدا کے ساتھ مشغول رہے اپنے جمیع حالات مین پڑھانے مین اور کلام کرنے اور کھانے اور پینے اور چلنے مین تو سالک کو واجب ہی کہ خدا کی طرف متوجہ رہنے کا ملکہ یعنی قوت راسخہ بہم پہنچاوے ان اشغال مذکورہ کی مشغولی کے وقت خواجہ نقشبند نے فرمایا کہ اسی طرف اشارہ ہی حق تعالی کے قول مین کہ مردانِ وہ لوگ ہین جنکو سوداگری اور خرید فروخت ذکر اللہ سے غافل نہین کرتی مترجم کہتا ہی دل بیار و دست بکار گویا اسی آیت کا ترجمہ ہی بلکہ حق یہ ہی کہ بلباس فقرا نشان بند ہونا اور ہمیشہ متعلق بذکر خدا رہنا اس طرح کہ لوگون پر مخفی نرہے اسمین اکثر دکھانے اور سنانے کا مظنہ ہی تو بہتر یہ ہی کہ وضع اور لباس تو علما اور دیانت اور اجتہاد فی الطاعات والون کا سا ہو اور دل ہمیشہ حق جل شانہ کے ساتھ رہے چنانچہ خواجہ علی رامیتنی نے یہی مضمون فارسی کی بیت مین ادا کیا یعنی اندر سے آشنا رہ اور باہر سے بیگانہ کے مانند ایسی پیاری چال کمتر ہی جہان مین **ف** مترجم کہتا ہی مصنف حقانی نے حق فرمایا کہ اس زمانے مین دفع ریاکاری کے واسطے اس سے بہتر کوئی وضع نہین یا خدا کے واسطے کہ علما کی وضع

بیعت در انجمن

اور لباس اختیار کرے اور باحق ہے اکثر عوام کو اوسکے ساتھ عقیدت نہو گی یہی گمان کرینگے کہ یہ ملا ہے
کتاب کے کیڑے ہیں انکو درویشی اور ولایت سے کیا نسبت بخلاف لباس فقرا کے یا مطلق ترک لباس کے
حکایت ایک شخص نے خواجہ نقشبند سے پوچھا کہ کاروبار کی عین مشغولی مین توجہ الی اللہ رکھنا اور غافل
نہونا کیونکر متصور ہو اور اسپر کیا دلیل ہے خواجہ علیہ الرحمہ نے اس آیت سے استدلال کیا کہ رِجَالٌ
لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَ اَمَّا یاد کرد فَمَعْنَاهُ ذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى اِمَّا بِالنَّفْيِ
وَالْاِثْبَاتِ اَوْ بِالْاِثْبَاتِ الْمُجَرَّدِ كَمَا مَرَّ تَفْصِيْلُهٗ اور یاد کرد سے مراد ذکر اللہ ہے یا بنفی اور اثبات یا باثبات
مجرد چنانچہ اسکی تفصیل مذکور ہو چکی ف یاد کرد سے مراد یہ ہے کہ ہمیشہ اوس ذکر کو تکرار کرتا رہے جسکو
مرشد سے سیکھا ہے یہان تک کہ حق جل شانہ کی حضوری حاصل ہو جاوے خواجہ نقشبند قدس سرہ نے فرمایا
مقصود ذکر سے یہ ہے کہ دل ہمیشہ حضرت حق کے ساتھ حاضر رہے بوصف محبت اور تعظیم کے اسواسطے کہ
ذکر نفی یا دفع غفلت کا نام ہے کذا فی الحاشیۃ العزیزیۃ وَ اَمَّا بازگشت فَمَعْنَاهُ اَنْ يَّرْجِعَ بَعْدَ
كُلِّ طَائِفَةٍ مِّنَ الذِّكْرِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اَوْ خَمْسَ مَرَّاتٍ اِلَى الْمُنَاجَاةِ فَيَدْعُو اللّٰهَ
عَزَّ وَجَلَّ بِجَامِعِ هِمَّتِهٖ يَا رَبِّ اَنْتَ مَقْصُوْدِيْ تَرَكْتُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ لَكَ اَتِمَّ
عَلَيَّ نِعْمَتَكَ وَارْزُقْنِيْ وُصُوْلَكَ التَّامَّ سَمِعْتُ سَيِّدِي الْوَالِدَ قُدِّسَ سِرُّهٗ يَقُوْلُ
هٰذَا الشَّرْطُ عَظِيْمٌ فِي الذِّكْرِ فَلَا يَنْبَغِيْ اَنْ يَّغْفُلَ السَّالِكُ عَنْهُ فَاِنَّا لَمْ نَجِدْ
مَا وَجَدْنَا اِلَّا بِبَرَكَةِ هٰذَا اور بازگشت یعنی رجوع کرنا اور پھرنا اس سے عبارت ہے کہ قدرے
ذکر کے بعد تین بار یا پانچ بار مناجات کی طرف رجوع کرے سو یون دعا کرے اللہ عز وجل سے
بحضور دل کہ اے میرے رب تو ہی میرا مقصود ہے مینے دنیا اور آخرت کو چھوڑا تیرے ہی واسطے
اپنی نعمت کو مجھپر پورا کر اور پورا وصال اپنا مجھکو نصیب فرما والد مرشد قدس سرہ سے مینے سنا فرماتے تھے
کہ یہ شرط عظیم ہے ذکر مین تو لائق نہین کہ سالک اس سے غافل ہووے اسواسطے کہ جو ہمنے پایا اسیکی برکت سے پایا

ف مولانا نے فرمایا کہ ذاکر جب کلمہ طیبہ کو دل سے کہے تو اوسکے بعد اوسی طرح کہے الٰہی تو ہی میرا مقصود ہے اور تیری رضا میرا مطلوب ہے یعنی اسی غرض سے کہ تو ہی مقصود ہو اسواسطے کہ یہ کلمہ ہر خاطر نیک و بد کا نافی ہے تو ہم ہم اخلاص تازہ کرکے ذکر کو خالص کرنا چاہیے تاکہ باطن ماسوائے حق سے صاف ہو جاوے اگر ذاکر ایسا اخلاص نہ پاوے تو وہ اس مذکور کو بطریق تقلید مرشد کیا کرے تو مرشد کی برکت سے اوسکو انشاء اللہ تعالیٰ اخلاص حاصل ہو جاویگا اور بازگشت سے اخلاص حاصل کرنا اسواسطے ذکر مین شرط عظیم ٹھہرا کہ ذاکر کے دل مین جو سدا آتا ہے سرور خاطر سے تو اوسپر مغرور ہو جاتا ہے اور اوسی کو مقصود ذکر قرار دیتا ہے حالآنکہ اوسکے حق مین یہ زہر سے زیادہ تر مضر ہے وَاَمَّا نگاہداشت فَهُوَ عِبَارَةٌ عَنْ طَرْدِ الْخَطَرَاتِ وَاَحَادِيْثِ النَّفْسِ يَنْبَغِيْ اَنْ يَّكُوْنَ السَّالِكُ مُتَيَقِّظًا فَلَا يَدَعُ خَطْرَةً يَخْطُرُ فِيْ قَلْبِهٖ قَالَ خَوَاجَه نَقْشَبَنْد يَنْبَغِيْ اَنْ يَصُدَّهَا السَّالِكُ فِيْ اَوَّلِ مَا يَظْهَرُ لِاَنَّهَا اِذَا ظَهَرَتْ مَالَتْ اِلَيْهَا النَّفْسُ وَاَثَّرَتْهَا فَيَعْسُرُ زَوَالُهَا فَهٰذَا طَرِيْقُ تَحْصِيْلِ مَلَكَةِ تَخَلِّيْ لَوْحِ الذِّهْنِ عَنْ خُطُوْرِ الْخَطَرَاتِ وَاَحَادِيْثِ النَّفْسِ اور نگاہداشت تو عبارت ہے خطرات اور احادیث نفس کے ہانکنے اور دور کرنے سے تو سالک کو لائق ہے کہ بیدار اور ہوشیار رہے سو کسی خیال اور خطرے کو اپنے دل مین نچھوڑے کہ خطور کرسکے خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سالک کو لائق ہے کہ خطرے کو اوسکے ابتدائے ظہور مین روک دے اسواسطے کہ جب ظاہر ہو چکیگا تو نفس اوسکی طرف مائل ہو جاویگا اور وہ نفس مین اثر کریگا پھر اوسکا دور کرنا مشکل ہوگا تو یہ یعنی نگاہداشت طریقہ ہے حاصل کرنے ملکہ خلو تختۂ ذہن کا خطرات اور وساوس کے خطور کرنے سے

ف مولانا نے فرمایا کہ خطرے کو ساعت دو ساعت بھی دل مین رکھنا نچاہیے بزرگون کے نزدیک یہ امر مہم ہے اور اولیائے کاملین کو یہ دولت تا زمان دراز حاصل رہتی ہے وَاَمَّا یادداشت فَعِبَارَةٌ عَنِ التَّوَجُّهِ الصِّرْفِ الْمُجَرَّدِ عَنِ الْاَلْفَاظِ وَالتَّخَيُّلَاتِ اِلٰى حَقِيْقَةِ وَاجِبِ الْوُجُوْدِ تَعَالٰى الْحَقُّ

اَنَّہٗ لَا یَسْتَقِیْمُ اِلَّا بَعْدَ الْفَنَاءِ التَّامِّ وَالْبَقَاءِ السَّابِغِ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ اور یاد داشت تو عبارت ہے
توجہ صرف سے جو خالی ہے الفاظ اور تخیلات سے واجب الوجود کی حقیقت کی طرف اور حق بات یہ ہے
کہ ایسا متوجہ رہنا باستقامت حاصل نہین ہوتا مگر فناے تام اور بقاے کامل کے بعد واللہ اعلم
خلاصہ یہ کہ یاد داشت ذات مقدس کے دھیان کا نام ہے جو بلا ذریعہ الفاظ اور تخیلات کے ہو یہ دولت
منتہیان ولایت کو البتہ حاصل ہوتی ہے جَعَلَنَا اللّٰہُ مِنْہُمْ بِرَحْمَتِہِ الْوَسِیْعَۃِ آمِیْن وَاَمَّا وُقُوْفٌ زَمَانِیٌّ
فَقَدْ ذَکَرْنَا تَفْسِیْرَہٗ اور وقوف زمانی کی تفسیر کو ہمنے ہوش در دم کی تفسیر مین بیان کیا
یعنی بعد ہر ساعت کے تامل کرنا کہ غفلت آئی یا نہین در صورت غفلت استغفار کرنا اور آیندہ کو
اوسکے ترک پر ہمت باندھنا وَاَمَّا وُقُوْفٌ عَدَدِیٌّ فَھُوَ الْمُحَافَظَۃُ عَلٰی عَدَدِ الْوِتْرِ
وَقَدْ مَرَّ بَیَانُہٗ اور وقوف عددی تو عدد طاق کی محافظت کرنے کا نام ہے اور اوسکا بیان ہو چکا
یعنی ذکر کو طاق ذکر کرنا نہ جفت وَاَمَّا وُقُوْفٌ قَلْبِیٌّ فَمَعْنَاہُ التَّوَجُّہُ اِلَی الْقَلْبِ الَّذِیْ
ھُوَ مُوْدَعٌ اِلَی الْجَانِبِ الْاَیْسَرِ تَحْتَ الثَّدْیِ وَالْحِکْمَۃُ فِیْ ھٰذَا التَّوَجُّہِ کَالْحِکْمَۃِ
فِیْ مُرَاعَاۃِ الضَّرَبَاتِ عِنْدَ الْجِیْلَانِیَّۃِ اور وقوف قلبی عبارت ہے اوس قلب کی طرف جو بائین
طرف چھاتی کے نیچے موضوع ہے اور حکمت اس توجہ کی ویسی ہے جیسے ضربات کی رعایت مین حکمت ہے
مشایخ قادریہ کے نزدیک یعنی تا اپنے غیر کے سوا توجہ نہ باقی رہے اور خطرات بیرونی کا دل مین دخل نہو
تا بتدریج خدا ہی مین توجہ منحصر ہو جاوے ف مولانا نے فرمایا توجہ دلی اسطرح پر ہو کہ اوسپر واقف رہے
اثناے ذکر مین اور دل کو ذکر حق سے مشغول کر لے اور اوسکو ذکر اور اوسکے مفہوم سے مہمل
اور بیکار نہ چھوڑے خواجہ نقشبند نے حبس نفس اور رعایت عدد کو ذکر مین لازم نہین فرمایا اور
وقوف قلبی تو اونکے نزدیک اثناے ذکر مین لازم ہے چنانچہ رابطہ مرشد اور مراقبات لازم ہین بلکہ
مقصود ذکر سے دفع غفلت ہے اور یہ حاصل نہین بدون وقوف قلبی کے اور کیا خوب کسی نے کہا ہے شعر

عَلٰى يَحْيِي قَلْبِكَ مِنْ مَوْتِ جَارِهٖ ثُمَّ تُرِيْكَ الْاَحْوَالُ فِيْكَ قُوَّةً يعنی اپنے دل کے اندر یہ

پرندے کی طرح ہو جا اسواسطے کہ اس لزوم سے تجھ میں حالات عجیبہ پیدا ہونگے وَلِلنَّقْشَبَنْدِيَّةِ

تَصَرُّفَاتٌ عَجِيْبَةٌ مِّنْ جَمْعِ الْهِمَّةِ عَلٰى مُرَادٍ فَيَكُوْنُ عَلٰى وَفْقِ الْهِمَّةِ وَالتَّاثِيْرُ فِي الطَّالِبِ

وَدَفْعُ الْمَرَضِ عَنِ الْمَرِيْضِ وَاِفَاضَةُ التَّوْبَةِ عَلَى الْعَاصِيْ وَالتَّصَرُّفُ فِيْ قُلُوْبِ النَّاسِ

حَتّٰى يُحِبُّوْا وَيُعَظِّمُوْا وَفِيْ مَدَارِكِهِمْ حَتّٰى تَمَثَّلَ فِيْهَا وَاقِعَاتٌ عَظِيْمَةٌ وَالْاِطِّلَاعُ عَلٰى

نِسْبَةِ اَهْلِ اللّٰهِ مِنَ الْاَحْيَاءِ وَاَهْلِ الْقُبُوْرِ وَالْاِشْرَافُ عَلٰى خَوَاطِرِ النَّاسِ وَمَا

يَخْتَلِجُ فِي الصُّدُوْرِ وَكَشْفُ الْوَقَائِعِ الْمُسْتَقْبِلَةِ وَدَفْعُ الْبَلِيَّةِ النَّازِلَةِ وَغَيْرِهَا

وَنَحْنُ نُنَبِّهُكَ عَلٰى نُمُوْذَجٍ مِّنْهَا اور نقشبندیوں کے عجائب تصرفات میں ہمت باندھنا

کسی مراد پر پس ہوتی ہے وہ مراد ہمت کے موافق اور طالب میں تاثیر کرنا اور بیماری کو مریض سے

دفع کرنا اور عاصی پر توبہ کا افاضہ کرنا اور لوگون کے دلون میں تصرف کرنا تاکہ وہ محبوب اور معظم

ہو جاوین یا اونکے خیالات میں تصرف کرنا تا اونمین واقعات عظیمہ متمثل ہون اور آگاہ ہو جانا اہل اللہ

کی نسبت پر زندہ ہون یا اہل قبور اور لوگون کے خطرات قلبی پر اور جو اونکے سینون میں خلجان کرتا ہے

اوس پر مطلع ہونا اور وقائع آیندہ کا مکشوف ہونا اور بلائے نازل کو دفع کر دینا اور سوائے انکے اور بھی تصرفات

ہین اور ہم تجکو اس کتاب کے دیکھنے والے اونمین سے بعض تصرفات پر آگاہ کرتے ہین بطریق نمونے کے

اَمَّا هٰذِهِ التَّصَرُّفَاتُ عِنْدَ كُبَرَائِهِمْ اَصْحَابِ الْفَنَاءِ فِي اللّٰهِ وَالْبَقَاءِ بِهٖ فَلَهَا شَانٌ

عَظِيْمٌ وَاَمَّا عِنْدَ سَائِرِهِمْ فَالتَّاثِيْرُ فِي الطَّالِبِ اَنْ يَتَوَجَّهَ الشَّيْخُ اِلٰى نَفْسِهِ

النَّاطِقَةِ وَيُصَادِمَهَا بِالْهِمَّةِ التَّامَّةِ الْقَوِيَّةِ ثُمَّ يَسْتَغْرِقُ فِيْ نِسْبَتِهٖ بِالْجَمْعِيَّةِ

وَهٰذَا بَعْدَ اَنْ تَكُوْنَ نَفْسُ الشَّيْخِ حَامِلَةً لِّنِسْبَةٍ مِّنْ نِّسَبِ الْقَوْمِ وَكَانَتْ مَلَكَةً

رَاسِخَةً فِيْهَا فَتَنْتَقِلُ نِسْبَتُهَا اِلَى الطَّالِبِ عَلٰى حَسَبِ اسْتِعْدَادِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّشْتَرِطُ

تصرفات نقشبندیہ

بِهٰذَا التَّوَجُّهِ الذِّكْرَ وَالضَّرْبَ عَلٰی قَلْبِ الطَّالِبِ وَاِذَا غَابَ الطَّالِبُ فَاِنَّهُمْ يَتَخَيَّلُوْنَ صُوْرَتَهٗ وَيَتَوَجَّهُوْنَ اِلَيْهَا اور اس قسم کے تصرفات کاملین نقشبندیون کے نزدیک جو فنا فی اللہ اور بقا باللہ کے لوگ ہین تو اونکی اور ہی شان عظیم ہو اور اکابر کے سوا باقی متوسطین کے نزدیک طالب مین تاثیر کرنے کا یہ طریقہ ہو کہ مرشد طالب کے نفس ناطقہ کی طرف متوجہ ہوکر اپنی پوری قوت ہمت سے پھر ڈوب جائے اپنی نسبت مین جمعیت خاطر سے اور یہ تصرف اوسکے بعد ہوگا کہ نفس مرشد کی نسبت کا حامل ہو ان بزرگون کی نسبتون مین سے اور اس نسبت کا اوسکو ملکہ راسخہ ہو کہ ہر دم اوسکے قابو ہو پھر مرشد کی نسبت طالب کی طرف منتقل ہوگی اوسکی لیاقت اور استعداد کے موافق اور بعضے نقشبندی اس توجہ کے ساتھ ذکر کو اور طالب کے دل پر ضرب لگانے کو بھی ملا دیتے ہین اور جب کہ طالب غائب ہو تو اوسکی صورت کو خیال کرتے ہین اور اوسکی طرف متوجہ ہوتے ہین یعنی غائب کو توجہ دیتے ہین اوسکی صورت کو خیال کرکے وَاَمَّا الْهِمَّةُ فَعِبَارَةٌ عَنِ اجْتِمَاعِ الْخَاطِرِ وَتَاَكُّدِ الْعَزِيْمَةِ بِصُوْرَةِ التَّمَنِّيْ وَالطَّلَبِ بِحَيْثُ لَا يَخْطُرُ فِي الْقَلْبِ خَاطِرٌ سِوٰى هٰذَا الْمُرَادِ كَطَلَبِ الْمَاءِ لِلْعَطْشَانِ وَاَخْبَرَنِيْ مَنْ اَثِقُ بِهٖ اَنَّ مِنَ الشُّيُوْخِ مَنْ يَشْتَغِلُ بِالنَّفْيِ وَالْاِثْبَاتِ وَيَعْنِيْ بِهٖ لَا رَادَّ لِهٰذِهِ الْاٰفَةِ اَوْ لَا رَازِقَ اَوْ مَا يُنَاسِبُ هٰذَا اِلَّا اللّٰهُ فَاِنَّهُ الْفَاعِلُ لِهٰذَا الْفِعْلِ اور ہمت تو عبارت ہو اجتماع خاطر اور قصد کے مضبوط ہوجانے سے بصورت آرزو اور طلب کے اسطرح پر کہ دل مین کوئی خطرہ نہ سمائے سوا اس مراد کے جیسے پیاسے کو پانی کی طلب ہوتی ہو اور مجکو خبر دی اوسنے جسپر مجکو اعتماد ہو کہ بعضے شیوخ نفی اور اثبات مین مشغول ہوتے ہین اور لا الٰہ الا اللہ سے یہ ارادہ کرتے ہین کہ کوئی اس آفت کا ٹالنے والا نہین اور کوئی روزی دینے والا نہین یا اوسکے مناسب جو مدعا ہو سوائے اللہ کے **ف** مولانا نے فرمایا مخبر موثوق سے مراد آخون محمد دلیل ہین اور بعضے

مشائخ چشت و مجددیہ مشائخ مراد ہین۔ وَاَمَّا دَفْعُ الْمَرَضِ فَعِبَارَۃٌ عَنْ اَنْ یَّتَخَیَّلَ نَفْسَہُ
الْمَرِیْضَ وَاَنَّ بِہٖ ھٰذَا الْمَرَضَ وَیَجْمَعَ الْھِمَّۃَ بِحَیْثُ لَا یَخْطُرُ فِیْ قَلْبِہٖ خَطْرَۃٌ
دُوْنَ ھٰذَا فَاِنَّ الْمَرَضَ یَنْتَقِلُ اِلَیْہِ وَھٰذَا مِنْ عَجَائِبِ صُنْعِ اللّٰہِ فِیْ خَلْقِہٖ
اور بیماری کا دور کرنا اس سے عبارت ہے کہ مرد صاحب نسبت اپنی ذات کو بیمار خیال کرے اور
یہ جانے کہ یہ بیماری مجھ مین ہے اور اسپر ہمت کو جمع کرے اسطرح پر کہ اوسکے دل مین کوئی خطرہ
نہ آوے سوا اس تصور کے تو مریض کی بیماری اس شخص کی طرف منتقل ہوجاویگی اور یہ امر
عجائبات قدرت اور صنعت ایزدی سے ہے اوسکی خلق مین ف مولانا نے فرمایا کہ سلب مرض
کے دو طریقے ہین ایک یہ ہے کہ جب کوئی شخص بیمار ہوجاوے یا کوئی گناہ مین مبتلا ہو تو صاحب نسبت
وضو کرے اور دو رکعت نماز پڑھے اور خدا کی طرف متوجہ بخشوع دل ہو اور زبان سے یہی کہے
یَا مَنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ وَیَکْشِفُ السُّوْٓءَ اور اس مناجات اور تضرع کے درمیان مین کہے
کہ شخص مذکور کی بیماری یا ابتلاے معصیت زائل ہوجاوے اور دوسرا طریقہ وہ ہے جو مصنف قدس سرہ نے
ارشاد کیا وَاَمَّا اِفَاضَۃُ التَّوْبَۃِ فَصُوْرَتُہٗ اَنْ یَّتَخَیَّلَ نَفْسَہٗ ذٰلِکَ الْعَاصِیْ بَعْدَ
اَنْ اَثَّرَ فِیْہِ نَوْعَ تَاْثِیْرٍ کَاَنَّ نَفْسَہٗ اَفَاضَتْ اِلٰی نَفْسِہٖ وَوَقَعَ بَیْنَ النَّفْسَیْنِ اِتِّصَالٌ
ثُمَّ اَخَذَ یَسْتَاْنِفُ فَیَنْدَمُ وَیَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ فَاِنَّ ذٰلِکَ الْعَاصِیْ یَتُوْبُ عَنْ قَرِیْبٍ
اور افاضۂ توبہ کی صورت یہ ہے کہ صاحب نسبت اپنی ذات کو وہ عاصی خیال کرے بعد اسکے کہ کچھ اسمین
تاثیر کرے اسطرح پر کہ گویا اوسکی ذات اسکی ذات سے مل گئی اور دونون ذاتون مین اتصال ہوگیا
پھر از سر نو شروع کرے سو اوس معصیت سے نادم اور شرمندہ ہو اور حق تعالی سے استغفار کرے
تو وہ عاصی جلد توبہ کریگا وَاَمَّا التَّصَرُّفُ فِیْ قُلُوْبِ النَّاسِ حَتّٰی یُحِبُّوْا اَوْ فِیْ مَدَارِکِھِمْ حَتّٰی
یَتَمَثَّلَ فِیْھَا الْوَاقِعَاتُ فَصُوْرَتُہٗ اَنْ یُّصَادِمَ نَفْسَ الطَّالِبِ بِقُوَّۃِ الْھِمَّۃِ وَیَجْعَلَھَا

متصلة بنفسه ثم يتخيل صورة المحبة او الواقعة ويتوجه اليها بمجامع قلبه
فان المتوجه اليه يتأثر ويظهر فيه الحب وتتمثل له الواقعة اور تصرف کرنا
لوگوں کے دل میں تا اونمیں محبت آجاوے یا اونکے محل ادراک میں تصرف کرنا تا اونمیں واقعات متمثل
ہوجاویں اوسکا طریقہ یہ ہی کہ بقوت ہمت طالب کے نفس سے بھرجاوے اور اوسکو اپنے نفس سے متصل
کرلے پھر محبت یا واقعے کی صورت کو خیال کرے اور اونکی طرف متوجہ ہو اپنے دل کی جمعیت سے تو اوسمیں
اثر ہوگا جسکی طرف متوجہ ہوا اور اوسمیں محبت ظاہر ہوجاویگی اور واقعہ اوسکے ذہن میں صورت پکڑ جاوے گا
واما الاطلاع على نسبة اهل الله فطريقة ان يجلس بين يديه ان كان حيا
او عند قبره ان كان ميتا ويفرغ نفسه عن كل نسبة ويفضي بروحه الى
روح هذا الشخص زمانا حتى يتصل بها ويختلط ثم يرجع الى نفسه فكل ما وجد
فيها من الكيفية فهو نسبة هذا الشخص لا محالة اور اہل اللہ کی نسبت سے مطلع
ہونے کا یہ طریقہ ہی کہ اوسکے سامنے بیٹھے اگر وہ زندہ ہو یا اوسکی قبر کے پاس بیٹھے اگر وہ مردہ ہو اور
اپنی ذات کو ہر نسبت سے خالی کرڈالے اور اپنی روح کو اوسکی روح تک پونہچاوے چند ساعت یہاں تک
کہ اوسکی روح سے متصل ہو اور ملجاوے پھر اپنی ذات کی طرف رجوع کرے پھر جو کیفیت کہ اپنے
نفس میں پاوے تو البتہ وہی اوس شخص کی نسبت ہی واما الاشراف على الخواطر
فطريقة ان يفرغ نفسه عن كل حديث وخاطر ويفضي بنفسه الى نفس هذا
الشخص فان اختلج في نفسه حديث من قبيل الانعكاس فهو خاطره اور اشراف خواطر
یعنی دل کی باتوں کے دریافت کرنے کا یہ طریقہ ہی کہ اپنی ذات کو ہر بات اور ہر خطرے سے خالی کرے
اور اپنے نفس کو اوس شخص کے نفس تک پونہچاوے پھر اگر اوسکے دل میں کچھ کھٹکے اور کوئی بات
معلوم ہو بطریق پرتو پڑنے کے تو وہی بات اوسکے دل کی ہی واما كشف الوقائع المستقبلة

فطریقہ ان یفرّغ نفسہ عن کل شیء الا انتظار معرفۃ ہذہ الواقعۃ فاذا انقطع عنہ کل خاطر وکان الانتظار کطلب الماء للعطشان جعل یرقی بنفسہ زمانا بعد زمان الی الملأ الاعلی او السافل بقدر استعدادہ ویتجرد الیہم فانہ عن قریب ینکشف علیہ الامر بکشف ہاتف او رؤیۃ واقعۃ فی الیقظۃ او رؤیا فی المنام اور وقائع آیندہ کے کشف کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے دل کو خالی کرے ہر چیز سے سوائے اس واقعہ کے دریافت کے انتظار سے پھر جب اوسکے دل سے ہر خطرہ منقطع ہو جاوے اور انتظار اوس مرتبے پر ہو جیسے پیاسے کو پانی کی طلب ہوتی ہے تو اپنی روح کو ساعت بساعت ملأ اعلی یا ملأ اسفل کی طرف بلند کرنا شروع کرے بقدر اپنی استعداد کے اور اونھین کی طرف یکسو ہو جاوے تو جلد اوس پر حال کھلجاویگا خواہ ہاتف کی آواز سے یا جاگتے مین اوس واقعے کو دیکھکر یا خواب مین

ف ملأ اعلی ملائکہ کروبین کو کہتے ہین جو مقرب ہین بارگاہ صمدیت ہین اور محل اسرار قضا اور قدر ہین اور ملأ سافل وہ فرشتے ہین جو مراتب مین اونسے نیچے ہین واما دفع البلیۃ النازلۃ فطریقہ ان یتخیل تلک البلیۃ بصورتہا المثالیۃ ویتخیل مصادمتہا ودفعہا بقوۃ ثم یجمع ہمتہ علی ذلک ویرقی بنفسہ زمانا بعد زمان الی حیز الملأ الاعلی او السافل ویتجرد الیہم فانہا عن قریب تندفع واللہ اعلم اور بلائے نازلہ کے دفع کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ اس بلا کو اوسکی صورت مثالی کے ساتھ خیال کرے اور اوسکی مصادمت اور دفع کرنے کو بقوت تمام خیال کرے پھر اپنی ہمت کو اوس پر مجتمع کرے اور اپنی روح کو ساعت بساعت ملأ اعلی یا ملأ سافل کے مکان کی طرف بلند کرے اور اونھین کی طرف یکسو ہو جاوے تو عنقریب وہ دفع ہو جاویگی واللہ اعلم وشرط ہذہ التصرفات وما یجری مجراہا اتصال نفس المؤثر بنفس المؤثر فیہ والالمام بہا والافضاء الیہا واصحاب التجرید من غواشی البدن یعرفون ہذا الاتصال ویقدرون علی تحصیلہ واللہ اعلم وہذا الذی

ذکرناہ من الاشغال ھو الذی کان یختارہ سیدی الوالد قدس سرہ اور ایسے
تصرفات کی شرط اور جو انکے قائم مقام ہین متصل کرنا ہی اثر دینے والے کے نفس کو اوسکے نفس سے جسمین تاثیر کرنا
منظور ہی اور ملا دینا اوسکے ساتھ اور اوس تک پونہچا دینا اور جو لوگ کہ بدن کے حجابون سے پاک ہوگئے ہین
وہ اس اتصال کو پہچانتے ہین اور اسکے حاصل کرنے پر قادر ہین واللہ اعلم اور یہ جو اشغال ہمنے
مذکور کیے وہ ہین جنکو ہمارے والد مرشد پسند کرتے تھے وللشیخ احمد السرہندی اشغال
اخری فلنذکرھا بالاجمال اعلم ان اللہ تعالی خلق فی الانسان ست لطائف
ہی حقائق مفرزۃ بحیالہا کما ہو ظاہر کلام الشیخ واتباعہ او جہات و اعتبار
للنفس الناطقۃ فہی تسمی باعتبار قلبا و باعتبار اخر روحا الی غیر ذلک وھو
الذی اختارہ سیدی الوالد وصور فی صورہا فرسم دائرۃ وقال ھی القلب
ثم دائرۃ اخری فی ھذہ الدائرۃ فقال ھی الروح الی ان رسم الدائرۃ السادسۃ
وقال ھی انا وسمعتہ یقول بعضہا فی البعض ویستدل علی ذلک بالحدیث الدائر
علی السنۃ الصوفیۃ ان فی جسد ابن ادم قلبا وفی القلب روحا الی اخرہ
ولم احفظ لفظہ اور شیخ احمد مجدد الف ثانی کے طریقے مین اور اشغال مین تو چاہیے کہ ہم اونکو مجمل
ذکر کرین معلوم کر کہ حق تعالی نے انسان مین چھ لطیفے پیدا کیے جنکے حقائق جدا جدا ہین بذات خود چنانچہ یہی ظاہر
ہوتا ہی شیخ موصوف کے اور اونکے تابعین کے کلام سے یا لطائف ستہ جہات اور اعتبارات ہین نفس ناطقہ
کے تو وہی نفس ناطقہ ایک اعتبار سے مسمی بقلب ہی اور دوسرے اعتبار سے اوسکا روح نام ہی و علی ہذا القیاس
باقی لطائف اور یہی قول ہمارے والد مرشد کا مختار ہی اور مجکو اون لطائف کی صورت بنا دی تو اول
ایک دائرہ یعنی کنڈل بنایا اور کہا کہ یہ دل ہی پھر اوس دائرے کے اندر دوسرا دائرہ بنایا اور کہا یہ روح ہی
یہان تک کہ چھٹا دائرہ لکھا اور کہا کہ یہ مین ہون یعنی حقیقت انسانی جسکو آدمی عربی مین انا تعبیر کرتا ہی

اور فارسی مین من اور ہندی مین مین بولتا ہی اور سینے والے سے منافرتے تھے کہ بعض لطائف
بعض کے اندر ہین اور اس معا پر اوس حدیث سے استدلال کرتے تھے جو صوفیون کی زبان پر دائر
اور مشہور ہی کہ سر ابن آدم کے جسم مین دل ہی اور دل مین روح ہی تا آخر لطائف ستا اور مجکو اس حدیث کے
الفاظ محفوظ نہین **ف** مولانا نے فرمایا کہ حدیث مذکور کی اہل حدیث کے نزدیک کچھ اصل ثابت نہین
وَبِالْجُمْلَةِ فَغَرَضُ الشَّيْخِ اَحْمَدَ السَّرْهِنْدِيِّ اَنَّ كُلَّ لَطِيْفَةٍ مِّنْ تِلْكَ اللَّطَائِفِ لَهَا ارْتِبَاطٌ
بِبَعْضٍ مِّنَ الْجَسَدِ فَالْقَلْبُ تَحْتَ الثَّدْيِ الْاَيْسَرِ بِاِصْبَعَيْنِ وَالرُّوْحُ تَحْتَ الثَّدْيِ الْاَيْمَنِ
بِحِذَاءِ الْقَلْبِ وَالسِّرُّ فَوْقَ الثَّدْيِ الْاَيْمَنِ مَائِلًا اِلٰى وَسَطِ الصَّدْرِ وَالْخَفِيُّ فَوْقَ الثَّدْيِ الْاَيْسَرِ
مَائِلًا اِلَى الْوَسَطِ وَالْاَخْفٰى فَوْقَ الْخَفِيِّ وَالسِّرُّ فِي الْوَسَطِ وَالنَّفْسُ فِي الْبَطْنِ الْاَوَّلِ
مِنَ الدِّمَاغِ وَفِيْ كُلٍّ مِّنْ هٰذِهِ الْاَعْضَاءِ حَرَكَةٌ نَبْضِيَّةٌ فَالشَّيْخُ يَأْمُرُ بِمُحَافَظَةِ
تِلْكَ الْحَرَكَةِ وَتَخَيُّلِهَا ذِكْرَ اسْمِ الذَّاتِ ثُمَّ يَأْمُرُ بِالنَّفْيِ وَالْاِثْبَاتِ مَادًّا
لِلَفْظَةِ لَا عَلَى اللَّطَائِفِ كُلِّهَا وَضَارِبًا بِلَفْظَةِ اِلَّا اللّٰهُ عَلَى الْقَلْبِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ
خلاصہ یہ ہی کہ شیخ احمد سرہندی کی غرض یہ ہی کہ ان لطائف مین سے ہر لطیفے کو تعلق اور ارتباط ہی
بدن کے بعض اعضا سے تو قلب کا تعلق بائین چھاتی کے نیچے دو انگل پر ہی اور روح کا ارتباط
داہنی چھاتی کے نیچے بمقابلہ دل ہی اور سر کا تعلق داہنی چھاتی کے اوپر وسط سینے کی طرف جھکتے ہوے
اور خفی بائین چھاتی کے اوپر وسط سینے کی طرف مائل ہی اور اخفی کا مقام خفی کے اوپر ہی اور سر وسط
مین ہی اور نفس کا مقام دماغ کے بطن اول مین ہی اور ہر ایک عضو مین اعضاے مذکورہ سے نبض کے مانند
حرکت ہی تو شیخ ممدوح اس حرکت کی محافظت کا اور اس حرکت کو اسم ذات خیال کرنے کا امر فرماتے ہین
پھر نفی اور اثبات کا امر کرتے ہین لا کے لفظ کو پھیلاتے ہوے جمیع لطائف مذکورہ پر اور الا اللہ کے
لفظ کو دل پر ضرب لگا کر واللہ اعلم **ف** مولانا نے فرمایا کہ شیخ مجدد کے تابعین کے کلام سے مفہوم ہوتا ہی

کہ ہر لطیفے کا نور جدا اور رنگ علٰحدہ ہی تو قلب کا نور زرد ہی اور روح کا نور سرخ ہی اور سر کا نور سفید ہی
اور خفی کا نور سیاہ ہی اور اخفی کا نور سبز ہی اور سر کا مقام قلب اور اخفی کے مابین ہی اور خفی سب لطائف
مین الطف اور احسن ہی اور روح الطف ہی قلب سے مشایخ مجددیہ مین معمول ہی کہ ہمت اور توجہ سے اسم ذات
کے ذکر کو ہر لطیفے مین لطائف مذکورہ سے القا کرتے ہین اور توجہ لینے والا حرکت کو مخصوص پاتا ہی اور اوسکے
ساتھ اسم ذات کے ذکر کو ہر لطیفے مین درجہ بدرجہ ارشاد فرماتے ہین اور ہر لطیفے کے ذکر قوی ہونے کے بعد نفی اور
اثبات کی تعلیم کرتے ہین کہ خیال کی زبان سے زیر ناف سے کلمۂ لا کو دماغ تک پونہچاوے اور کلمۂ الٰہ کو داہنے
مونڈھے پر یا پستان راست پر پونہچاوے اور کلمۂ الا اللہ کو لطائف خمسہ پر پھیرتا ہوا دل پر ضرب کرے

فصل ساتوین

مَرْجِعُ الطُّرُقِ كُلِّهَا اِلَى تَحْصِيْلِ هَيْأَةٍ نَفْسَانِيَّةٍ تُسَمّٰى عِنْدَهُمْ بِالنِّسْبَةِ لِاَنَّهَا اِنْتِسَابٌ وَّارْتِبَاطٌ
بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَبِالسَّكِيْنَةِ وَبِالنُّوْرِ مرجع مشایخ کے طریقون کا ہیأت نفسانی کی تحصیل ہی
جسکو صوفی نسبت کہتے ہین اسواسطے کہ نسبت اللہ عزوجل کے انتساب اور ارتباط سے عبارت ہی
اور انکے نزدیک مسمی بسکینہ اور نور ہی وَحَقِيْقَتُهَا كَيْفِيَّةٌ حَالَّةٌ فِي النَّفْسِ النَّاطِقَةِ مِنْ
بَابِ التَّشَبُّهِ بِالْمَلَائِكَةِ اَوِ التَّطَلُّعِ اِلَى الْجَبَرُوْتِ اور نسبت کی حقیقت اور ماہیت
کیفیت ہی جو نفس ناطقہ مین حلول کر گئی ہی از قسم تشبیہ بفرشتگان یا جہانکنا عالم جبروت کا
وَتَفْصِيْلُهُ اَنَّ الْعَبْدَ اِذَا دَاوَمَ عَلَى الطَّاعَاتِ وَالطَّهَارَاتِ وَالْاَذْكَارِ حَصَلَ لَهُ صِفَةٌ
قَائِمَةٌ بِالنَّفْسِ النَّاطِقَةِ وَمَلَكَةٌ رَّاسِخَةٌ لِهٰذَا التَّوَجُّهِ فَهٰذَانِ جِنْسَانِ لِلنِّسْبَةِ
تَحْتَ كُلٍّ مِّنْهُمَا اَنْوَاعٌ كَثِيْرَةٌ اور تفصیل اوس اجمال کی یہ ہی کہ بندے نے جب طاعات اور طہارات
اور اذکار پر مداومت کی تو اوسکو ایک صفت حاصل ہو جاتی ہی جسکا قیام نفس ناطقہ مین ہی اور اس توجہ کا
ملکۂ راسخہ پیدا ہو جاتا ہی صفت قائمہ سے تشبیہ ملکوت مراد ہی اور ملکۂ توجہ سے تطلع جبروت مقصود ہی

تو نسبت کی یہ دو نوعین ہین یہ ایک جنس کے تحتہا انواع کثیرۃ داخل ہین فمنہا نسبۃ المحبۃ
والعشق فتکون المحبۃ صفۃ راسخۃ فی القلب سو منجملہ انواع مذکورہ کے محبت اور عشق
کی نسبت ہے تو اوسمین محبت کی صفت مستحکم ہوجاتی ہے قلب کے اندر ومنہا نسبۃ کسر النفس
والتبری عن حظوظہا وکان سیدی الوالد یسمیہا نسبۃ اہل البیت اور منجملہ
انواع مذکورہ نفس شکنی اور بیزاری لذات کی نسبت ہے اور والد مرشد اسکو نسبت اہل بیت کہتے تھے
ومنہا نسبۃ المشاہدۃ وہی ملکۃ التوجہ الی المجرد البسیط وبالجملۃ فالحضور
مع اللہ الوان بحسب اقتران معنی من المحبۃ او کسر النفس او غیرہما بالیادداشت
والنفس تتقوم بہا ملکۃ راسخۃ من ہذا اللون وتسمی تلک الملکۃ نسبۃ
والنسب کثیرۃ جدا وصاحب السر یدرک کل نسبۃ علیحدتہا والغرض من
الاشغال تحصیل نسبۃ والمواظبۃ علیہا والاستغراق فیہا حتی تکتسب
النفس منہا ملکۃ راسخۃ اور منجملہ اونکے مشاہدے کی نسبت ہے وہ عبارت ہے ملکہ توجہ سے
مجرد بسیط کی طرف یعنی ذات مقدس کی طرف متوجہ رہنا اسی کا نام نسبت مشاہدہ ہے حاصل کلام
بالاجمال یہ ہے کہ حضور مع اللہ رنگ برنگ ہے بحسب اتصال معنی محبت یا نفس شکنی یا انکے غیر کی یادداشت
کے ساتھ اور نفس انسانی مین اس رنگ مخصوص کا ملکہ راسخہ یعنی کیفیت تو یہ قائم ہوجاتی ہے اور یہی
ملکہ اور کیفیت مسمی بہ نسبت ہے اور نسبتین نہایت بکثرت ہین اور صاحب اسرار ہر نسبت کو علیحدہ علیحدہ
دریافت کرتا ہے اور اشغال قادریہ اور چشتیہ اور نقشبندیہ وغیرہا سے غرض اس نسبت کی تحصیل ہے
اور اسپر دوام اور مواظبت کرنا اور اسمین ڈوبے رہنا تا کہ نفس اس مواظبت اور مشق دائمی سے
ملکہ راسخہ پیدا کرلے ف حاشیہ منہیہ مین ارشاد ہوا کہ مصنف نے اول طرق کا مآل کار بیان کیا کہ
نسبت ہے پھر اوسکو دو قسم پر تقسیم کیا پھر تطلع الی الجبروت کے چند اصناف شمار کیے پھر ان اصناف کا

قاعدہ کلیہ بتایا سو اسکو تامل کرنا کہ تو راہ یاب ہووے لا تظنن ان النسبۃ لا تحصل الا بہذہ
الاشغال بل ہذہ طریق لتحصیلہا من غیر حصر فیہا وغالب الرأی عندی ان
الصحابۃ والتابعین کانوا یحصلون السکینۃ بطرق اخری فمنہا المواظبۃ علی
الصلوات والتسبیحات فی الخلوۃ مع المحافظۃ علی شریطۃ الخشوع والحضور
ومنہا المواظبۃ علی الطہارۃ وذکر ہادم اللذات وما اعدہ اللہ للمطیعین
لہ من الثواب وللعاصین لہ من العذاب فیحصل انفکاک عن اللذات الحسیۃ
وانقلاع عنہا ومنہا المواظبۃ علی تلاوۃ الکتاب والتدبر فیہ واستماع کلام
الواعظ وما فی الحدیث من الرقاق وبالجملۃ فکانوا یواظبون علی ہذہ الاشیاء
مدۃ کثیرۃ فتحصل ملکۃ راسخۃ وہیأۃ نفسانیۃ یحافظون علیہا بقیۃ العمر
وہذا الشیء ہو المتوارث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من طریق مشایخنا
لا شک فی ذلک وان اختلف الالوان واختلفت طرق تحصیلہا اور یہ گمان نکیجو کہ
نسبت مذکورہ نہین حاصل ہوتی مگر انھین اشغال سے بلکہ حق یہہ ہی کہ یہ اشغال بھی اوسکی تحصیل کا
ایک طریق ہو اونھین مین کچھ انحصار نہین اور میرے نزدیک ظن غالب یہہ ہی کہ حضرات صحابہ اور تابعین
یعنی نسبت کو اور ہی طریقون سے حاصل کرتے تھے سو منجملہ اونکے طرق تحصیل کے مواظبت ہی صلوات
اور تسبیحات پر خلوت مین شرط خشوع اور حضور کی محافظت کے ساتھہ اور منجملہ اوسکے طہارت پر اور
موت کی یاد پر جو لذات کی کاٹنے والی ہی محافظت کرنا اور جو حق تعالی نے مطیعون کے واسطے ثواب
مہیا کیا ہی اور جو گنہگارون کے واسطے عذاب معین فرمایا اوسکو ہمیشہ یاد رکھنا تو اس مواظبت اور
یاد کے سبب لذات حسیہ سے انفکاک اور انقطاع حاصل ہو جاتا تھا اور منجملہ اوسکے مواظبت ہی قرآن مجید کی
تلاوت پر اور اوسکے معانی غور کرنے پر اور نصیحت کرنے والے کی بات سننے پر اور اون احادیث کے تامل

ف اثبات توارث نسبت از زمان رسالت الی الآن و رفع تعصب متعصبین

کرسنے پر جنسے دل نرم ہوجاتا ہو خلاصہ یہ ہو کہ حضرات صحابہ و تابعین اشیاے مذکورہ پر مدت کثیر تک مواظبت
اور دوام کرتے تھے تو اونکو قرب الی اللہ کا ملکہ راسخہ اور ہیئات نفسانیہ حاصل ہوجاتی تھی اور اسکی
محافظت کیا کرتے تھے بقیہ عمر مین اور یہی مقصود متوارث ہو شارع سے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بوراثت چلا آیا ہمارے مرشدون کے طرق مین اسمین کچھ شک نہین اگرچہ الوان مختلف ہین اور تحصیل
نسبت کے طریقے رنگ برنگ ہین (ف) مولانا نے فرمایا کہ مینے مصنف قدس سرہ سے سنا کہ قول
اس بات مین یہ ہو کہ نسبت صحابہ اور تابعین کی نسبت احسانیہ ہو اور وہ نسبت طہارت اور نسبت سکینہ
سے مرکب ہو برکات عدالت اور تقوی اور سماحت کے اختلاط کے ساتھ تو اونکے کلام کا محل اصلی اور
اونکے خاص اور عام کا سطح اولی یہی ہو تو تجکو لائق ہو کہ اون حضرات کے احوال اور اقوال کو اسی پر جو ہمنے
بتایا محمول کیجیو چنانچہ اونکے قصص اور حکایات اسی کے شاہد ہین اور مینے سنا مصنف سے فرماتے تھے کہ
ایمہ اہل بیت رضی اللہ عنہم کی ارواح کو مینے مشاہدہ کیا کہ ایک دوسرے کے دامن مین چنگل مارے ہو اور اونکا
سلسلہ عالم ارواح مین حظیرۃ القدس کے ساتھ بنہج عجیب و بے سوخ غریب متصل ہو اور ہمنے مشاہدہ کیا کہ اونکا تول
عالم ارواح کے باطن در باطن مین زیادہ تر ہو خارج کی نسبت واللہ اعلم مترجم کہتا ہو حضرت مصنف
محقق نے کلام دلپذیر اور تحقیق عدیم النظیر سے شبہات ناقصین کو جڑ سے اوکھاڑ دیا بعضے نادان
کہتے ہین کہ قادریہ اور چشتیہ اور نقشبندیہ کے اشتغال مخصوصہ صحابہ اور تابعین کے زمانے مین نتھے تو بدعت سیئہ
ہوئی خلاصہ جواب یہ ہو کہ جس امر کے واسطے اولیاے طریقت رضی اللہ عنہم نے یہ اشتغال مقرر کیے ہین وہ
امر زمان رسالت سے اب تک برابر چلا آیا ہو گو طرق اوسکی تحصیل کے مختلف ہین تو فی الواقع اولیاے طریقت
مجتہدین شریعت کے مانند ہوے مجتہدین شریعت نے استنباط احکام ظاہر شریعت کے اصول ٹھہرائے
اور اولیاے طریقت نے باطن شریعت کی تحصیل کے جسکو طریقت کہتے ہین قواعد مقرر فرمائے تو یہان
بدعت سیئہ کا گمان سراسر غلط ہو ہان یہ البتہ ہو کہ حضرات صحابہ کو بسبب صفائی طبیعت اور حضور خورشید رسالت کے

تحصیل نسبت مین ایسے اشغال کی حاجت نتھی بخلاف متاخرین کے کہ اونکو بسبب بُعد زمان سالت کے البتہ اشغال مذکورہ کی حاجت ہوئی جیسے صحابہ کرام کو قرآن اور حدیث کے فہم مین قواعد صرف اور نحو کے دریافت کی حاجت نتھی اور اہل عجم اور بالفعل سکے عرب اوسکے محتاج ہین واللہ اعلم سَمِعْتُ سَيِّدِي الْوَالِدَ قُدِّسَ سِرُّهٗ يَذْكُرُ وَاقِعَةً لَهٗ طَوِيْلَةً رَاٰى فِيْهَا الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَعَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ فَقَالَ سَأَلْتُ عَلِيًّا كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ عَنْ نِسْبَتِيْ هَلْ هِيَ الَّتِيْ كَانَتْ عِنْدَكُمْ فِيْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَنِيْ بِالْاِسْتِغْرَاقِ فِيْهَا وَتَأَمَّلَ جِدًّا ثُمَّ قَالَ هِيَ هِيَ بِلَا فَرْقٍ والد مرشد قدس سرہ سے مینے سُنا کہ اپنے طویل خواب کو ذکر کرتے تھے جسمین حسنین اور سید الاولیا علی مرتضی علیہم السلام کو دیکھا تو فرمایا کہ مینے علی مرتضی کرم اللہ وجہہ سے پوچھا اپنی نسبت سے کہ آیا یہ وہی نسبت ہے جو تمکو زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین حاصل تھی تو مجھکو امر کیا نسبت مین استغراق کرنے کا اور خوب تامل کیا پھر فرمایا یہ نسبت وہی ہے بلا فرق ثُمَّ لِصَاحِبِ الْمُدَاوَمَةِ عَلَى السَّكِيْنَةِ أَحْوَالٌ رَفِيْعَةٌ تَنُوْبُهٗ مَرَّةً بَعْدَ مَرَّةٍ فَلْيَغْتَنِمْهَا السَّالِكُ وَلْيَعْلَمْ أَنَّهَا عَلَامَاتُ قَبُوْلِ الطَّاعَاتِ وَتَأْثِيْرِهَا فِيْ صَمِيْمِ النَّفْسِ وَسُوَيْدَاءِ الْقَلْبِ پھر معلوم کرنا چاہیے کہ نسبت پر مداومت کرنے والے کے حالات رفیع الشان نوبت بنوبت ہوتے ہین گاہے کوئی اور کبھی کوئی تو سالک اون حالات رفیعہ کو غنیمت جانے اور معلوم کرے کہ حالات مذکورہ طاعات قبول ہونے اور باطن نفس اور دل کے اندر اثر کرنے کے علامات ہین وَمِنْهَا اِيْثَارُ طَاعَةِ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ عَلٰى جَمِيْعِ مَا سِوَاهُ وَالْغَيْرَةُ عَلَيْهِ فَقَدْ أَخْرَجَ مَالِكٌ فِي الْمُوَطَّا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيَّ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ حَائِطٍ لَهٗ فَطَارَ دُبْسِيٌّ فَطَفِقَ يَتَرَدَّدُ وَيَلْتَمِسُ مَخْرَجًا فَأَعْجَبَهٗ ذٰلِكَ فَجَعَلَ يَتْبَعُهٗ بَصَرَهٗ سَاعَةً ثُمَّ رَجَعَ إِلٰى صَلٰوتِهٖ فَإِذَا هُوَ لَا يَدْرِيْ كَمْ صَلّٰى

فَقَالَ لَقَدْ اَصَابَتْنِیْ فِیْ مَالِیْ هٰذَا فِتْنَةٌ فَجَاءَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ لَهُ الَّذِیْ اَصَابَهٗ فِیْ حَائِطِهٖ مِنَ الْفِتْنَةِ وَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هُوَ صَدَقَةٌ لِلّٰهِ فَضَعْهُ حَیْثُ شِئْتَ وَقِصَّةُ سُلَیْمَانَ عَلَیْهِ السَّلَامُ الْمُشَارُ اِلَیْهَا فِیْ قَوْلِهٖ عَزَّ مِنْ قَائِلٍ فَطَفِقَ مَسْحًا بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ مَشْهُوْرَةٌ مَعْلُوْمَةٌ منجملہ احوال فقیہ کے مقدم رکھنا ہی طاعات الٰہی کا اوسکے جمیع ماسوا پر اور اوسپر غیرت کرنا سوا البتہ امام مالک نے موطا مین عبداللہ بن ابی بکر سے روایت کی کہ ابو طلحہ انصاری اپنے باغ مین نماز پڑھتے تھے تو ایک چڑیا خوش رنگ اوڑی سو ادھر اودھر جھانکتی پھرتی تھی اور نکل جانے کی راہ تلاش کرتی تھی یعنی درخت ایسے پیچان اور زمین پر جھکے تھے کہ اوسکا نکلنا دشوار ہوا تو ابو طلحہ کو یہ امر خوش معلوم ہوا تو ایک ساعت اپنی نظر کو اوسکے ساتھ دوڑایا کیے پھر اپنی نماز کی طرف متوجہ ہوے تو یہ معلوم نرہا کہ کتنی پڑھی تھی تو کہا کہ یہ میرا مال یعنی باغ میرے حق مین فتنہ ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آنحضرت سے یہ قصہ نقل کیا اور کہا یارسول اللہ یہ باغ خیرات ہی اللہ کی راہ مین اسکو رکھیے اور دیجیے جہان کہین چاہیے اور سلیمان علیہ السلام کا قصہ جسکا اس آیت مین اشارہ ہی فَطَفِقَ مَسْحًا بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ مشہور اور معلوم ہی مترجم کہتا ہی قصہ مذکورہ مجملاً یون ہی کہ حضرت سلیمان علیہ السلام ایکبار گھوڑون کے دیکھنے مین ایسے مشغول ہوے کہ آفتاب ڈوب گیا نماز عصر قضا ہوگئی تو فرمایا کہ گھوڑون کی پنڈلیان اور گردنین کاٹی جاوین خلاصہ یہ ہی کہ اہل کمال کے نزدیک طاعت حق ہر امر پر مقدم ہوتی ہی اگر احیاناً کسی چیز کی مشغولی نے طاعت مین خلل ڈالا تو غیرت اہل کمال اوس چیز کے دفع کرنے کو مقتضی ہوتی ہی چنانچہ ابو طلحہ نے عمدہ باغ خیرات کردیا اور حضرت سلیمان علیہ السلام نے گھوڑون کو مرواڈالا وَمِنْهَا غَلَبَةُ الْخَوْفِ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰی بِحَیْثُ یَظْهَرُ عَلٰی ظَاهِرِ الْبَدَنِ وَالْجَوَارِحِ لَهٗ اٰثَارٌ اَخْرَجَ الْحَکِیْمُ فِی الْاُصُوْلِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ یُظِلُّهُمُ اللّٰهُ

فِي ظِلِّهِ اِلٰى اَنْ قَالَ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ وَفِي الْحَدِيْثِ
اَنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَامَ عَلٰى قَبْرٍ فَبَكٰى حَتّٰى ابْتَلَّتْ لِحْيَتُهُ وَكَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى بِاللَّيْلِ اَزِيْزٌ كَاَزِيْزِ الْمِرْجَلِ اور منجملہ حالات نفیسہ مذکورہ
کے اللہ تعالی کا خوف ہی اس طرح پر کہ اوسکا اثر بدن اور جوارح پر ظاہر ہوجاتا ہی حفاظ حدیث سنے
اصول مین یہ حدیث روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سات شخصون کو حق تعالی اپنے
سایۂ رحمت مین رکھیگا یہان تک کہ ساتوان شخص فرمایا وہ مرد ہی جسنے اللہ کو خالی مکان مین یاد کیا
پھر اوسکی دونون آنکھین آنسوون سے بہنے لگین اور حدیث مین وارد ہی کہ عثمان رضی اللہ عنہ ایک قبر پر
کھڑے ہوے تو اتنا روئے کہ داڑھی تر ہوگئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حال تھا کہ جب تہجد
کی نماز پڑھتے تھے تو سینۂ مبارک سے جوش کی آواز آتی تھی دیگ مسی کے جوش کرنے کی طرح
یعنی رونے کی ایسی آواز آتی تھی سینۂ مبارک سے جیسے ہانڈی سن سن بولتی ہی ف مولانا نے
فرمایا حدیث مین وارد ہی کہ دوزخ مین نہ داخل ہوگا وہ مرد جو رویا اللہ کے خوف سے یہان تک کہ دودھ
تھن مین پھر جاوے اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مرد کثیر البکا تھے آنکھین تھمتی تھین آنسوون سے
جب کہ وہ قرآن پڑھتے تھے اور جبیر بن مطعم نے کہا کہ جب مینے یہ آیت آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام
سے سنی اَمْ خُلِقُوْا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ اَمْ هُمُ الْخَالِقُوْنَ تو گویا میرا قلب اوڑگیا خوف سے وَمِنْهَا الرُّؤْيَا
الصَّالِحَةُ قَدْ اَخْرَجَ الْحُفَّاظُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ
مِنَ الرَّجُلِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ وَاَنَّهُ قَالَ لَمْ
يَبْقَ بَعْدِيْ مِنَ النُّبُوَّةِ اِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ فَقَالُوْا وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ
الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الرَّجُلُ الصَّالِحُ اَوْ تُرٰى لَهُ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ
النُّبُوَّةِ وَبِهِ فُسِّرَ قَوْلُهُ تَعَالٰى لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا اور منجملہ حالات نفیسہ سچا خواب

حافظان حدیث نے روایت نقل کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نیک خواب نیکمرد سے نبوت کے چھیالیس حصون مین سے ایک حصہ ہی اور آنحضرت نے فرمایا نہ باقی رہیگا میرے بعد نبوت سے مگر مبشرات صحابہ نے کہا اور مبشرات کیا ہین یا رسول اللہ فرمایا نیک خواب جسکو نیکمرد دیکھے یا اوسکے واسطے دوسرا نیکمرد سچا خواب دیکھے وہ نبوت کے چھیالیس حصون مین سے ایک حصہ ہی اور اللہ تعالی کا یہ قول کہ انکے واسطے بشارت ہی زندگانی دنیا مین تفسیر کیا گیا ہی بروپاے صالحہ یعنی اس آیت کی ایک تفسیر یہی ہی کہ بشارت دنیاوی سے سچا خواب مراد ہی **ف** مولانا نے فرمایا کہ رسول علیہ الصلوۃ والسلام سالکون کے خواب کی تعبیر فرمایا کرتے تھے تا اینکہ بعد نماز صبح کے جلوس فرماتے اور ارشاد کرتے کہ تم مین سے کسینے خواب دیکھا تو اگر کوئی خواب بیان کرتا تو آنحضرت اوسکی تعبیر فرماتے تھے وَالْمُرَادُ بِالرُّؤْيَا الصَّالِحَةِ رُؤْيَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ أَوْ رُؤْيَةُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ أَوْ رُؤْيَةُ الصَّالِحِينَ وَالْأَنْبِيَاءِ ثُمَّ رُؤْيَةُ الْمَشَاهِدِ الْمُتَبَرَّكَةِ كَبَيْتِ اللهِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْتِ الْمَقْدِسِ ثُمَّ رُؤْيَةُ الْوَقَائِعِ الْآتِيَةِ الْمُسْتَقْبِلَةِ فَتَقَعُ كَمَا رَأَى أَوِ الْمَاضِيَةِ عَلَى مَا هِيَ عَلَيْهِ أَوْ رُؤْيَةُ الْأَنْوَارِ وَالطَّيِّبَاتِ كَشُرْبِ اللَّبَنِ أَوِ الْعَسَلِ وَالسَّمْنِ كَمَا هُوَ مَذْكُورٌ فِي كِتَابِ الرُّؤْيَا مِنَ الْأُصُولِ وَرُؤْيَةُ الْمَلَائِكَةِ فَفِي الْحَدِيثِ إِنَّ رَجُلًا كَانَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَنَظَرَتْ ظُلَّةً فِيهَا أَمْثَالُ الْمَصَابِيحِ إِلَى آخِرِ الْقِصَّةِ اور رویاے صالحہ سے مراد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رویت ہی خواب مین یا دیکھنا جنت اور نار کا یا دیکھنا صالحین اور انبیا علیہم السلام کا اسکے بعد مکانات متبرکہ کا خواب مین دیکھنا جیسے بیت اللہ محترم یا مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دیکھنا یا بیت المقدس کا اسکے بعد رتبہ ہی وقائع آیندہ کے دیکھنے کا کہ مطابق رویت کے واقع ہون یا وقائع گذشتہ کا دیکھنا ٹھیک ٹھیک یا انوار اور طیبات کا دیکھنا جیسے

دودھ اور شہد اور گھی کا پینا چنانچہ کتب احادیث کی کتاب الرویا مین مذکور ہے اور اسیطرح فرشتون کا
دیکھنا جاگنے کی حالت مین حدیث مین وارد ہے کہ ایک مرد قرآن پڑھتا تھا ایک رات تو ایک سایبان
ظاہر ہوا جسمین چراغ سے تھے تا آخر قصہ ف قصہ مذکورہ مجملاً صحیحین کی روایت سے یون ہے کہ اسید
بن حضیر تہجد کے وقت سورۂ بقر پڑھتے تھے تو ایک سایبان آسمان کی طرف سے جسمین چراغان کے
مانند روشنی تھی اتنا قریب آگیا کہ اونکا گھوڑا بھڑکنے لگا اونھون نے یہ قصہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ
والسلام سے عرض کیا فرمایا کہ تجکو معلوم ہے کہ وہ کیا تھا اونھون نے کہا نہین فرمایا وہ فرشتے تھے
تیرے قرآن کی آواز سنکر قریب ہو گئے تھے اگر تو پڑھے جاتا تو صبح کے وقت اونکو لوگ دیکھ لیتے
وہ مخفی نہوتے مترجم کہتا ہے رویت نبوی جمیع مقامات سے اسواسطے مقدم ہوئی کہ صحیحین مین ابی ہریرہ
رضہ سے حدیث مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے مجکو خواب مین دیکھا اوسنے مجکو
فی الواقع دیکھا اسواسطے کہ شیطان میری صورت نہین بنکر سکتا مولانا نے فرمایا دودھ اور شہد کے
مانند سفید کپڑون کا بھی خواب ہے احمد اور ترمذی نے عائشہ صدیقہ رضہ سے روایت کی کہ کسی نے ورقہ
بن نوفل کا حال رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پوچھا تو خدیجۃ الکبریٰ رضہ نے کہا کہ اوسنے تو آپکی
تصدیق نبوت کی تھی ولیکن وہ مرگیا قبل آپکے ظہور کے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
مینے اوسکو خواب مین دیکھا اوسپر سفید پوشاک تھی اگر وہ دوزخی ہوتا تو اوسپر لباس سفید نہوتا
وَمِنْهَا الْفِرَاسَةُ الصَّادِقَةُ وَالْخَاطِرُ الْمُطَابِقُ الْوَاقِعِ فَقَدْ جَاءَ فِي الْخَبَرِ اتَّقُوا
فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَإِنَّهُ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ اور منجملہ حالات رفیعہ فراست صادقہ ہے اور وہ خاطر
جو مطابق ہے واقع کے سو البتہ حدیث مین آیا ہے کہ مومن کی فراست سے ڈرو کہ وہ بواسطہ نور الٰہی
کے نظر کرتا ہے مترجم کہتا ہے فراست صادقہ سے ٹھیک اٹکل مراد ہے وَمِنْهَا اِجَابَةُ الدُّعَاءِ وَظُهُوْرُ
مَا يَطْلُبُهُ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى بِجُهْدِ هِمَّتِهٖ وَاِلَيْهِ الْاِشَارَةُ فِي الْحَدِيْثِ رُبَّ اَغْبَرَ وَاَشْعَثَ

ذِي طِمْرَيْنِ لَا يُعْبَأُ بِهِ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ وَبِالْجُمْلَةِ فَهٰذِهِ الْوَقَائِعُ وَأَمْثَالُهَا دَالَّةٌ عَلَى صِحَّةِ إِيمَانِ الرَّجُلِ وَقَبُولِ طَاعَاتِهِ وَسِرَايَةِ النُّورِ فِي صَمِيمِ قَلْبِهِ فَلْيَغْتَنِمْ

اور منجملہ حالات رفیعہ کے دعا کا قبول ہونا ہی اور ظاہر ہونا اوسکا جسکا اللہ سے طالب بہ اپنی ہمت کی کوشش سے اور اسی کی طرف اشارہ حدیث مین ہی کہ بعضا شخص غبار آلودہ پریشان مو پرانے کپڑے والا جسکو کوئی خیال مین نہین لاتا اگر وہ قسم کہا بیٹھے اللہ کے بھروسے پر تو حق تعالیٰ اوسکی قسم کو سچا کردے یعنی خدا کے نزدیک اوسکی ایسی وجاہت ہی کہ جیسا اوسنے کہا ویسا ہی کردے غرض کلام یہ ہی کہ ایسے حالات رفیعہ جو مذکور ہوے اور مانند انکے اور حالات بلند دلالت کرتے ہین مرد کی صحت ایمان پر اور اوسکی طاعات کے مقبول ہونے پر اور نور کی سرایت کرجانے پر اوسکے قلب کے باطن مین تو سالک انکو غنیمت جانے

ثُمَّ بَعْدَ حُصُولِ النِّسْبَةِ عُرُوجٌ آخَرُ وَهُوَ الْفَنَاءُ فِي اللّٰهِ وَالْبَقَاءُ بِهِ وَالْحَقُّ عِنْدِي أَنَّهُ لَيْسَ مُتَوَارَثًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَاسِطَةِ الْمَشَايِخِ بِالسَّنَدِ الْمُتَّصِلِ بَلْ هُوَ مَوْهِبَةٌ مِّنَ اللّٰهِ تَعَالَى يَهَبُهُ مَنْ شَاءَ مِنْ عِبَادِهِ مِنْ غَيْرِ تَوَارُثٍ وَمِمَّا يَشْهَدُ لِهٰذَا الْمَعْنَى مَا رُوِيَ أَنَّ خَوَاجَه نَقْشَبَنْد سُئِلَ عَنْ سِلْسِلَةِ شُيُوخِهِ فَقَالَ لَمْ يَصِلْ أَحَدٌ إِلَى اللّٰهِ بِالسِّلْسِلَةِ بَلْ وَصَلْتُ إِلَى جَذْبَةٍ فَأَوْصَلَتْنِي إِلَى اللّٰهِ قَضِيَّةً لِمَا وَرَدَ جَذْبَةٌ مِّنْ جَذَبَاتِ اللّٰهِ تُوَازِي عَمَلَ الثَّقَلَيْنِ هٰذَا مَعَ أَنَّ سِلْسِلَةَ شُيُوخِهِ مَعْلُومَةٌ وَمَعْرُوفَةٌ فَمَنْ شَاءَ هٰذَا الْعُرُوجَ فَلْيَرْجِعْ إِلَى سَائِرِ كُتُبِنَا وَاللّٰهُ الْهَادِي

ای بنده منصبه

پھر بعد حاصل ہونے نسبت کے دوسرا عروج اور ترقی ہے اور وہ عبارت ہے فنا فی اللہ اور بقا باللہ سے اور میرے نزدیک واقعی یہ امر ہی کہ مرتبہ فنا اور بقا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بواسطہ مشایخ سند متصل سے متوارث نہین بلکہ یہ تو خدا کی داد ہی جسکو اپنے بندون مین سے چاہے عنایت کرے بدون توارث کے اور اس معنا کا شاہد وہ امر ہی جو خواجہ نقشبند سے منقول ہی کہ کسینے اونکے پیرون کا سلسلہ پوچھا تو فرمایا

کوئی شخص اسکتک اپنے سلسلے کے واسطے سے نہین پونہچا بلکہ مجکو توکشش ربانی عروج کی سو اور مجکو اسکتک پونہچا دیا کلام مطابق ہوا وس حدیث شریف کے کہ کششون ربانیہ سے ایک کشش جن اور انسان کے عمل کے مقابل ہی اسکو یاد رکھنا بااین ہمہ خواجہ نقشبند کے مرشدون کا سلسلہ معروف اور مشہور ہی سواس امر کی جو زیادہ تحقیق چاہے یعنی فنا اور بقا کے معنی چاہے کی کیسی ہوتی ہی تو ہماری اور کتابون کی طرف رجوع کرے اور اللہ جل شانہ رہنما ہی ف مصنف قدس سرہ نے حاشیہ منہیہ مین فرمایا۔ کہ اس مقدمے کو ہمنے کتاب حجۃ اللہ البالغہ مین بتفصیل بیان کیا ہی جسکو شوق ہووہ اوس کتاب کو دیکھے

فصل آٹھوین

فِی شَیْءٍ مِّنْ فَوَائِدِ سَیِّدِی الْوَالِدِ قُدِّسَ سِرُّہٗ اس فصل مین والد مرشد قدس سرہ کے بعضے فوائد مذکور ہین یعنی حضرت مصنف کے خاندانی اعمال مجربہ کا اسمین ذکر ہی اَوْصَانِیْ سَیِّدِیَ الْوَالِدُ قُدِّسَ سِرُّہٗ بِمُوَاظَبَۃِ یَا مُغْنِیْ کُلَّ یَوْمٍ مِّائَۃً وَّ اَلْفَ مَرَّۃٍ وَّسُوْرَۃِ الْمُزَّمِّلِ اَرْبَعِیْنَ مَرَّۃً فَاِنْ لَّمْ اَسْتَطِعْ فَاِحْدٰی عَشَرَ مَرَّۃً وَّ قَالَ ھٰذَانِ مُجَرَّبَانِ لِلْغِنَی الْقَلْبِیِّ وَالظَّاھِرِیِّ کِلَیْھِمَا والد مرشد قدس سرہ نے مجکو وصیت کی یا مُغْنِی کی مواظبت کی ہر دن گیارہ سو بار اور سورہ مزمل پڑھنے کی چالیس بار سو اگر نہو سکے تو گیارہ بار اور فرمایا کہ یہ دونون عمل غنا دلی اور ظاہری دونون کے واسطے مجرب ہین وَاَوْصَانِیْ بِمُوَاظَبَۃِ الصَّلٰوۃِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلَّ یَوْمٍ وَّقَالَ بِھَا وَجَدْنَا مَا وَجَدْنَا اور مجکو وصیت کی درود کی ہمیشگی پر ہر روز اور فرمایا کہ اسی سبب سے ہمنے پایا جو پایا وَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ اِذَا جَآءَکَ مَنْ یَّتَاَلَّمُ ضِرْسُہٗ اَوْ رَاْسُہٗ اَوْ تَوَجُّعُہُ الرِّیَاحُ تَأْخُذُ لَوْحًا طَاھِرًا وَّ تَضَعُ عَلَیْہِ رَمْلًا طَاھِرًا وَّ اَکْتُبُ بِمِسْمَارٍ اَبْجَدْ ھَوَّزْ حُطِّیْ وَتَشُدُّ بِالْمِسْمَارِ عَلَی الْاَلِفِ وَتَقْرَءُ الْفَاتِحَۃَ مَرَّۃً وَّصَاحِبُ الْاَلَمِ وَاضِعٌ اِصْبَعَہٗ عَلٰی مَوْضِعِ الْاَلَمِ بِقُوَّۃٍ ثُمَّ اَسْاَلُہٗ ھَلْ شُفِیْتَ فَاِنْ شُفِیَ فَبِھَا وَاِلَّا

نَفَثْتَ اَلْيَسْمَاءَ اِلَى الْبَاءِ وَقَرَأْتَ الْفَاتِحَةَ مَرَّتَيْنِ وَسَأَلْتَهُ كَالْاَوَّلِ فَاِنْ شُفِيَ فِيْهَا وَاِلَّا نَقَلْتَ الْيَسْمَاءَ اِلَى الْجِيْمِ وَقَرَأْتَ الْفَاتِحَةَ ثَلٰثًا وَهٰكَذَا فَلَا تَصِلُ اِلَى اٰخِرِ الْحُرُوْفِ اِلَّا وَقَدْ شَفَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى اور سنا مینے والد مرشد سے فرماتے تھے کہ جب کوئی تیرے پاس اپنے دانت کے درد یا سر کے درد سے نالان آوے یا اوسکو ریاح ستاتے ہوں تو ایک تختی یا ٹھیری پاک لے اور اوسپر پاک ریتا ڈالے اور ایک کیل یا کھونٹی سے اوسپر ابجد ہوز حطی لکھ اور کیل کو الف پر زور سے داب اور ایکبار سورۂ فاتحہ پڑھا اور درد والا آدمی اپنی اونگلی کو درد کے مکان پر زور سے رکھے رہے پھر اوس سے پوچھ کہ تجکو آرام ہو گیا اگر درد جاتا رہا تو خوب ہے اور نہین تو کیل کو دوسرے حرف یعنی بے کی طرف نقل کرے اور دو بار سورۂ فاتحہ پڑھے اور پوچھے پہلی بار کی طرح کہ صحت ہوئی یا نہین اگر صحت ہو گئی تو فہو المراد اور نہین تو جیم کی طرف کیل کو نقل کرے اور تین بار الحمد پڑھے اور اسی طرح ہر حرف پر کیل سے دابتا جاوے اور سورۂ فاتحہ کو ہر بار پڑھا جاوے تو آخر حرف تک تو نہ پہنچیگا مگر کہ خدا اوسکے اندر ہی شفا عنایت کریگا وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ اِذَا عَنَتْ لَكَ حَاجَةٌ اَوْ كَانَ لَكَ غَائِبٌ فَاَرَدْتَ اَنْ يَرْجِعَهُ اللّٰهُ سَالِمًا غَانِمًا اَوْ كَانَ لَكَ مَرِيْضٌ فَاَرَدْتَ اَنْ يَشْفِيَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فَاقْرَءْ سُوْرَةَ الْفَاتِحَةِ اِحْدٰى وَاَرْبَعِيْنَ مَرَّةً بَيْنَ سُنَّةِ الصُّبْحِ وَفَرْضِهٖ اور مینے حضرت والد مرشد سے سنا فرماتے تھے کہ جب تجکو کوئی حاجت پیش آوے یا کوئی شخص تیرا غائب ہو اور تو چاہے کہ حق تعالیٰ اوسکو سالم اور غانم پھیر لاوے یا کوئی تیرا بیمار ہو سو تو چاہے کہ اللہ تعالیٰ اوسکو صحت بخشے تو سورۂ فاتحہ کو اکتالیس بار فجر کی سنت اور فرض کے درمیان مین پڑھ

ف مولانا نے حاشیے مین فرمایا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو فاتحۃ الکتاب کو چالیس بار پانی کے پیالے پر پڑھے اور محموم یعنی تپ والے کے مونہہ پر چھینٹا مارے تو حق تعالیٰ اوسکو فائدہ بخشے وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ مَنْ عَضَّهُ الْكَلْبُ الْمَجْنُوْنُ وَخِيْفَ عَلَيْهِ الْجُنُوْنُ فَالْكَتْبُ لَهٗ

هٰذِهِ الْاٰيَةَ عَلٰى اَرْبَعِيْنَ كِسْرَةً مِّنَ الْخُبْزِ اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا وَّاَكِيْدُ كَيْدًا
فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا وَمُرْهُ اَنْ يَّاْكُلَ كُلَّ يَوْمٍ كِسْرَةً اور میں نے سنا اون
حضرت سے فرماتے تھے کہ جسکو باؤلا کتا کاٹے اور اوسکے دیوانہ ہو جانے کا خوف ہو تو اس آیت کو
روٹی کے چالیس ٹکڑوں پر لکھے اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا الخ فقط رویدا تک اور اوس سے کہدے کہ ہر دن ایک
ٹکڑا کھایا کرے وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ مَنْ قَرَاَ سُوْرَةَ الْوَاقِعَةِ كُلَّ لَيْلَةٍ لَّمْ تُصِبْهُ فَاقَةٌ اور میں نے
اون حضرت سے سنا فرماتے تھے کہ جو شخص سورۂ واقعہ کو ہر رات پڑھے اوسکو فاقہ نہیں ہوتا مترجم کہتا ہے
یہ عمل حدیث کے موافق ہے واللہ اعلم وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ مَنْ قَرَاَ عِنْدَ نَوْمِهٖ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِلٰى اٰخِرِ سُوْرَةِ الْكَهْفِ وَسَاَلَ اللّٰهَ تَعَالٰى اَنْ يُّوْقِظَهٗ فِيْ اَيِّ
سَاعَةٍ اَرَادَ اَيْقَظَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْهَا اور میں نے اون حضرت سے سنا فرماتے تھے کہ جو شخص اپنے
سونے کے وقت اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سورۂ کہف کے آخر تک پڑھے اور اللہ تعالی سے
یہ دعا کرے کہ اوسکو جگادے جس وقت کہ کا ارادہ کرے تو حق تعالی اوسکو جگا دیگا اوسی وقت مترجم کہتا ہے
سورۂ کہف کے آیات مذکورہ یہ ہیں اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ
نُزُلًا خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ
كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰى اِلَيَّ اَنَّمَا اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا
لِقَاءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖ اَحَدًا یہ عمل حدیث کے موافق ہے چنانچہ دارمی نے اپنے
مسند میں روایت کیا ہے کذا فی الحاشیۃ العزیزیۃ وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ اُكْتُبْ هٰذِهِ الْعُوْذَةَ وَعَلِّقْهَا
فِيْ عُنُقِ الطِّفْلِ يَحْفَظْهُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ
مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّعَيْنٍ لَّامَّةٍ تَحَصَّنْتُ بِحِصْنِ اَلْفِ اَلْفِ لَا حَوْلَ وَلَا
قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ اور سنا میں نے حضرت والد سے فرماتے تھے کہ اس تعویذ کو لکھ اور لڑکے کی

گردن میں لٹکا حق تعالی اوسکو محفوظ رکھیگا بسم اللہ سے آخر تک تعویذ مذکور ہی ترجمہ اوسکا یہ ہے
کہ بواسطۂ کلمات الٰہیہ کے جو اپنی تاثیر میں پورے ہیں میں پناہ مانگتا ہوں ہر شیطان اور کاٹنے والے
کیڑے اور نظر لگانے والے کی آنکھ کی شر سے یعنے پناہ پکڑی دس لاکھ لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی
العظیم کے قلعے میں وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ هٰذَا الدُّعَاءُ اَمَانٌ مِّنْ كُلِّ اٰفَةٍ يَقْرَأُ صَبَاحًا
وَّمَسَاءً بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاَنْتَ رَبُّ
الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ مَا شَآءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ
لَمْ يَكُنْ اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا وَّاَحْصٰى
كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَآبَّةٍ اَنْتَ اٰخِذٌ
بِنَاصِيَتِهَا اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ وَّاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ اِنَّ وَلِيِّيَ اللّٰهُ
الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا
هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اور سنا میں نے اونسے فرماتے تھے کہ یہ دعا یعنی
بسم اللہ سے آخر تک امان اور پناہ ہی ہر آفت سے پڑھا کرے اوسکو صبح اور شام ترجمہ اوسکا یہ ہی کہ شروع
کرتا ہوں اللہ کے نام سے خداوندا تو میرا رب ہی کوئی معبود برحق نہیں سوائے تیرے تجھی پر میں نے بھروسا کیا
اور تو ہی مالک ہی عرش عظیم کا اور نہ بچاؤ ہی گناہ سے اور نہ قوت ہی بندگی پر مگر اللہ کی توفیق سے جو
بلند اور بزرگ ہی جو اللہ نے چاہا ہوا اور جو نچاہا نہوا میں گواہی دیتا ہوں اسکی کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہی
اور مقرر اللہ نے اپنے علم سے ہر چیز کو گھیر لیا ہی اور ہر چیز کو شمار میں کر لیا ہی گن کر خداوندا میں پناہ مانگتا ہوں
اپنی ذات کی برائی سے اور ہر چلنے والے جاندار کی برائی سے جسکی چوٹی کو تو تھامنے ہی یعنی تیرے
قبضۂ قدرت میں ہی مقرر میرا رب صراط مستقیم پر ہی اور تو ہر چیز کا نگہبان ہی البتہ میرے کام کا بنانے والا
اللہ ہی جسنے قرآن اوتارا اور وہ نیکوکاروں کو دوست رکھتا ہی سو اگر وہ نمانیں اور گردن کشی کریں

تو کہہ مجھکو اللہ کافی ہی کوئی معبود برحق نہین سوائے اوسکے اوسی پر مینے اعتماد اور بھروسا کیا اور وہی مالک ہی عرش عظیم کا وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ مَنْ خَافَ ذَا سُلْطَانٍ فَلْيَقُلْ كٓهٰيٰعٓصٓ كُفِيْتُ حٰمٓعٓسٓقٓ حُمِيْتُ وَالْيَقْبِضْ كُلَّ اِصْبَعٍ مِّنَ الْيَدِ الْيُمْنٰى عِنْدَ كُلِّ حَرْفٍ مِّنَ اللَّفْظِ الْاَوَّلِ وَمِنَ الْيُسْرٰى عِنْدَ كُلِّ حَرْفٍ مِّنَ الثَّانِيْ ثُمَّ لِيَفْتَحْهُمَا جَمِيْعًا فِيْ وَجْهِ مَنْ يَّخَافُ مِنْهُ اور مینے حضرت والد سے سنا فرماتے تھے کہ جو شخص کسی صاحب حکومت سے ڈرے اوسکو چاہیے یون کہے کٓهٰيٰعٓصٓ كُفِيْتُ حٰمٓعٓسٓقٓ حُمِيْتُ اور چاہیے کہ داہنے ہاتھ کی ہر اونگلی کو بند کرے لفظ اول کے ہر حرف کے تلفظ کے ساتھ اور بائین ہاتھ کی ہر اونگلی کو قبض کرے لفظ ثانی کے ہر حرف کے نزدیک پھر دونون ہاتھون کی اونگلیان بند کیے چلا جاوے پھر دونون کو کھول دے اوسکے سامنے جس سے ڈرتا ہی مترجم کہتا ہی لفظ اول سے کہیعص اور لفظ ثانی سے حمعسق مراد ہی یعنی جب کاف کہے تو داہنے ہاتھ کی ایک اونگلی بند کرے پھر جب ہا کہے یعنی دوسرا حرف بولے تو دوسری اونگلی بند کرلے اور یائے تحتانیہ کے بعد تیسری اونگلی اور عین کے بعد چوتھی اور صاد کے بعد پانچوین بند کرلے وعلی ہذا القیاس لفظ ثانی کے ہر حرف کے ساتھ ایک ایک اونگلی بائین ہاتھ کی بند کرے وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ سِتُّ اٰيَاتٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ تُسَمّٰى بِاٰيَاتِ الشِّفَاءِ يَكْتُبُهَا لِلْمَرِيْضِ فِيْ اِنَاءٍ فَيَمْحُوْهَا بِالْمَاءِ وَيَشْرَبُ وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ وَشِفَاءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ يَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَاءٌ اور مینے سنا حضرت والد ماجد سے فرماتے تھے کہ چھ آیتین ہین قرآن کی جنکا آیات شفا نام ہی بیمار کے واسطے اونکو ایک برتن مین لکھے اور پانی سے دھو کر پلاوے آیات مذکورہ ویشف سے آخر تک ہین وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ ثَلٰثٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً تَنْفَعُ مِنَ السِّحْرِ وَتَكُوْنُ حِرْزًا مِّنَ الشَّيْطَانِ

وَاللُّصُوصِ وَالسِّبَاعِ اَرْبَعُ اٰيَاتٍ مِّنْ اَوَّلِ الْبَقَرَةِ وَاٰيَةُ الْكُرْسِيِّ وَاٰيَتَانِ
بَعْدَهَا اِلٰى خَالِدُوْنَ وَثَلٰثٌ مِّنْ اٰخِرِ الْبَقَرَةِ وَثَلٰثٌ مِّنَ الْاَعْرَافِ اِنَّ رَبَّكُمُ
اللّٰهُ اِلٰى مُحْسِنِيْنَ وَاٰخِرُ بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ وَعَشْرُ
اٰيَاتٍ مِّنْ اَوَّلِ الصّٰٓفّٰتِ اِلٰى لَازِبٍ وَاٰيَتَانِ مِنْ سُوْرَةِ الرَّحْمٰنِ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ
اِلٰى تَنْتَصِرَانِ وَاٰخِرُ الْحَشْرِ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ وَاٰيَتَانِ مِنْ قُلْ اُوْحِيَ وَاَنَّهٗ
تَعَالٰى جَدُّ رَبِّنَا اِلٰى شَطَطًا فَهٰذِهٖ هِيَ الْاٰيَاتُ الْمُسَمَّيَاتُ بِثَلٰثٍ وَّثَلٰثِيْنَ اٰيَةً
وَكَانَ سَيِّدِي الْوَالِدُ يَزِيْدُ عَلَيْهَا الْفَاتِحَةَ وَقُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ
وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ وَيَاْخُذُ مِنْ اَوَّلِ السُّوْرَةِ قُلْ اُوْحِيَ اِلٰى شَطَطًا اور میرے حضرت والد
سنا فرماتے تھے تینتیس آیتیں ہیں کہ جادو کے اثر کو دفع کرتی ہیں اور شیطان اور چوروں اور درندے
جانوروں سے پناہ ہوجاتی ہیں چار آیتیں سورۂ بقر کے اول سے اور آیۃ الکرسی اور دو آیتیں اوسکے بعد کی
خالدون تک اور تین آیتیں آخر سورۂ بقرکی یعنی للہ ما فی السموات سے آخر تک اور تین آیتیں سورۂ
اعراف کی ان ربکم سے محسنین تک اور سورۂ بنی اسرائیل کی پچھلی آیت یعنی قل ادعوا اللہ او ادعوا الرحمن
سے آخر تک اور دس آیتیں صافات کے اول سے لازب تک اور دو آیتیں سورۂ رحمن کی یا معشر الجن سے
تنتصران تک اور آخر سورۂ حشر کی لو انزلنا سے آخر تک اور دو آیتیں سورۂ جن یعنی قل اوحی کی وانہ
تعالی جد ربنا سے شططا تک تو یہی آیات مذکورہ تینتیس آیت کر مسمی ہیں اور ہمارے والد ماجد
آیات مذکورہ پر سورۂ فاتحہ اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور
قل اعوذ برب الناس زیادہ کرتے تھے اور سورۂ جن سے اول آیت یعنی قل اوحی سے شططا تک
لیتے تھے **ف** مترجم کہتا ہے حضرت مصنف قدس سرہ نے آیات مذکورہ کا پتا بتایا بطور اختصار کے
کہ واقف سمجھ لیگا تو ناواقفوں کے واسطے مناسب معلوم ہوا کہ آیات معدودہ کو یہاں پورا ذکر کر دیجیے

لہ تلاش نوکری پڑھے الٓمّٓ ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ
الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنزِلَ مِن قَبْلِكَ وَبِالْآخِرَةِ
هُمْ يُوقِنُونَ أُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ وَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ○ اَللّٰهُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ
لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَّهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مَن ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِندَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ يَعْلَمُ
مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ
وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ قَد تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ فَمَن يَكْفُرْ
بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِن بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا انفِصَامَ لَهَا وَاللّٰهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ اَللّٰهُ
وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا يُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَوْلِيَاؤُهُمُ الطَّاغُوتُ يُخْرِجُونَهُم
مِّنَ النُّورِ إِلَى الظُّلُمَاتِ أُولٰٓئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي
الْأَرْضِ وَإِن تُبْدُوا مَا فِي أَنفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُم بِهِ اللّٰهُ فَيَغْفِرُ لِمَن يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ
وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْهِ مِن رَّبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ كُلٌّ آمَنَ بِاللّٰهِ
وَمَلٰٓئِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّن رُّسُلِهِ وَقَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا
وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا
إِن نَّسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا
مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا أَنتَ مَوْلَانَا فَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ
إِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي
اللَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهُ حَثِيثًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ مُسَخَّرَاتٍ بِأَمْرِهِ أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ
تَبَارَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ادْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ
بَعْدَ إِصْلَاحِهَا وَادْعُوهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا إِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِينَ قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ أَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ

أَيًّا مَّا تَدْعُوا فَلَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذَٰلِكَ سَبِيلًا
وَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُن لَّهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُن لَّهُ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ
وَكَبِّرْهُ تَكْبِيرًا وَالصَّافَّاتِ صَفًّا فَالزَّاجِرَاتِ زَجْرًا فَالتَّالِيَاتِ ذِكْرًا إِنَّ إِلَٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ رَّبُّ
السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ إِنَّا زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِزِينَةٍ الْكَوَاكِبِ وَحِفْظًا
مِّن كُلِّ شَيْطَانٍ مَّارِدٍ لَّا يَسَّمَّعُونَ إِلَى الْمَلَإِ الْأَعْلَىٰ وَيُقْذَفُونَ مِن كُلِّ جَانِبٍ دُحُورًا وَلَهُمْ
عَذَابٌ وَاصِبٌ إِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ ثَاقِبٌ فَاسْتَفْتِهِمْ أَهُمْ أَشَدُّ خَلْقًا أَم مَّنْ
خَلَقْنَا إِنَّا خَلَقْنَاهُم مِّن طِينٍ لَّازِبٍ يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ إِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَن تَنفُذُوا مِنْ أَقْطَارِ
السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ فَانفُذُوا لَا تَنفُذُونَ إِلَّا بِسُلْطَانٍ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا
شُوَاظٌ مِّن نَّارٍ وَنُحَاسٌ فَلَا تَنتَصِرَانِ لَوْ أَنزَلْنَا هَٰذَا الْقُرْآنَ عَلَىٰ جَبَلٍ لَّرَأَيْتَهُ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ
اللَّهِ وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ
هُوَ الرَّحْمَٰنُ الرَّحِيمُ هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ
الْمُتَكَبِّرُ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ
وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا
يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ وَلَن نُّشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا وَأَنَّهُ تَعَالَىٰ جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا
وَأَنَّهُ كَانَ يَقُولُ سَفِيهُنَا عَلَى اللَّهِ شَطَطًا وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ إِذَا ظَهَرَ مَرَضُ الْحَصْبَةِ فَخُذْ
خَيْطًا أَزْرَقَ وَاقْرَأْ سُورَةَ الرَّحْمَٰنِ وَكُلَّمَا مَرَرْتَ عَلَىٰ قَوْلِهِ تَعَالَىٰ فَبِأَيِّ
آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ فَاعْقِدْ عُقْدَةً وَانْفُثْ فِيهَا وَعَلِّقِ الْخَيْطَ فِي عُنُقِ الصَّبِيِّ
يُعَافِهِ اللَّهُ تَعَالَىٰ مِنْ ذَٰلِكَ الْمَرَضِ اور میں نے حضرت والد سے سنا فرماتے تھے جب چیچک
کی بیماری ظاہر ہو تو نیلا تاگا لے اور اوس پر سورہ رحمٰن پڑھ اور جس بار کہ تو فبای آلاء ربکما تکذبان پر

جو بچے تو ایک گرہ دے اور اوسپر پھونک ڈال اور تاگے کو لڑکے کی گردن مین باندہ دے حق تعالی
اوسکو اس بیماری سے آرام دیگا وسمعتہ یقول اسماء اصحاب الکہف امان من الغرق
والحرق والنہب والسرق الہی بحرمۃ یملیخا مکسلمینا کشفوطط اذر فطیونس
کشافطیونس تبیونس یوانس کش وکلبہم قطمیر وعلی اللہ قصد السبیل ومنہا جائر
اور سنا مینے حضرت والد سے فرماتے تھے کہ اصحاب کہف کے نام امان ہین ڈوبنے اور جلنے اور غارتگری اور
چوری سے الہی سے آخر تک دعا کرے وسمعتہ یقول اذا اعترضت لک حاجۃ
فاقرأ یا بدیع العجائب بالخیر یا بدیع الفا و مائتی مرۃ اثنا عشر یوما فان
اللہ یقضی حاجتک وھذہ عزائم اجازنی سیدی الوالد بھا فی جملۃ ما اجازنی
اور سنا مینے حضرت والد سے فرماتے تھے کہ جب تجکو کوئی حاجت پیش آوے تو یا بدیع العجائب بالخیر یا بدیع
کو بارہ سو بار پڑھ بارہ دن تک کہ حق تعالی تیری حاجت برلاویگا اور ان اعمال مذکورہ کی اول فصل سے
یہان تک مجکو میرے والد مرشد نے اجازت دی ہی منجملہ اور اعمال کے کہ جنمین مجکو اجازت فرمائی ہی
لقضاء الحاجات المہمۃ یرکع اربع رکعات یقرأ فی الاولی بعد الفاتحۃ لا
الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین فاستجبنا لہ ونجیناہ من الغم
وکذلک ننجی المؤمنین مائۃ مرۃ وفی الثانیۃ رب انی مسنی الضر وانت
ارحم الراحمین مائۃ مرۃ وفی الثالثۃ وافوض امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد
مائۃ مرۃ وفی الرابعۃ قالوا حسبنا اللہ ونعم الوکیل مائۃ مرۃ ثم یسلم ویقول
رب انی مغلوب فانتصر مائۃ مرۃ حاجات مشکل کے برآنے کے واسطے چار رکعتین
پڑھے پہلی رکعت مین سورہ فاتحہ کے بعد لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظلمین فاستجبنا لہ ونجیناہ
من الغم وکذلک ننجی المؤمنین کو سو بار پڑھے اور دوسری رکعت مین بعد فاتحہ کے رب انی مسنی الضر

وانت ارحم الراحمین سوبار پڑھے اور تیسری رکعت مین بعد فاتحہ کے وافوض امری الی اللہ ان اللہ
بصیر بالعباد سوبار پڑھے اور چوتھی رکعت مین بعد فاتحہ کے قالوا حسبنا اللہ ونعم الوکیل سوبار
پڑھے پھر سلام پھیر کر کہے ربانی مغلوب فانتصر سوبار ف مولانا نے فرمایا کہ امام جعفر صادق
علیہ السلام نے ارشاد کیا کہ یہ چارون آیتین اسم اعظم ہین کہ جنکے وسیلے سے جو سوال کرے پاوے
اور جو دعا کرے قبول ہو اور مجکو تعجب آتا ہے اوس شخص سے کہ بواسطے انکے دعا کرے اور قبول نہو
فائدۂ جلیلہ حضرت شاہ اہل اللہ قدس سرہ نے چار باب مین فرمایا کہ جو عمل کہ حصول ہر مطلب مین جلالی
یا جمالی درحکم کبریت احمر کے ہے اور اوسکو اسم اعظم شمار کیا ہے وہ یہ آیت ہے لا الہ الا انت سبحانک انی کنت
من الظالمین رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ دعا ذوالنون علیہ السلام کی ہے کہ مچھلی کے پیٹ مین فرمائی جو
مسلمان جس مطلب کے واسطے اس آیت سے دعا کریگا قبول ہوگی اور حق یہ ہے کہ یہ دعا نہایت مجرب التاثیر
اور کمال سریع الاثر ہے جس امر مین چاہے اس آیت سے دعا کرے اور مشائخ اسکی سرعت تاثیر اور عدم تخلف
اجماع اور اتفاق رکھتے ہین اور طریقہ دعا کا اونھون نے باقسام متعددہ ذکر کیا ہے آسان تر دو طریقے ہین
ایک یہ کہ بارہ دن تک بہ نیت حصول طلب بارہ ہزار بار پڑھے اور اگر نہو سکے تو بارہ سو بار پڑھے اول
اور آخر چند بار درود پڑھے اور دوسرا طریقہ یہ ہے کہ ایک لاکھ پچیس ہزار بار پڑھے خلاصہ یہ ہے کہ اسکی
قوت تاثیر مین کچھ شک نہین اسواسطے کہ ایسا کوئی عمل نہین کہ جسکی صحت قرآن مجید سے بھی ہو اور صحیح
حدیث بھی اور مشائخ کے اقوال سے بھی سوائے اسکے قرآن مین اسکی شان مین وارد ہے فاستجبنا لہ ونجیناہ
من الغم وکذلک ننجی المومنین ولمن خبطہ الشیطان یقرأ فی اذنہ الیسریٰ سبع مرات
ولقد فتنا سلیمان والقینا علی کرسیہ جسدا ثم اناب اور جسکو شیطان باولا کر دے
یعنی جسپر آسیب کا خلل ہو تو اوسکے بائین کان مین یہ آیت سات بار پڑھے ولقد فتنا سلیمان والقینا
علی کرسیہ جسدا ثم اناب وایضا یؤذن فی اذنہ سبع مرات ویقرأ الفاتحۃ والمعوذتین

وَاٰیَۃَ الْکُرْسِیِّ وَالطَّارِقِ وَاٰخِرَ سُوْرَۃِ الْحَشْرِ وَسُوْرَۃَ الصّٰٓفّٰتِ کُلَّھَا فَاِنَّ
الشَّیْطَانَ یَحْتَرِقُ اور دفع آسیب کا یہ بھی عمل ہی کہ اوسکے کان مین سات باراذان دے اور سورۂ فاتحہ
اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور آیۃ الکرسی اور سورۂ طارق یعنی والسماء والطارق
اور سورۂ حشر کی آیتین یعنی ہو اللہ الذی سے آخر تک اور سورۂ صافات ساری پڑھے آسیب
جل جاویگا وَاَیْضًا یَقْرَأُ فِیْ اُذُنِہٖ اَفَحَسِبْتُمْ اِلٰی اٰخِرِ سُوْرَۃِ الْمُؤْمِنِیْنَ اور آسیب زدہ
کے واسطے یہ بھی عمل ہی کہ اوسکے کان مین سورۂ مومنین کی یہ آیتین پڑھے اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰکُمْ
عَبَثًا وَّاَنَّکُمْ اِلَیْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ فَتَعٰلَی اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ وَمَنْ یَّدْعُ
مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا اٰخَرَ لَا بُرْھَانَ لَہٗ بِہٖ فَاِنَّمَا حِسَابُہٗ عِنْدَ رَبِّہٖ اِنَّہٗ لَا یُفْلِحُ الْکٰفِرُوْنَ وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ
وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ وَاَیْضًا یَقْرَأُ عَلٰی مَآءٍ طَاھِرٍ اَلْفَاتِحَۃَ وَاٰیَۃَ الْکُرْسِیِّ وَخَمْسَ اٰیَاتٍ
مِّنْ اَوَّلِ سُوْرَۃِ الْجِنِّ وَیَرُشُّ بِہٖ وَجْھَہٗ فَاِنَّہٗ یُفِیْقُ وَاِذَا اَحَسَّ بِالْجِنِّیِّ فِیْ مَکَانٍ فَرَشَّ
مِنْ ذٰلِکَ الْمَآءِ فِیْ نَوَاحِی الْمَکَانِ فَاِنَّہٗ لَا یَعُوْدُ اِلَیْہِ اور دفع آسیب کا یہ بھی عمل ہی کہ
پاک پانی پر سورۂ فاتحہ اور آیۃ الکرسی اور پانچ آیتین اول سورۂ جن کی پڑھے اور اوس پانی کا اوسکے
مونہہ پر چھینٹا مارے کہ ہوش مین آجاویگا اور جب کسی مکان مین جن معلوم ہو سو اوسی پانی سے اوس
مکان کے نواحی مین چھینٹے مارے تو وہان پھر نہ آویگا مترجم کہتا ہی سورۂ جن کے آیات مذکورہ یہ ہین
قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّہُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا یَّھْدِیْٓ اِلَی الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِہٖ
وَلَنْ نُّشْرِکَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا وَّاَنَّہٗ تَعٰلٰی جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَۃً وَّلَا وَلَدًا وَّاَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ سَفِیْھُنَا
عَلَی اللّٰہِ شَطَطًا وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا وَلِاِلْمَامِ الشَّیْطَانِ
بِالْبَیْتِ وَرَمْیِھِمْ بِالْحِجَارَۃِ یَقْرَأُ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ اِنَّھُمْ یَکِیْدُوْنَ کَیْدًا اِلٰی رُوَیْدًا
عَلٰٓی اَرْبَعَۃِ مَسَامِیْرَ عَلٰی کُلِّ وَاحِدٍ خَمْسًا وَّعِشْرِیْنَ مَرَّۃً ثُمَّ یَدُقُّ فِیْھَا فِیْ اَرْبَعَۃِ

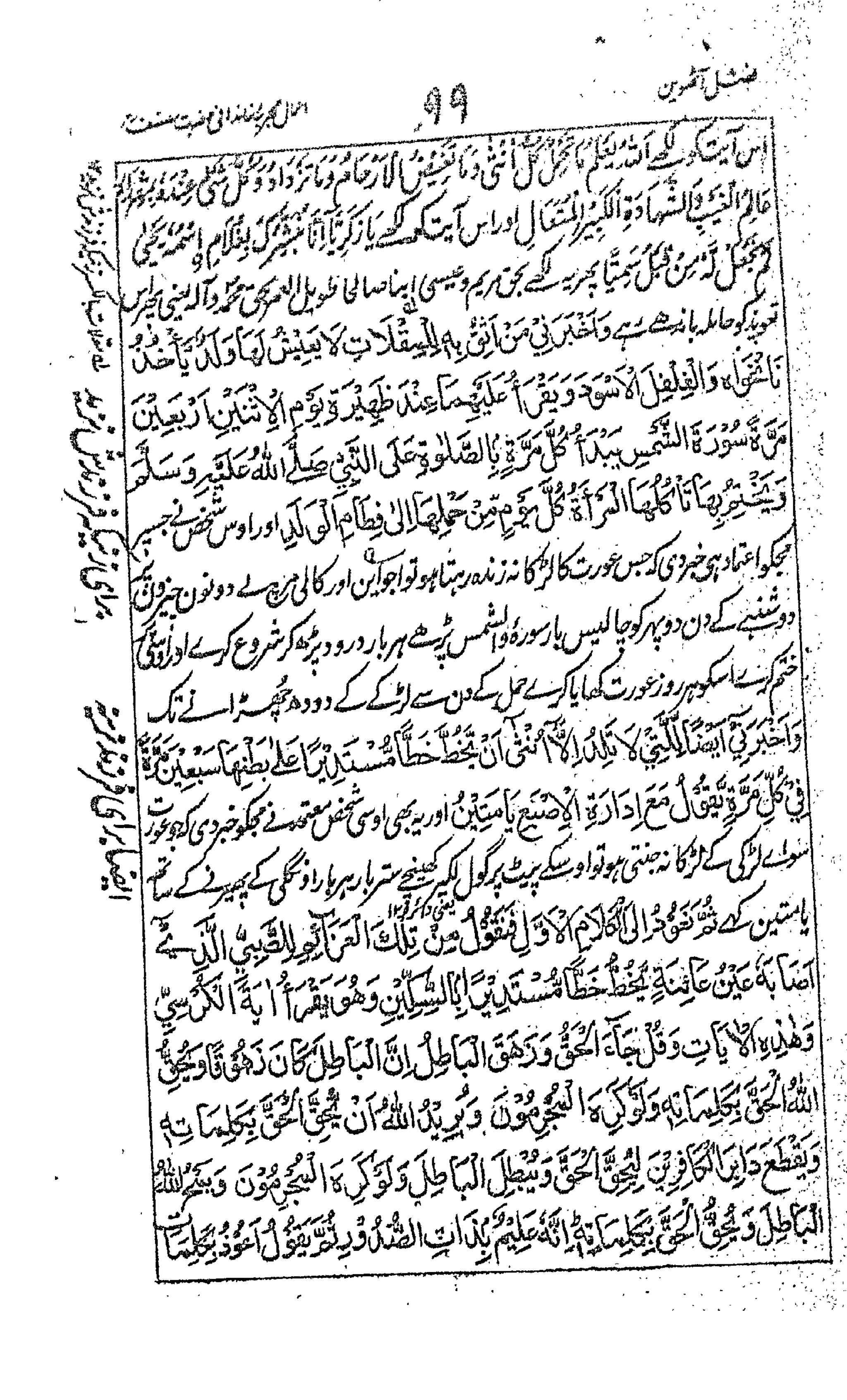
اطراف ذلک البیت اور واسطے قریب ہونے شیطان کے گھر سے اور اونکے پتھر پھینک کرنے کے
یہ آیت پڑھے اِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا وَّأَكِيدُ كَيْدًا فَمَهِّلِ الْكَافِرِينَ أَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا چار لوہے کی میخون
پر کیل پچیس پچیس بار پڑھ کر اونکو گھر کے چارون کونون مین گاڑدے وَاَيْضًا يُكْتَبُ اَسْمَاءُ
اَصْحَابِ الْكَهْفِ فِي جُدْرَانِ الْبَيْتِ اور یہ بھی دفع جن کا عمل ہے کہ اصحاب کہف کے نام
گھر کی دیوارون مین لکھے وَلِلْعَقِيمَةِ يُكْتَبُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ فِي رَقِّ الْغَزَالِ بِالزَّعْفَرَانِ
وَمَاءِ الْوَرْدِ ثُمَّ يُعَلَّقُ فِي عُنُقِهَا وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اِلٰى جَمِيعًا وَاَيْضًا
يُقْرَأُ عَلٰى اَرْبَعِينَ قَرَنْفُلًا عَلٰى كُلِّ وَاحِدٍ سَبْعَ مَرَّاتٍ اَوْ كَظُلُمَاتٍ اِلٰى نُوْرٍ تَاْكُلُ كُلَّ
يَوْمٍ وَاحِدًا وَابْتَدَأَتْ مِنْ وَقْتِ فَرَاغَتِهَا مِنْ غُسْلِ الْحَيْضِ وَيُوَاقِعُهَا زَوْجُهَا فِي
تِلْكَ الْاَيَّامِ اور عقیمہ یعنی بانجھ عورت کے واسطے ہرن کی جھلی پر زعفران اور گلاب سے یہ آیت لکھے
وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيعًا پھر اس
تعویذ کو اوسکی گردن مین باندھے اور یہ بھی عقیمہ کے واسطے ہے کہ چالیس لونگون پر سات سات بار
اس آیت کو پڑھے اَوْ كَظُلُمَاتٍ فِي بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَّغْشَاهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ظُلُمَاتٌ
بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ اِذَا اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرَاهَا وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ اور ایک
لونگ کو ہر دن کھاوے اور شروع کرے حیض کے غسل کے فراغت ہونے سے اور ان دنون مین
اوسکا زوج اوس سے صحبت کرتا رہے ف مولانا نے فرمایا اور شرط اس عمل کی یہ بھی ہے کہ
لونگ رات کو کھاوے اور اوسپر پانی نہ پیوے وَاللَّتِي تُمْلِصُ جَنِينَهَا يَاْخُذُ خَيْطًا
مُعَصْفَرًا عَلٰى مِقْدَارِ طُوْلِهَا وَيَعْقِدُ عَلَيْهِ تِسْعَ عُقَدٍ يَنْفُثُ فِي كُلٍّ مِّنْهَا وَاصْبِرْ
وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ اِلٰى مُحْسِنُوْنَ وَقُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ اِلٰى اٰخِرِهَا اور جو عورت
بچہ اسقاط کر دیتی ہو تو ایک تاگا کسم کا رنگا اوسکے قد کے برابر لے اور اوسپر نو گرہین لگاوے

اور ہر گرد پڑھے واصبر وما صبرک الا باللہ ولا تحزن علیہم ولا تک فی ضیق مما یمکرون ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ہم محسنون اور قل یا ایہا الکافرون پڑھے اور پھونکے والتی ضربہا المخاض یکتب فی رقعۃ والقت ما فیہا وتخلت واذنت لربہا وحقت اہیا اشراہیا ویلف الرقعۃ فی ثوب طاہر ویعلقہا فی فخذہا الیسری فانہا تلد سریعا قلت حفظت من کتاب الدر المنثور عن الاعمش ان ہذہ الکلمۃ دعاء موسی علیہ السلام معناہ یا حی قبل کل شیء ویا حی بعد کل شیء

اور جس عورت کو درد زہ ہو یعنی لڑکا پیدا ہونے کا درد تکلیف دے تو پرچہ کاغذ مین یہ آیت لکھے والقت ما فیہا وتخلت واذنت لربہا وحقت اہیا اشراہیا اور اس پرچے کو پاک کپڑے مین لپیٹے اور اوسکی بائین ران مین باندھے تو وہ جلد جنے گی مین کہتا ہون مجکو یاد ہی جلال الدین سیوطی کی کتاب درمنثور سے بروایت اعمش کہ یہ کلمہ یعنی اہیا اشراہیا جناب موسی علیہ السلام کی دعا ہی معنی اوسکے یہ کہ ای زندہ قبل ہر چیز کے اور ای زندہ بعد ہر چیز کے ف مترجم کہتا ہی اہیا بکسر ہمزہ و اشراہیا بفتح ہمزہ و شین لفظ یونانی ہی یعنی جس ازلی کو کا ہے زوال نہین اور شراہیا کہنا بدون ہمزہ کے خطا ہے بزعم علما یہود کے کذا فی القاموس مولانا نے فرمایا کہ اگر اول سورت سے حقت تک شیرینی پر پڑھے اور حاملہ کو کھلاوے تو بھی جلد جنے والتی لا تلد الا انثی یکتب قبل ان یمضی علی الحبل ثلثۃ اشہر علی رق الغزال بالزعفران وماء الورد ہذہ الآیۃ اللہ یعلم ما تحمل کل انثی وما تغیض الارحام وما تزداد وکل شیء عندہ بمقدار عالم الغیب والشہادۃ الکبیر المتعال وہذہ الآیۃ یا زکریا انا نبشرک الی سمیا ویکتب یحیی مریم وعیسی ابنا صالحا طویل العمر بحق محمد وآلہ اور جو عورت سوا لڑکی کے لڑکا نہ جنتی ہو تو حمل پر تین مہینے گذرنے سے پہلے ہرن کی جھلی پر زعفران اور گلاب سے

برای درد زہ

برای [illegible]



اس آیت کو لکھے اللّٰہ یَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ کُلُّ اُنْثٰی وَمَا تَغِیْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ وَکُلُّ شَیْءٍ عِنْدَہٗ بِمِقْدَارٍ
عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ الْکَبِیْرُ الْمُتَعَالِ اور اس آیت کو لکھے یٰزَکَرِیَّا اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلٰمِ اِسْمُهٗ یَحْیٰی
لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِیًّا پھر یہ لکھے بحق مریم و عیسی ابنا صالحا طویل العمر بحق محمد و آلہ النبی خیر اس
تعویذ کو حاملہ باندھے رہے وَاَخْبَرَنِیْ مَنْ اَثِقُ بِهٖ اَلْمِقْلَاتُ لَا یَعِیْشُ لَهَا وَلَدٌ یَاْخُذُ
نَانْخَوَاهْ وَالْفِلْفِلَ الْاَسْوَدَ وَیَقْرَأُ عَلَیْهِمَا عِنْدَ ظَهِیْرَةِ یَوْمِ الْاِثْنَیْنِ اَرْبَعِیْنَ
مَرَّةً سُوْرَةَ الشَّمْسِ یَبْدَأُ کُلَّ مَرَّةٍ بِالصَّلٰوةِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
وَیَخْتِمُ بِهَا تَاْکُلُهَا الْمَرْأَةُ کُلَّ یَوْمٍ مِّنْ حَمْلِهَا اِلٰی فِطَامِ الْوَلَدِ اور اوس شخص نے جس
مجکو اعتماد ہی خبر دی کہ جس عورت کا لڑکا نہ زندہ رہتا ہو تو اجوائن اور کالی مرچ لے دونوں چیزوں
دوشنبے کے دن دوپہر کو چالیس بار سورہ والشمس پڑھے ہر بار درود پڑھکر شروع کرے اور اوسی
ختم کرے اسکو ہر روز عورت کھایا کرے حمل کے دن سے لڑکے کے دودھ چھڑانے تک
وَاَخْبَرَنِیْ اَیْضًا اَلَّتِیْ لَا تَلِدُ اِلَّا الْاُنْثٰی اَنْ تَخُطَّ خَطًّا مُسْتَدِیْرًا عَلٰی بَطْنِهَا سَبْعِیْنَ مَرَّةً
فِیْ کُلِّ مَرَّةٍ تَقُوْلُ مَعَ اِدَارَةِ الْاِصْبَعِ یَا مَتِیْنُ اور یہ بھی اوسی شخص معتمد نے مجکو خبر دی کہ جو عورت
سوائے لڑکی کے لڑکا نہ جنتی ہو تو اوسکے پیٹ پر گول لکیر کھینچے ستر بار ہر بار اونگلی کے پھیرنے کے ساتھ
یا متین کہے ثُمَّ نَعُوْدُ اِلَی الْکَلَامِ الْاَوَّلِ فَنَقُوْلُ مِنْ تِلْکَ الْعَزَائِمِ لِلصَّبِیِّ الَّذِیْ
اَصَابَهٗ عَیْنٌ عَائِنَةٌ یَخُطُّ خَطًّا مُسْتَدِیْرًا بِالسِّکِّیْنِ وَهُوَ یَقْرَأُ اٰیَةَ الْکُرْسِیِّ
وَهٰذِهِ الْاٰیَاتِ وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ کَانَ زَهُوْقًا وَیُحِقُّ
اللّٰهُ الْحَقَّ بِکَلِمٰتِهٖ وَلَوْ کَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ وَیُرِیْدُ اللّٰهُ اَنْ یُّحِقَّ الْحَقَّ بِکَلِمٰتِهٖ
وَیَقْطَعَ دَابِرَ الْکٰفِرِیْنَ لِیُحِقَّ الْحَقَّ وَیُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ کَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ وَیَمْحُ اللّٰهُ
الْبَاطِلَ وَیُحِقُّ الْحَقَّ بِکَلِمٰتِهٖ اِنَّهٗ عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ وَلَمْ یَزَلْ یَقُوْلُ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ

اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ کُلِّ شَیْطَانٍ وَّ ھَامَّۃٍ وَّ عَیْنٍ لَامَّۃٍ یَا حَفِیْظُ یَا رَقِیْبُ یَا وَکِیْلُ
یَا کَفِیْلُ فَسَیَکْفِیْکَھُمُ اللّٰہُ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ثُمَّ یَرْکُزُ السِّکِّیْنَ فِیْ وَسْطِ الدَّائِرَۃِ
وَیَقُوْلُ دَکَرْتُھَا فِیْ قَلْبِ الْعَائِنَۃِ ثُمَّ یَکُسُّھَا تَحْتَ صَحْفَۃٍ اَوْ قَعْبٍ پھر ہم رجوع کرتے ہین
پہلے کلام کی طرف تو کہتے ہین او نحسین عربیتون سے یعنی جنکی والد ماجد سے اجازت ہی یہ عمل ہی اوس لڑکے
کے واسطے جسکو نظر لگانے والی عورت کی نظر لگ گئی اوس عورت کو ڈاین اور ٹھسیا بھی کہتے ہین ایک
گول لکیر چھری سے کھینچے آیت الکرسی اور ان آیتون کو پڑھتے ہوے وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَھَقَ الْبَاطِلُ
اِنَّ الْبَاطِلَ کَانَ زَھُوْقًا وَیُحِقُّ اللّٰہُ الْحَقَّ بِکَلِمَاتِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْمُجْرِمُوْنَ وَیُرِیْدُ اللّٰہُ اَنْ یُّحِقَّ الْحَقَّ بِکَلِمَاتِہٖ
وَیَقْطَعَ دَابِرَ الْکَافِرِیْنَ لِیُحِقَّ الْحَقَّ وَیُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ کَرِہَ الْمُجْرِمُوْنَ وَیَمْحُ اللّٰہُ الْبَاطِلَ وَیُحِقُّ الْحَقَّ بِکَلِمَاتِہٖ
اِنَّہٗ عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ پھر یہ دعا پڑھے اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ کُلِّ شَیْطَانٍ وَّ ھَامَّۃٍ وَّ عَیْنٍ لَامَّۃٍ
یَا حَفِیْظُ یَا رَقِیْبُ یَا وَکِیْلُ یَا کَفِیْلُ فَسَیَکْفِیْکَھُمُ اللّٰہُ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ پھر چھری کو کنڈل کے اندر گاڑ دے
اور کہے کہ مینے چھری گاڑ دی نظر لگانے والی کے دل مین پھر اوسکو ڈھک دے رکابی کے نیچے یا قعب کے نیچے یعنی طباق کے نیچے وَاَیْضًا
مَنْ قَالَ لِلْعَائِنِ اَوِ السَّاحِرِ یَا فُلَانُ وَدَعَاہُ بِاسْمِہٖ وَقْتَ اِصَابَتِہٖ اَوْ وَقْتَ حِکَایَتِہٖ
عَنْ نَفْسِہٖ بَطَلَ عَمَلُہٗ اور یہ بھی ہی کہ جو نظر لگانے والے یا جادوگر کو کہے یا فلانے اور اوسکا نام لیکر
پکارے نظر لگانے کے وقت یا اوس وقت جب خود اوسکا ذکر کرے تو اوسکا اثر باطل ہو جائیگا وَاَیْضًا
اِذَا تَحَقَّقَ الْعَیْنُ وَالْعَائِنُ اُمِرَ اَنْ یَّغْسِلَ وَجْھَہٗ وَذِرَاعَیْہِ وَرِجْلَیْہِ وَدَاخِلَۃَ اِزَارِہٖ
فِیْ اِنَاءٍ وَّتُصَبُّ ذٰلِکَ الْمَاءُ عَلَی الْمَعْیُوْنِ بَرَأَ مِنْ سَاعَتِہٖ قُلْتُ اَخْرَجَ مَالِکٌ فِی الْمُوَطَّا
اَمْرَہٗ عَلَیْہِ السَّلَامُ لِعَائِنٍ قَرِیْبًا مِّنْ ھٰذِہِ الْکَیْفِیَّۃِ اور یہ بھی ہی کہ جب نظر لگانا اور نظر کا
لگانے والا ثابت ہو جاوے تو اوسکے مونھ اور دونون ہاتھ اور دونون پانون اور اوسکی شرمگاہ کے
دھووے کرکے ایک برتن مین اور اس پانی کو اوس پر چھڑکے جسکو نظر لگی تو اوسی دم اچھا ہو جاوے

(حاشیہ) ابن ماجہ ... (margin note, partly illegible)
ایضاً
ایضاً

مین کتاب ہین امام مالک نے موطا مین روایت کی کہ رسول علیہ الصلوۃ والسلام نے نظر لگنے کو دو
کو اسی طرح کے مانند کہ حکم کیا یعنی شرمگاہ وغیرہ دھونے کا ف مولانا نے فرمایا کہ صحیح مسلم مین
مروی ہے کہ رسول علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ نظر کا لگنا ٹھیک ہے اگر کوئی چیز تقدیر پر غالب ہوتی
تو نظر غالب ہوتی اور جب کوئی تم سے دھلائے تو دھو دو یعنی اگر دفع نظر کے واسطے کوئی تم سے دھوا
کرے کہ منہ وغیرہ دھو دیجیے تو دھو دینا چاہیے کہ شاید تمہاری ہی نظر لگ گئی ہو اسکا برا ماننا عبث ہے
اور روایت ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک خوبصورت لڑکا دیکھا تو فرمایا اسکی ٹھوڑی مین کالا ٹیکا لگا دو
کہ اسکو نظر نہ لگے مترجم کہتا ہے کہ یہ جو لڑکے کے کالا ٹیکا لگا دیتے ہین معلوم ہوا کہ بے اصل بات
نہین ہے واللہ اعلم وَاَيْضًا اِذْرَعْ مِنْ خَيْطٍ طَاهِرٍ ثَلٰثَةَ اَذْرُعٍ وَاتْرُكْهُ عِنْدَ مَنْ يَحْفَظُهُ
ثُمَّ اقْرَأْ هٰذِهِ الْعَزِيْمَةَ عَلَى الْمَعْيُوْنِ ثُمَّ اذْرَعْ ثَانِيًا فَاِنْ زَادَ اَوْ نَقَصَ فَهُوَ مَعْيُوْنٌ فَكَرِّرِ
الْعَمَلَ ثَلٰثًا يَذْهَبُ اَثَرُ الْعَيْنِ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَتَقْرَأُ الْفَاتِحَةَ
ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ تَقُوْلُ عَزَمْتُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْعَيْنُ الَّتِيْ فِيْ فُلَانِ بْنِ فُلَانَةَ اَوْ فُلَانَةَ
بِنْتِ فُلَانَةَ بِعِزِّ عِزِّ اللّٰهِ وَبِنُوْرِ عَظَمَتِهِ وَوَجْهِ اللّٰهِ بِمَا جَرٰى بِهِ الْقَلَمُ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ اِلٰى
خَيْرِ خَلْقِ اللّٰهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَزَمْتُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْعَيْنُ
الَّتِيْ فِيْ فُلَانِ بْنِ فُلَانَةَ بِحَقِّ اٰهْيًا شَرَاهِيًا بَرَاهِيًا اَدُوْنَا اَصْبَاؤُتْ اٰلْ شَدَّايْ عَزَمْتُ
عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْعَيْنُ الَّتِيْ فِيْ فُلَانِ بْنِ فُلَانَةَ بِحَيٍّ شَهْمَتْ بَهْمَتْ اِنْتَهَتْ بِانْقِطَاعِ النَّبَا
بِالَّذِيْ لَا يَقْوٰى عَلَيْهِ اَرْضٌ وَلَا سَمَاءٌ اُخْرُجِيْ يَا نَفْسَ السُّوْءِ مِنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانَةَ
كَمَا اَخْرَجَ يُوْسُفَ مِنَ الْمَضِيْقِ وَجَعَلَ لِمُوْسٰى فِي الْبَحْرِ طَرِيْقًا وَاِلَّا فَاَنْتِ بَرِيْئَةٌ مِّنَ
اللّٰهِ تَعَالٰى وَاللّٰهُ تَعَالٰى بَرِيْءٌ مِّنْكِ اُخْرُجِيْ يَا نَفْسَ السُّوْءِ مِنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانَةَ بِاَلْفِ
اَلْفِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ اُخْرُجِيْ

یَا نَفْسَ الشُّوْمِ بِاَلْفٍ اَلْفٍ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَ نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰی جَبَلٍ لَّرَاَیْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْیَةِ اللّٰہِ فَاللّٰہُ خَیْرٌ حَافِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اور یہ بھی چشم زخم کا عمل ہے کہ ایک تاگا تین ہاتھ ناپ اور اوسکے پاس کھڑا ہو جو نظر زدہ کو رکھتا ہے پھر یہ عزیمت یعنی عَزَمْتُ عَلَیْکِ سے آخر تک پڑھ جسپر نظر لگی ہے پھر اوس تاگے کو دوسری بار ناپ سو اگر تین ہاتھ سے بڑھ جائے یا کم ہو جائے تو معلوم کر کہ اوسکو نظر لگی ہے تو اس عمل کو تین بار مکرر کر نظر کا اثر دور ہو گا طریقہ عزیمت کا یہ ہے کہ بِسْمِ اللّٰہِ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ کو تین بار پڑھے اور سورۂ فاتحہ کو تین بار پڑھ کر عزیمت مذکورہ شروع کر اور بجائے فلان بن فلانہ کے اوسکا اور اوسکی مان کا نام لے وَلِلْمَسْحُوْرِ وَالْمَرِیْضِ الَّذِیْ اَعْیَی الْاَطِبَّاءَ مَرَضُهٗ یَکْتُبُ فِیْ اِنَاءٍ صِیْنِیٍّ اَبْیَضَ یَا حَیُّ حِیْنَ لَا حَیَّ فِیْ دَیْمُوْمَةِ مُلْکِهٖ وَبَقَائِهٖ یَا حَیُّ فَیَمْحُوْهُ بِالْمَاءِ وَیَشْرَبُ اِلٰی اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا قُلْتُ وَرَاَیْتُ سَیِّدِیَ الْوَالِدَ یَزِیْدُ عَلَیْهَا الْفَاتِحَةَ اور جسپر جادو کا اثر ہو اور اوس بیمار کے واسطے جسکی بیماری نے طبیبوں کو عاجز کر دیا ہو چینی کے سفید برتن میں یہ اسم لکھے یا حی حین لاحی فی دیمومۃ ملکہ وبقائہ یاحی پھر اسکو پانی سے دھو کر چالیس دن پیئے میں کہتا ہوں میں نے حضرت والد کو دیکھا کہ اس اسم پر سورۂ فاتحہ زیادہ کرتے تھے وَمَنْ ضَاعَ لَهٗ شَیْءٌ فَقَالَ یَا حَفِیْظُ مِائَةَ مَرَّةٍ وَّتِسْعَ عَشَرَةَ مَرَّةً مِّنْ غَیْرِ زِیَادَةٍ وَّنُقْصَانٍ ثُمَّ قَرَاَ یَا بُنَیَّ اِنَّهَا اِنْ تَکُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اِلٰی یَاْتِ بِهَا اللّٰہُ مِائَةَ مَرَّةٍ وَّتِسْعَ عَشَرَةَ مَرَّةً رَدَّ اللّٰہُ عَلَیْهِ ضَالَّتَهٗ اور جسکی کوئی چیز کھوئی جاوے پھر کہے یا حفیظ ایک سو انیس بار بدون زیادتی اور کمی کے پھر یہ آیت

[illegible handwritten marginal notes]

یا بنی انها ان تک مثقال حبة من خردل فتکن فی صخرة او فی السموات او فی الارض یات
بہا اللہ۔ بیٹا اگر ایک رائی کے دانہ برابر ہو تو حق تعالیٰ اوس گم ہوئی چیز کو اوسکے پاس لے آویگا۔ لمعرفة السارق یتقابل اثنان و
یمسکان الابریق ببنصرہما او بخنصریہما بین اصبعیہما السبابتین و یکتب اسم المتہم فی
الابریق و یقرأ سورة یٰس الی من المکرمین فان کان ہو الذی سرق دار
الابریق وان لم یدر فلیمح اسمہ ولیکتب اسم غیرہ وہکذا حتی یدور و قلت
و یجب علی من اطلع علی السارق بامثال ہذہ ان لا یجزم بسرقتہ ولا یشیع
فاحشتہ بل یتبع القرائن فانما ہی طریق اتباع القرائن قال اللہ تعالیٰ
ولا تقف ما لیس لک بہ علم۔ چور کے پہچاننے کے واسطے دو شخص آمنے سامنے بیٹھیں اور بدھنی کو
اپنے درمیان میں تھامے رہیں اور اوسکو کلے کی دونوں انگلیوں سے اوٹھائے رہیں اور جسپر چوری کی
تہمت ہو اوسکا نام بدھنی میں لکھے اور سورہ یٰس کو من المکرمین تک پڑھے۔ اگر وہی شخص چور ہوگا
تو بدھنی گھوم جاویگی پھر اگر نہ گھومے تو اوسکا نام مٹا کر دوسرے شخص کا نام لکھے اور وہیں تک پڑھے اور اسی طرح
ہر شخص متہم کا نام لکھتا جاوے یہاں تک کہ گھومے میں کہتا ہوں کہ جو شخص یہ عمل یا ایسا کوئی اور عمل کرکے
چور پر مطلع ہو تو اوسپر واجب ہے کہ اوسکے چرانے پر یقین نہ کرے اور اوسکو بدنام نہ کرے بلکہ قرائن کی پیروی کرے
کہ یہ عمل بھی اتباع قرائن کا ایک طریقہ ہے حق تعالیٰ نے سورۂ بنی اسرائیل میں فرمایا اور نہ پیچھے پڑ اوس
چیز کے جسکا تجکو یقین نہیں مقرر کان اور آنکھ اور دل ہر ایک کا سوال کیا جاویگا۔ و اذا ابق الـ
ابق فاکتب فی قرطاس و اجعلہ فی خرقة و اترکہ فی بیت مظلم و ضعہ بین
حجرین وہی الفاتحة و آیة الکرسی ثم اکتب اللہم انی اسألک بان لک
السموات والارض ومن فیہن فاجعل اللہم السماء والارض وما فیہما علی
عبدک فلان بن فلانة اضیق من حلقة حتی یرجع الی مولاہ برحمتک یا ارحم الراحمین

ثُمَّ اکتُبْ اَوْ کَظُلُمَاتٍ فِیْ بَحْرٍ اِلٰی فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ وَّمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِیَ خَلْقَهٗ وَاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِیْطٌ بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِیْدٌ فِیْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ثُمَّ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ بِحَقِّ هٰذِهِ الْاٰیَاتِ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی نَبِیِّكَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ وَاَنْ تَرُدَّ الْعَبْدَ اِلٰی مَوْلَاهُ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

اور اگر تیرا غلام بھاگ گیا ہو تو ایک کاغذ میں لکھ اور اسکو کسی چیز میں لپیٹ کر اندھیری کوٹھری میں تہہ خانے کے بیچ میں رکھ دے یعنی سورۂ فاتحہ اور آیۃ الکرسی کو لکھ پھر اللھم سے یا ارحم الراحمین تک لکھ پھر یہ آیت لکھ اَوْ کَظُلُمَاتٍ فِیْ بَحْرٍ لُّجِّیٍّ یَّغْشَاهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ظُلُمَاتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ اِذَآ اَخْرَجَ یَدَهٗ لَمْ یَكَدْ یَرٰهَا وَمَنْ لَّمْ یَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ وَّمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِیَ خَلْقَهٗ وَاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِیْطٌ بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِیْدٌ فِیْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ پھر یہ دعا پڑھے اللھم انی اسالک سے آخر تک وَاِذَآ اَرَدْتَّ اَنْ تُنْجِحَ اللّٰهُ حَاجَتَكَ فَاقْرَأْ سُوْرَةَ الْفَاتِحَةِ بِاَنْ تُوْصِلَ مِیْمَ الْبَسْمَلَةِ بِلَامِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ تَبْدَأُ مِنْ یَوْمِ الْاَحَدِ بَیْنَ سُنَّةِ الْفَجْرِ وَفَرْضِهٖ سَبْعِیْنَ مَرَّةً وَّالْیَوْمَ الثَّانِیْ سِتِّیْنَ وَهٰكَذَا تَنْقُصُ كُلَّ یَوْمٍ عَشَرَةً حَتّٰی یَكُوْنَ یَوْمَ السَّبْتِ عَشَرَ مَرَّاتٍ اور جب تو چاہے کہ حق تعالیٰ تیری مراد بر لاوے تو سورۂ فاتحہ کو پڑھ اسطرح کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے میم کو الحمد للہ کے لام سے ملاوے یکشنبہ کے دن سے فجر کی سنت اور فرض کے درمیان میں شروع کرے ستر بار اور دوسرے دن ساٹھ بار اور تیسرے دن پچاس بار اسیطرح ہر روز دس دس کم کرتا جاوے یہانتک کہ ہفتے کے دن دس بار پڑھے وَاِذَآ اَرَدْتَّ اَنْ تَرٰی فِیْ مَنَامِكَ مَا فِیْهِ مَخْرَجٌ مِّمَّا اَنْتَ فِیْهِ مِنَ الضِّیْقِ فَتَوَضَّأْ وَالْبَسْ ثِیَابًا طَاهِرَةً وَّنَمْ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ عَلٰی یَمِیْنِكَ وَاقْرَأْ وَالشَّمْسِ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَّاللَّیْلِ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَّقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَّفِیْ رِوَایَةٍ بَدَلَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ

سُوْرَةَ التِّيْنِ سَبْعَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قُلِ اللّٰهُمَّ اَرِنِيْ فِيْ مَنَامِيْ كَذَا اَوْ كَذَا وَاجْعَلْ لِّيْ مِنْ اَمْرِيْ فَرَجًا وَّمَخْرَجًا وَّاَرِنِيْ فِيْ مَنَامِيْ مَا اَسْتَدِلُّ بِهٖ عَلٰى اِجَابَةِ دَعْوَتِيْ فَاِنْ رَاَيْتَ فِي الْاُوْلٰى وَاِلَّا فَافْعَلْ مِثْلَ ذٰلِكَ فِي اللَّيْلَةِ الثَّانِيَةِ فَاِنْ رَاَيْتَ وَاِلَّا فِي الثَّالِثَةِ اِلَى السَّابِعَةِ لَا يَتَعَدَّاهَا الْاَمْرُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى جَرَّبَهَا جَمَاعَةٌ مِّنْ اَصْحَابِنَا اور جب تو چاہے کہ اپنے خواب مین وہ حال دیکھے جسمین تیری کشادگی ہو اوس تنگی سے جسمین تو مبتلا ہے تو وضو کر اور پاک کپڑے پہن اور قبلہ رو داہنی کروٹ پر لیٹ اور سورۂ والشمس کو سات بار اور سورۂ واللیل کو سات بار اور قل ہو اللہ کو سات بار پڑھ اور دوسری روایت مین قل ہو اللہ کے عوض سورۂ والتین کا سات بار پڑھنا آیا ہے پھر یون کہے خداوندا مجکو میرے خواب مین ایسا اور ایسا دکھلا دے اور میرے اس حال مین کشادگی اور نکاسی کر دے اور میرے خواب مین وہ چیز دکھا دے جس سے مین اپنی دعا کے قبول ہوجانے کو دریافت کر جاؤن تو اگر تو اوسی رات وہ چیز خواب مین دیکھے جسکو تو چاہتا ہے تو خوب ہوا اور نہین تو اسیطرح دوسری رات کر سو اگر مطلب حاصل ہوا فہو المراد اور نہین تیسری رات بھی اسیطرح کر ساتوین رات تک انشاء اللہ تعالی ساتوین کے آگے نہ بڑھیگا کہ حال کھل جاویگا اس عمل کا ہماری صحبت والون نے تجربہ کیا ہے

رُقْيَةُ الْمَحْمُوْمِ اَنْ يُّكْتَبَ وَيُعَلَّقَ عَلٰى عَضُدِهٖ يَبْرَاُ سَرِيْعًا بِاِذْنِ اللّٰهِ تَعَالٰى

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ اِلٰى اُمِّ مِلْدَمٍ الَّتِيْ تَاْكُلُ اللَّحْمَ وَتَشْرَبُ الدَّمَ وَتَهْشِمُ الْعَظْمَ اَمَّا بَعْدُ يَا اُمَّ مِلْدَمٍ اِنْ كُنْتِ مُؤْمِنَةً فَبِحَقِّ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنْ كُنْتِ يَهُوْدِيَّةً فَبِحَقِّ مُوْسَى الْكَلِيْمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاِنْ كُنْتِ نَصْرَانِيَّةً فَبِحَقِّ الْمَسِيْحِ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنْ لَّا تَاْكُلِيْ لِفُلَانِ بْنِ فُلَانَةَ لَحْمًا وَّلَا تَشْرَبِيْ لَهٗ دَمًا وَّلَا تَهْشِمِيْ لَهٗ عَظْمًا وَّتَحَوَّلِيْ عَنْهُ اِلٰى مَنِ اتَّخَذَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ وَاِلَّا فَاَنْتِ بَرِيْئَةٌ مِّنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاللّٰهُ تَعَالٰى بَرِيْٓءٌ مِّنْكِ وَحَسْبُنَا اللّٰهُ

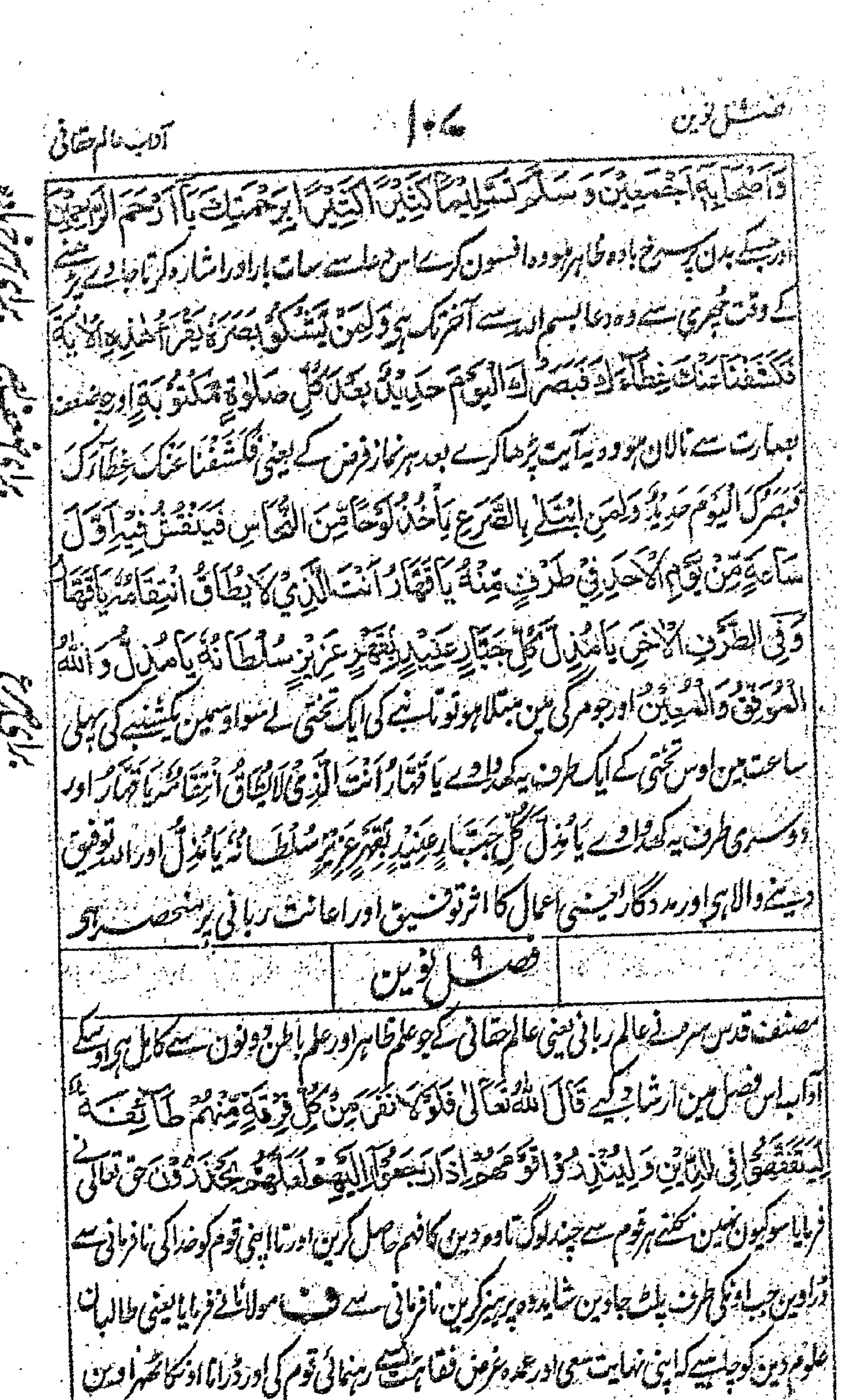
رقیۂ محموم

وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ جیسا کہ تپ آتی ہو واسطے اسکا افسون یہ ہی کہ ایک کاغذمین لکھے اور اوسکے بازو پر باندھے جلد اچھا ہوجاوے گا اللہ تعالی کے حکم سے بسم اللہ سے آخر تک لکھے ف ام ملدم عرب کی زبان مین تپ کی کنیت ہی اور بجاے فلان بن فلانہ کے مریض کا اور اوسکی ماں کا نام لکھے وَاَيْضًا يَقْرَأُ كُلَّ يَوْمٍ بَعْدَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ سُوْرَةَ الْمُجَادَلَةِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اور یہ بھی عمل ہی دفع تپ کا کہ ہر روز عصر کی نماز کے بعد سورہ مجادلہ تین بار پڑھے تپ والے پر وَلِمَنْ بِهِ الْخُنَازِيْرُ يَعْقِدُ عَلٰى سَيْرٍ مِّنَ الْاَدِيْمِ عَلٰى مِقْدَارِ طُوْلِ الْمَرِيْضِ اِحْدٰى وَاَرْبَعِيْنَ عُقْدَةً يَنْفُثُ فِيْ كُلِّ عُقْدَةٍ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَةِ اللّٰهِ وَقُوَّةِ اللّٰهِ وَعَظَمَةِ اللّٰهِ وَبُرْهَانِ اللّٰهِ وَسُلْطَانِ اللّٰهِ وَكَنَفِ اللّٰهِ وَجِوَارِ اللّٰهِ وَاَمَانِ اللّٰهِ وَحِرْزِ اللّٰهِ وَصُنْعِ اللّٰهِ وَكِبْرِيَاءِ اللّٰهِ وَنَظَرِ اللّٰهِ وَبَهَاءِ اللّٰهِ وَجَلَالِ اللّٰهِ وَكَمَالِ اللّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ اور جسکی گردن مین گنٹھمالا ہو تو چمڑے کے تسمہ پر جو مریض کے قد کے برابر ہو اکتالیس گرہ دے اور ہر گرہ پر یہ دعا پھونکے یعنی بسم اللہ سے آخر تک وَلِمَنْ ظَهَرَتْ عَلٰى بَدَنِهِ الْحُمْرَةُ يَرْقِيْهِ بِهٰذَا الدُّعَاءِ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَّيُشِيْرُ بِالسِّكِّيْنِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ بِسْمِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ الْحَكِيْمِ الْكَرِيْمِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ وَسُلْطَانِهٖ اَيَّتُهَا الْحُمْرَةُ جَاءَتْكَ جُنُوْدٌ مِّنَ السَّمَاءِ وَقَالَ سُلَيْمَانُ اَيُّهَا الرِّيْحُ اَجِيْبِيْ دَاعِيَ اللّٰهِ وَمَنْ لَّمْ يُجِبْ دَاعِيَ اللّٰهِ فَمَا لَهٗ مِنْ مَّلْجَاٍ وَّمَا لَهٗ مِنْ ظَهِيْرٍ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِالثَّنَاءِ الطَّيِّبِ عَلَى اللّٰهِ اَللّٰهُ يَكْفِيْكَ وَاللّٰهُ يَشْفِيْكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ يُّؤْذِيْكَ وَمِنْ كُلِّ اٰفَةٍ تَعْتَرِيْكَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ

افسون تپ

معمول مولانا شاہ عبدالعزیز قدس سرہ و مولانا اسحٰق رحمہ اللہ کا یہ ہی کہ تپ کو کاغذ پر لکھکر مریض کے بازو پر باندھ دیتے تھے۔ ابراہیم اور مریم

ف



وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ
اور جسکے بدن پر سرخ بادہ ظاہر ہو وہ افسون کرے اس دعا سے سات بار اور اشارہ کرتا جاوے پڑھنے
کے وقت پھری سے وہ دعا بسم اللہ سے آخر تک ہے وَلِمَنْ یَشْتَکِیْ بَصَرَهٗ یَقْرَأُ ھٰذِهِ الْاٰیَةَ
فَکَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْیَوْمَ حَدِیْدٌ بَعْدَ کُلِّ صَلٰوۃٍ مَّکْتُوْبَۃٍ اور جو ضعف
بصارت سے نالان ہو وہ یہ آیت پڑھا کرے بعد ہر نماز فرض کے یعنی فَکَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ
فَبَصَرُكَ الْیَوْمَ حَدِیْدٌ وَلِمَنِ ابْتُلِیَ بِالصَّرْعِ یَاْخُذُ لَوْحًا مِّنَ النُّحَاسِ فَیَنْقُشُ فِیْهِ اَوَّلَ
سَاعَةٍ مِّنْ یَّوْمِ الْاَحَدِ فِیْ طَرَفٍ مِّنْهُ یَا قَهَّارُ اَنْتَ الَّذِیْ لَا یُطَاقُ انْتِقَامُهٗ یَا قَهَّارُ
وَفِی الطَّرَفِ الْاٰخَرِ یَا مُذِلَّ کُلِّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ بِقَهْرِ عَزِیْزِ سُلْطَانِهٖ یَا مُذِلُّ وَاللّٰهُ
الْمُوَفِّقُ وَالْمُعِیْنُ اور جو مرگی میں مبتلا ہو تو تانبے کی ایک تختی لے سو اوسمین یکشنبے کی پہلی
ساعت میں اوس تختی کے ایک طرف یہ کہدلاوے یَا قَهَّارُ اَنْتَ الَّذِیْ لَا یُطَاقُ انْتِقَامُهٗ یَا قَهَّارُ اور
دوسری طرف یہ کہدلاوے یَا مُذِلَّ کُلِّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ بِقَهْرِ عَزِیْزِ سُلْطَانِهٖ یَا مُذِلُّ اور اللہ توفیق
دینے والا ہے اور مددگار یعنی اعمال کا اثر توفیق اور اعانت ربانی پر منحصر ہے

فصل ۹ نوین

مصنف قدس سرہ نے عالم ربانی یعنی عالم حقانی کے جو علم ظاہر اور علم باطن دونون سے کامل ہے اوسکے
آداب اس فصل مین ارشاد کیے قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ کُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ
لِّیَتَفَقَّهُوْا فِی الدِّیْنِ وَلِیُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْا اِلَیْهِمْ لَعَلَّهُمْ یَحْذَرُوْنَ حق تعالی نے
فرمایا سو کیون نہین نکلتے ہر قوم سے چند لوگ تا وہ دین کا فہم حاصل کرین اور تا اپنی قوم کو خدا کی نافرمانی سے
ڈراوین جب اونکی طرف پلٹ جاوین شاید وہ پرہیز کرین نافرمانی سے ف مولانا نے فرمایا یعنی طالبان
علوم دین کو چاہیے کہ اپنی نہایت سعی اور عمدہ غرض فقاہت سے رہنمائی قوم کی اور ڈرانا اونکا ٹھہراوین

اور ڈرلنے کو اسواسطے خاص کر ذکر فرمایا نہ مژدہ رسانی کو کہ ڈرانا اہم ہے رہنمائی سے اور اس آیت مین دلیل ہے اسپر کہ تفقہ اور تذکیر فرض کفایہ ہے یعنی ہر قوم اور ہر شہر اور گانون مین چند لوگون پر علم دین سیکھنا اور مسائل فقہ کا دریافت کرنا اور باقی لوگون کو سکھانا ضرور ہے اور اگر بعض اہل شہر علم دینی نہ سیکھینگے تو سب گنہگار ہونگے اور معلوم ہوا اس آیت سے کہ علم دین سیکھنے سے غرض یہ ہے کہ خود دین پر قائم ہو اور باقی لوگون کو دین پر لاوے اور یہ نہین کہ اپنے علم کے گھمنڈ سے لوگون کو ذلیل جانے اور خلق اسکو اپنی طرف جھکاوے دنیا حاصل کرنے کو مترجم کہتا ہے حکیم سنائی علیہ الرحمہ نے کیا خوب فرمایا ہے نظم

علم کز تو ترا نہ بستاند ٭ جہل ازان علم بہ بود صد بار

نہ بدان لعنت است بر ابلیس ٭ کہ نداند ہمی یمین و یسار

بل بدان لعنت است کاندر دین ٭ علم داند بعلم نکند کار

اَلْعَالِمُ الرَّبَّانِيُّ الَّذِيْ يَكُوْنُ وَارِثَ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ هُوَ مَنْ يُّحَافِظُ عَلٰى اُمُوْرٍ عالم ربانی اور فقیہ حقانی جو انبیا اور مرسلین کا وارث ہو وہ ہے جو محافظت کرے چند امور پر از انجملہ مصنف حقانی نے پانچ امر یہان بیان فرمائے مِنْهَا اَنْ يُّدَرِّسَ الْعِلْمَ مِنَ التَّفْسِيْرِ وَالْحَدِيْثِ وَالْفِقْهِ وَالسُّلُوْكِ وَالْعَقَائِدِ مَا النَّحْوِ وَالصَّرْفِ لَيْسَ لَهٗ اَنْ يَّشْتَغِلَ بِالْكَلَامِ وَالْاُصُوْلِ وَالْمَنْطِقِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيِّيْنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيَاتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ منجملہ اون امور کے جنکی محافظت عالم ربانی پر ضرور ہے یہ ہے کہ پڑھاوے علم کو از قسم تفسیر اور حدیث اور فقہ اور سلوک اور عقائد اور نحو اور صرف کے اور اوسکو لازم نہین کہ علم کلام اور اصول اور منطق سے مشغول ہے حق تعالی سورۂ جمعہ مین فرمایا کہ اللہ وہ ہے جسنے بن پڑھون مین رسول بھیجا اونھین مین سے یعنی وہ بھی امی ہے خواندہ نہین تلاوت کرتا ہے اونپر آیات خدا کی اور پاک کرتا ہے اونکو اور سکھاتا ہے اونکو کتاب یعنی قرآن مجید اور حکمت یعنی حدیث ف مصنف قدس سرہ نے آیت قرآنی سے ثابت کیا کہ علم دین

مختصر ہو قرآن اور حدیث مین اور فقہ اور سلوک اور عقائد قرآن اور حدیث سے مستخرج اور مستنبط ہین
کتاب اور سنت بجاے متن ہین اور علوم ثلاثہ مذکورہ بجاے شرح کے اور نحو اور صرف ہو اسواسطے علم دین
مین شمار ہوے کہ فہم کتاب اور سنت کا اوسپر موقوف ہے اور عطف اصول کا کلام پر عطف تفسیری ہے
اسواسطے کہ کلام کو اصول بھی بولتے ہین اور اصول سے اصول فقہ یا اصول حدیث مراد نہین اسواسطے
کہ جب حدیث اور فقہ علم دین ہوے تو اونکے اصول بھی علوم دینیہ مین داخل ہین مولانا نے حاشیہ مین فرمایا
عقائد اور کلام مین فرق یہ ہے کہ عقائد علم باللہ اور اوسکے صفات اور افعال سے عبارت ہے
دلائل عقلیہ سے خالص ہوکر اور اگر دلائل عقلیہ مین مذکور بھی ہون تو بطریق تبرع اور بعدم لزوم کے
اور علم کلام مین تو مباحث منطق اور امور عامہ اور جوہر اور عرض اور ہیولی اور صورت کے مباحث
اور نفس وغیرہ کے مباحث داخل ہین اور وہ یعنی کلام تو مبنی ہے مقدمات عقلیہ اور دلائل بدیہیہ سے
وَمَا يَجِبُ فِي التَّدْرِيسِ مُرَاعَاتُهُ أَشْيَاءُ ١ شَرْحُ الْغَرِيبِ لُغَةً اور تدریس مین
جسکی مراعات واجب ہے چند چیزین ہین ١ شرح غریب کرنا باعتبار لغت کے یعنی اگر کوئی لفظ
قلیل الاستعمال ہو جسکے معنی مفہوم ہوتے ہون تو اوسکو بیان کرے بحسب لغت یا اصطلاح کے
وَالْعَوِيصِ الْمُغْلَقِ نَحْوًا ٢ اور جو مشکل مغلق ہو بنابر قواعد نحویہ کے اوسکو بیان کرے
یعنی اگر کوئی صیغہ دشوار یا ترکیب پیچ دار کہ شاگردون کے ذہن پر صعب ہو تو اوسکو موافق قواعد صرف
اور نحو کے حل کرے ٣ وَتَوْجِيهُ الْمَسَائِلِ بِأَنْ يُصَوِّرَهَا بِالْأَمْثِلَةِ الْجُزْئِيَّةِ وَيُبَيِّنَ
حَاصِلَهَا ٣ اور توجیہ مسائل کی اسطرح پر کرنا کہ اوسکی صورت باندھے جزئی مثالون سے
اور اوسکا ماحصل بیان کرے یعنی اگر کتاب مین قواعد کلیہ مذکور ہون اور طلبہ کے ذہن مین نہ آتے ہون تو صاف
صاف عبارت سے اونکی بعضی جزئی مثالین مذکور کرے اور خلاصہ اوسکا اسطرح بیان کرے کہ مخاطبین کے
ذہن مین آجاوے ٤ وَتَقْرِيبُهَا إِلَى الْعَقْلِ لِيَحْصُلَ التَّنَبُّهُ أَوَّلًا ثُمَّ بَعْضُ الْمُقَدِّمَاتِ لِبَعْضٍ

المبہم

حل د

وَ اِنْدِرَاجِ بَعْضِہَا فِی بَعْضٍ ۴ اور تقریب دلائل اسطرح پر کرنا کہ نتیجہ حاصل ہوجاوے بسبب لازم ہونے بعضے مقدمات کے بعض کو اور داخل ہونے بعض مقدمات کے بعض مین یعنی اگر کتاب مین کسی مسئلے پر دلیل قائم ہو تو اوسکے مقدمات پیچیدہ کو اسطرح روان کرے کہ اگر شرطیات سے قیاس مرکب ہو تو لزوم بعض مقدمات سے بعض کو اور اگر حملیات سے قیاس مرکب ہو تو بسبب اندراج بعض کے بعض مین نتیجہ حاصل ہوجاوے تقریب دلیل عبارت ہے سوق دلیل سے اسطرح پر کہ مستلزم مطلوب ہو وَ فَوَائِدُ الْقُیُوْدِ فِی التَّعْرِیْفَاتِ وَالْقَوَاعِدِ الْکُلِّیَّاتِ ۵ اور فوائد قیود کے بیان کرنا تعریفات اور قواعد کلیہ مین یعنی تعریف اور قاعدے مین ہر ہر قید کا فائدہ بیان کرے تا حد جامع اور مانع غیر مستدرک حاصل ہو یعنی فلانی قید اسواسطے مذکور ہوئی کہ فلانی فلانی صورت نکل جاوے جو معرف کے افراد مین نہین ہے مثلاً کلمے کی تعریف مین لفظ اسواسطے مذکور ہوا کہ دوال اربع سے احتراز ہوجاوے اسواسطے کہ وہ کلمے کے افراد مین نہین اور اسیطرح سے قواعد کلیہ مین چنانچہ علم اصول مین یون کہنا کہ حدیث مرسل غیر ثقہ واجب العمل نہین تو مرسل غیر ثقہ کی قید سے مرسل ثقہ خارج ہوگیا جیسے سعید بن المسیب کے مراسیل امام شافعی کے نزدیک واجب العمل ہین کذا فی الحاشیۃ العزیزیۃ وَ وُجُوْہُ الْحَصْرِ فِی التَّقْسِیْمَاتِ ۶ اور تقسیمات مین وجوہ حصر کے بیان کرنا یعنی بحسب استقرا یا بدلیل عقلی بیان کرے کہ مطلوب اقسام مذکورہ مین منحصر ہے وَ دَفْعُ الشُّبُہَاتِ الظَّاہِرَۃِ کَالْمُخْتَلِفَیْنِ یُرٰی اَنَّہُمَا مُشْتَبِہَانِ اَوْ مُشْتَبِہَیْنِ یُرٰی اَنَّہُمَا مُخْتَلِفَانِ مِنَ الْمَذَاہِبِ وَالتَّوْجِیْہَاتِ وَالْعِبَارَاتِ ۷ اور دفع کرنا شبہات ظاہرہ کا جیسے دو مختلف مذہب یا توجیہ یا عبارت کا مشتبہ خیال مین آنا یا دو مشتبہ مذہب وغیرہ کو مختلف گمان کرنا یعنی اگر دو مذہب یا دو توجیہین یا دو عبارتین اور یہی طرح دو سوال یا دو جواب جو فی الحقیقۃ جداجدا اور مختلف ہین وہ ظاہر مین مشتبہ معلوم ہوتے ہون تو دونون مین بتقریر واضح فرق بیان کرلے اسکو تفریق المتجانسین کہتے ہین اور اگر دو مشتبہ کو مختلف

۵ یعنی نظم و اور اشارۃ اور رسالون سے اور غیرہ سیکھون سے یعنی ان علمون سے ۱۲

کمال کیسے تو اوسمین حل اختلاف کے تطبیق مختلفین کیطرف لیتے ہین جیسا اختلاف دونون کا بدلالت مطابقی ہو یا ایک مطابقی ہو اور دوسرا تضمنی یا التزامی وَیَجْتَنِبُ لُزُومَ مَا یَمْتَنِعُ فِي التَّعْرِیْفَاتِ کَالْاِسْتِدْرَاكِ وَذِکْرِ الْاَخْفٰی وَالْبَرَاهِیْنِ کَجُزْئِیَّةِ الْکُبْرٰی وَسَلْبِ الصُّغْرٰی اور دفع کرنا شبہات ظاہرہ کا چنانچہ لازم آنا اوسکا جو تعریفات مین ممتنع ہی جیسے استدراک اور خفی ترکا ذکر کرنا وعلی ہذا القیاس عدم جمع ومنع یا لازم آنا اوسکا جو براہین مین ممتنع ہی چنانچہ جزئی ہونا کبری کا اور سالبہ ہونا صغری کا مترجم کہتا ہی استدراک عبارت ہی اوس لفظ سے جو کلام مین زیادہ ہو بلا فائدہ اور تعریف مین خفی کا لانا چنانچہ نار کی تعریف مین کہنا ہوا اُسْطُقُسٌ فَوْقَ الْاُسْطُقُسَّاتِ اَوْ قَادِحٍ فِي اللُّزُوْمِ وَالْاِنْدِرَاجِ اَوْ مُخَالَفَةٍ بِعِبَارَةٍ اُخْرٰی اَوْ لِکَلَامِ اِمَامٍ مِّنَ الْاَئِمَّةِ یا دفع کرنا اوسکا جو قیاس استثنائی مین لزوم کا اور قیاس اقترانی مین اندراج کا قادح ہی یا دفع کرنا مخالفت کا اوس کتاب کی دوسری عبارت سے یا کسی امام کے کلام سے وہ امام جو اس فن کے امامون مین داخل ہی یعنی اگر مصنف کی عبارت اوسکی کتاب کی دوسری عبارت سے مخالف ہو یا اوس فن کے امام سے مخالف ہو تو اوسکی توجیہ کرنا چاہیے یا منع اور مناقضہ اجمالیہ مصنف کے کلام پر بادی الرائے مین نظر آتا ہو یا اوسکا مناظرہ قاعدہ مناظرہ پر نشست نکھتا ہو تو اوسکا دفع کرنا ضرور ہی بکذا صرح المصنف قدس سرہ فی رسالة اخری فَالْعَالِمُ لَا یُفِیْدُ تَلَامِذَتَهٗ فَائِدَةً تَامَّةً حَتّٰی یُبَیِّنَ لَهُمْ هٰذِهِ الْاُمُوْرَ مُتَنَبِّهَةً عَلَیْهَا فِيْ دَرْسِهٖ تو عالم اپنے شاگردون کو فائدۂ تامہ کا افادہ نکریگا جب تک اونسے ان امور مذکورہ کو نہ بیان کردے پھر انھین امور پر اثنائے درس مین آگاہ کرتا جاوے تا ان قواعد مجملہ کے مواقع مخصوصہ مین شرح اور تفصیل ہوتی جاوے گویا معقول محسوس ہوگیا وَمِنْهَا اَنْ یُّقَلِّلَ الْاَشْغَالَ وَقَدْ ذَکَرْنَاهَا بِالتَّفْصِیْلِ وَلْیَکُنْ لَهٗ وَقْتٌ یَجْلِسُ فِیْهِ مَعَ النَّاسِ مُتَوَجِّهًا اِلَیْهِمْ یُلْقِيْ عَلَیْهِمُ السَّکِیْنَةَ فَاِنَّ حُجَّةَ اللّٰهِ تَعَالٰی لَا تَتِمُّ اِلَّا بِالْاِسْتِطَاعَةِ الْمُمْکِنَةِ ثُمَّ الْاِسْتِطَاعَةِ

الميسرة ومن الثانية الصحبة والحث على الاشتغال قولا وفعلا وتصرفا بالقلب والله اعلم واليه الاشارة في قوله تعالى ويزكيهم اور منجملہ اون امور کے جنکی محافظت عالم ربانی پر لازم ہے یہ ہے کہ اشتغال طریقت کی تلقین کرے اور جسے اونکو بتفصیل تمام فصول سابقہ مین ذکر کیا ہے اور اوسکے لیے ایک وقت مقرر کرنا چاہیے جسمین لوگون کے ساتھ بیٹھے اونکی طرف متوجہ ہوکر اونپر نسبت ڈالنے کو اسواسطے کہ صحبت الٰہی تمام نہین ہوتی مگر استطاعت ممکنہ سے اور بعد اسکے استطاعت میسرہ سے اور قسم ثانی یعنی استطاعت میسرہ سے صحبت ہے اور رغبت دلانا اشتغال پر قول سے اور فعل سے اور دل کے تصرف سے واللہ اعلم اور اسی کی طرف یعنی صفائی دل بہ برکت صحبت کے اشارہ ہے حق تعالی کے اس قول مین ویزکیہم یعنی رسول کریم اونکو پاک کرتا ہے اپنے انوار صحبت سے ومنها ان يتخولهم بالموعظة قال الله تعالى لرسوله صلى الله عليه وسلم فذكر ان نفعت الذكرى و يجتنب القصص فقد روينا في الاصول ان رسول الله صلى الله عليه وسلم واصحابه من بعده كانوا يتخولون بالموعظة وروينا في سنن ابن ماجة وغيره ان القصص لم تكن في زمان رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا في زمان ابي بكر وعمر رضي الله عنهما وروينا ان الصحابة كانوا يخرجون القصاص من المساجد فعلمنا ان القصص غير موعظة وانه مذموم تاديها اعتمدوه اور منجملہ امور مذکورہ کے یہ ہے کہ لوگون کا خبرگیر رہے وعظ اور نصیحت سے حق تعالی نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ نصیحت کیا کر اگر نصیحت کرنا فائدہ دے اور وعظ کہنے والے کو چاہیے کہ قصہ گوئی سے پرہیز کرے کہ ہمکو روایت پہنچی ہے کتب حدیث مین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اونکے اصحاب اونکے بعد خبرگیری کیا کرتے تھے مسلمین کی وعظ اور نصیحت سے اور ہمکو روایت پہنچی ہے سنن ابن ماجہ وغیرہ مین کہ قصہ خوانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین نتھی اور نہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے زمانے مین اور ہمکو روایت

ثابت ہوا ہی کہ صحابۂ کرام قصہ خوانون کو مساجد سے نکال دیتے تھے تو ہمنے ان روایات سے معلوم کیا کہ قصہ گوئی اور چیز ہی وعظ اور نصیحت کے سوا اور یہ معلوم ہوگیا کہ قصہ گوئی شرع مین مذموم اور معیوب ہی کہ زمانہ صحابہ مین نہتھی اور وہ قصہ خوانون کو نکال دیتے تھے اور وعظ اور نصیحت محمود اور پسندیدہ ہی اسواسطے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابۂ کرام کا فعل ہی فَالْقَصَصُ هُوَ اَنْ يَّكُنْ كُسْ الْحِكَايَاتِ الْعَجِيْبَةَ النَّادِرَةَ وَيُبَالِغُ فِيْ فَضَائِلِ الْاَعْمَالِ اَوْ غَيْرِهَا بِمَا لَيْسَ بِحَقٍّ وَلَا يَقْصِدُ فِيْ ذٰلِكَ تَدْرِيْجَ تَلْقِيْنِهِمُ السُّنَّةَ وَتَمْرِيْنَهُمْ بِهَا بَلِ التَّشَدُّقَ وَالْاِعْجَابَ وَالتَّمَيُّزَ عَنِ النَّاسِ بِالْفَصَاحَةِ وَحُسْنِ اِيْرَادِ الْحِكَايَاتِ وَالْاَمْثَالِ وَبِالْجُمْلَةِ فَالْفَرْقُ بَيْنَهُمَا اَمْرٌ مُّهِمٌّ وَسَنَعْقِدُ لَهٗ فَصْلًا سو قصہ گوئی سے مراد یہ ہی کہ حکایات عجیبہ نادرہ کو مذکور کرے اور فضائل اعمال یا اسکے غیر کو بمبالغۂ تمام بیان کرے جو بروایت صحیح ثابت نہین اور اس گفتار سے اوسکو یہ مقصود نہین کہ لوگون کو اتباع سنت کی تلقین بتدریج کرے اور آہستہ آہستہ اونکو اتباع سنت کا خوگر کردے بلکہ مقصود اظہار زبان آوری اور اعجوبہ گفتاری اور لوگون مین ممتاز ہونا فصاحت بیانی سے اور حسن ایراد حکایات اور برمحل مثل گوئی سے خلاصۂ کلام یہ ہی کہ قصہ گوئی اور وعظ مین فرق کرنا ضروری امر ہی اور اسکے بعد ہم ایک فصل بیان کرینگے شرائط تذکیر اور وعظ گوئی مین **ف** مولانا نے فرمایا حکایات عجیبۂ نادرہ جیسے قصۂ کربلا اور قصۂ وفات اور قصہ معراج کا نہایت طویل و عریض کرکے نقل کرنا جو بروایت صحیح ثابت نہین اور اسی طرح صحابۂ کبار کے قصص صحیح اور غلط روایات کو ملا کر ذکر کرنا جس سے اہل علم کے کان بہرے ہوجاوین یہ ایسے ہی حکایات مصداق ہین اوس حدیث کے جو صحیح مسلم مین ابوہریرہ رضی سے مروی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری پچھلی امت مین کچھ لوگ ہونگے جو تمسے ایسی حدیثین نقل کرینگے کہ تمنے اور تمہارے باپون نے نہین سنی ہونگی تو اونکی صحبت سے آپ کو بچائیو دور رہیو

وَمِنْهَا الْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ فِي الْوُضُوْءِ وَالصَّلٰوةِ بِاَنْ تَرٰى اَحَدًا
لَا يَسْتَوْعِبُ الْغَسْلَ فَيُنَادِيْ وَيْلٌ لِلْعَرَاقِيْبِ مِنَ النَّارِ وَلَا يُدِيْمُ الطُّمَانِيْنَةَ فَيَقُوْلُ
صَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ وَفِي اللِّبَاسِ وَالْكَلَامِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلْتَكُنْ
مِنْكُمْ اُمَّةٌ يَدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاُولٰئِكَ
هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ وَالْاٰدَابُ فِيْهِمَا الرِّفْقُ وَاللِّيْنُ وَاِنَّمَا الْعُنْفُ وَالشِّدَّةُ مِنْ شَانِ الْاُمَرَاءِ
وَالْمُلُوْكِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ اور منجملہ امور مذکورہ کے امر بالمعروف
اور نہی عن المنکر ہی وضو مین اور نماز مین کہ اگر دیکھے کسیکو کہ پانون کو پورا نہین دھوتا ہی تو پکار کے کہے کہ
عذاب ہی ایڑیون کو دوزخ کا یا کوئی تعدیل ارکان بہ طمانینت نہین کرتا تو کہے کہ نماز پھر پڑھ کہ البتہ تو نے
نماز نہین پڑھی ہکذا فی الحدیث اور پوشاک اور گفتگو اور انکے سوا اور امور مین امر بالمعروف اور نہی
عن المنکر کرنا چاہیے حق تعالی فرماتا ہی اور چاہیے کہ تم مین بعضے لوگ دعوت الی الخیر کرین اچھے کام کا
امر کرین اور بُرے کام خلاف شرع سے روکین اور وہی لوگ رستگار فلاح یاب ہین اور امر بالمعروف اور
نہی عن المنکر مین تلطف اور نرم کلامی آداب ہی اور سختی اور جھڑکنا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر مین
امرا اور سلاطین کا طریقہ ہی اللہ تعالی نے فرمایا اپنے نبی کریم سے کہ جھگڑا کرو ان سے اوس طریقے پر جو نیک تر ہی
یعنی تلطف اور نرمی سے وَمِنْهَا مُوَاسَاةُ الْفُقَرَاءِ وَطَالِبِي الْعِلْمِ بِقَدْرِ الْاِمْكَانِ
فَاِنْ لَمْ يَقْدِرْ وَكَانَ لَهٗ اِخْوَانٌ مُوَافِقُوْنَ حَرَّضَهُمْ وَحَثَّهُمْ عَلَى الْمُوَاسَاةِ فَاِذَا
وُجِدَتْ هٰذِهِ الصِّفَاتُ مُجْتَمِعَةً فِيْ شَخْصٍ وَاحِدٍ فَلَا تَشُكَّنَّ اَنَّهٗ وَارِثُ الْاَنْبِيَاءِ
وَالْمُرْسَلِيْنَ وَاَنَّهُ الَّذِيْ يُدْعٰى فِي الْمَلَكُوْتِ عَظِيْمًا وَاَنَّهُ الَّذِيْ يَدْعُوْ لَهٗ خَلْقُ
اللّٰهِ حَتَّى الْحِيْتَانُ فِيْ جَوْفِ الْمَاءِ كَمَا وَرَدَ فِي الْحَدِيْثِ فَلَازِمْهُ لَا يَفُوْتَنَّكَ فَاِنَّهُ
الْكِبْرِيْتُ الْاَحْمَرُ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اور منجملہ امور مذکورہ کے خبرگیری اور حسن سلوک ہی فقرا اور طالب علمون سے

بقدر امکان کے اور اگر مقدور نہو اوسکے برادران دینی موافق مزاج مقدور والے ہون تو اونکو ترغیب
اور ترغیب لاوے اونکے ساتھ سلوک کرنے کی تو اگر یہ صفات جو فصل مذکور ہو چکے ایک شخص مین مجتمع ہو
تو ہرگز شک نکرنا اوسکے وارث الانبیاء والمرسلین ہونے مین اور یہی شخص ملکوت آسمانی مین عظیم الشان
مشہور ہی اور ایسے ہی شخص کو خلق اللہ دعا دیتی ہی یہانتک کہ مچھلیان پانی کے اندر دعا کرتی ہین
چنانچہ حدیث مین وارد ہی تو ای مخاطب اسکا ساتھ نچھوڑیو کہین ایسے شخص کی صحبت نہ فوت ہو جاوے
اسواسطے کہ بلاشک یہ تو کبریت احمر اور اکسیر اعظم ہی واللہ اعلم **ف** مولانا نے فرمایا کہ حدیث صحیح
مین وارد ہی کہ فضیلت عالم کی عابد پر جیسے میری فضیلت تمہارے ادنی شخص پر اور آنحضرت علیہ الصلوۃ
والسلام دو گروہ پر گذرے اور طالبان علم کی فضیلت ذکر کرکے اونھین مین بیٹھے اور فرمایا انما بعثت
معلما یعنی مین تعلیم کے واسطے مبعوث ہوا ہون اور شاید کہ اسمین بھید یہ ہی کہ علم حقانی فی نفسہ کمال ہی
اور ایسی فضیلت ہی جس سے انسان رب العالمین کا مظہر ہو جاتا ہی اور یہی سر ہی خلافت کا اسواسطے
کہ اسی کے سبب سے قوت علمیہ اور قوت عملیہ کی تکمیل ہوتی ہی خلق مین اور اسی کی طرف اشارہ ہی آیت مین
ہُوَ الَّذِی بَعَثَ فِی الْاُمِّیِّیْنَ رَسُوْلًا مِّنْہُمْ ولہذا اس فصل کے سرے پر مصنف قدس سرہ اس آیت کو لایا
وَاعْلَمْ اَنَّ کُلَّ مَنِ انْتَصَبَ مَنْصَبَ الْھِدَایَۃِ وَالدَّعْوَۃِ اِلَی اللّٰہِ مَتٰی مَا اَخَلَّ فِیْ شَیْءٍ
مِّنْ ھٰذِہِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّ فِیْہِ ثُلْمَۃً حَتّٰی یَسُدَّھَا اور معلوم کر کہ جو شخص ہدایت اور دعوت الی اللہ کے
منصب پر قائم ہوا جب کہ وہ خلل انداز ہوگا کسی امر مین امور مذکورہ سے تو اوسمین رخنہ ہی تاآنکہ اسکو
بند کرے یعنی اوس صفت کو حاصل کرے تب کامل ہو **ف** یعنی کامل مطلق فی الواقع وہ ہی جو علم ظاہر
اور علم باطن دونون کا جامع ہو والا نقصان سے خالی نہین عالم ظاہر تحصیل نسبت باطن کا محتاج ہی اور باطنی
نسبت والا کتاب اور سنت کے حاصل کرنے کا حاجتمند ہی تاجامع النورین اور مجمع البحرین اور یادگار
اولیاے سابقین اور وارث الانبیاء والمرسلین ہو جاوے وَاَنَا اُوْصِیْ طَالِبَ الْحَقِّ بِاُمُوْرٍ سِتَّۃٍ

اَنْ لَا یَصْحَبَ الْاَغْنِیَاءَ اِلَّا لِدَفْعِ مَظْلِمَۃٍ عَنِ النَّاسِ اَوْ بَعْثِ نَائِبِہِمْ عَلَی الْخَیْرِ وَھٰذَا
ھُوَ وَجْہُ التَّوْفِیْقِ بَیْنَ الْاَحَادِیْثِ الدَّالَّۃِ عَلٰی ذَمِّ صُحْبَۃِ الْمُلُوْکِ وَبَیْنَ مَا صَحِبَہُمْ
کَثِیْرٌ مِّنَ الْعُلَمَاءِ الْبَرَرَۃِ اور مین وصیت کرتا ہون طالب حق کو چند امور کی از انجملہ یہ ہو کہ اغنیا
اور امراسے صحبت نرکھے مگر بہ نیت دفع کرنے ظلم کے خلق پر سے یا اونکو مستعد کرنے کے واسطے خیر پر
اور یہ وہی وجہ ہو جس سے اون احادیث کے درمیان مین جو صحبت ملوک کی مذمت پر دلالت کرتے ہین
اور درمیان اوسکے کہ اکثر علمائے صالحین نے اونکی صحبت اختیار کی ہو اتفاق ہو کر تعارض دفع ہوتا ہے
وَمِنْہَا اَنْ لَّا یَصْحَبَ جُہَّالَ الصُّوْفِیَّۃِ وَلَا جُہَّالَ الْمُتَعَبِّدِیْنَ وَلَا الْمُتَقَشِّفَۃَ مِنَ
الْفُقَہَاءِ وَلَا الظَّاھِرِیَّۃَ مِنَ الْمُحَدِّثِیْنَ وَلَا الْغُلَاۃَ مِنْ اَصْحَابِ الْمَعْقُوْلِ وَالْکَلَامِ
بَلْ یَکُوْنُ عَالِمًا صُوْفِیًّا زَاھِدًا فِی الدُّنْیَا دَائِمَ التَّوَجُّہِ اِلَی اللّٰہِ مُنْصَبِغًا بِالْاَحْوَالِ
الْعَلِیَّۃِ رَاغِبًا فِی السُّنَّۃِ مُتَتَبِّعًا لِحَدِیْثِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاٰثَارِ
الصَّحَابَۃِ طَالِبًا لِشَرْحِہَا وَبَیَانِہَا مِنْ کَلَامِ الْفُقَہَاءِ الْمُحَقِّقِیْنَ الْمَائِلِیْنَ اِلَی الْحَدِیْثِ
عَنِ النَّظَرِ وَاَصْحَابِ الْعَقَائِدِ الْمَاْخُوْذَۃِ مِنَ السُّنَّۃِ النَّاظِرِیْنَ فِی الدَّلِیْلِ الْعَقْلِیِّ
تَبَرُّعًا وَاَصْحَابِ السُّلُوْکِ الْجَامِعِیْنَ بَیْنَ الْعِلْمِ وَالتَّصَوُّفِ غَیْرِ الْمُتَشَدِّدِیْنَ عَلٰی
اَنْفُسِہِمْ وَالْمُحْدِثِیْنَ زِیَادَۃً عَلَی السُّنَّۃِ وَلَا یَصْحَبُ اِلَّا مَنِ اتَّصَفَ بِہٰذِہِ الصِّفَاتِ
اور از انجملہ یہ وصیت ہو کہ صحبت نہ اختیار کرے صوفیان جاہل کی اور نہ جاہلان عبادت شعار کی اور
نہ فقیہون کی جو زاہد خشک ہین اور نہ محدثین ظاہری کی جو فقہ سے عداوت رکھتے ہین اور نہ اصحاب معقول
اور کلام کی جو منقول کو دلیل سمجھکر استدلال عقلی مین افراط کرتے ہین بلکہ طالب حق کو چاہیے کہ عالم صوفی ہو
دنیا کا تارک ہر دم اللہ کے دھیان مین حالات بلند مین ڈوبا سنت مصطفویہ مین راغب حدیث اور آثار
صحابہ کرام کا متبع پس حدیث اور آثار کی شرح اور بیان کا طلب کرنے والا اون فقیہان محققین کے کلام سے

جو حدیث کی طرف مائل ہین نظر سے اور اون اصحاب عقائد کے کلام سے جنکے عقائد ماخوذ ہین سنت سے
جو ناظر ہین دلیل عقلی مین بطریق تبرع اور عدم لزوم کے اور اون اصحاب سلوک کے کلام سے جو جامع ہین
علم اور تصوف کے تشدد کرنے والے نہین اپنے نفوس پر اور نہ دقت کرنے والے سنت نبویہ پر بڑھکر اور
صحبت اختیار کرے مگر اوس شخص کی جو متصف بصفات مذکورہ ہو ف مصنف قدس سرہ نے
مرد حق پرست کو غایت شفقت سے اہل نقصان کی صحبت سے منع فرمایا تا مصحبتان اشخاص کی راہزن
دین نہو حافظ شیراز علیہ الرحمۃ نے فرمایا شعر نخست موعظت پیر صحبت این سخن ست ٭ کہ از مصاحب
ناجنس احتراز کنید ٭ صوفی جاہل اور عابد بے علم بدعت اور الحاد سے کمتر خالی سعدی علیہ الرحمۃ نے فرمایا شعر
خیالاتِ نادانِ خلوت نشین ٭ بہم برکند عاقبت کفر و دین ٭ اور فقیہ زاہد خشک نور باطن
اور برکات قلبیہ سے ناواقف اور ظاہری محدثین فہم دقیق اور مغز شریعت سے محروم اور غالیان اصحاب معقول
اکثر عقائد اسلامیہ مین متردد یا منکر اور برکات ایمانیہ اور نور عبودیت سے بیگانہ بخلاف اوس
مرد کامل الوجود کے جو کمالات ظاہرہ و باطنہ کی جامعیت سے مجمع البحار اور مطلع الانوار ہو کر
وارث سید الابرار ہے ایسے فرد کامل کی صحبت کیمیاے سعادت ہے حق تعالی اپنی رحمت بے علت سے
ہمکو نصیب کرے آمین ثم آمین وَمِنْهَا أَنْ لَا يَتَكَلَّمَ فِي تَرْجِيحِ مَذْهَبِ الْفُقَهَاءِ بَعْضِهَا
عَلَى بَعْضٍ بَلْ يَضَعُهَا كُلَّهَا عَلَى الْقُبُولِ بِجُمْلَةٍ وَيَتَّبِعُ مِنْهَا مَا وَافَقَ صَرِيحَ
السُّنَّةِ وَمَعْرُوفَهَا فَإِنْ كَانَ الْقَوْلَانِ كِلَاهُمَا مُخَرَّجَيْنِ اتَّبَعَ مَا عَلَيْهِ الْأَكْثَرُونَ فَإِنْ كَانَ
سَوَاءً فَهُوَ بِالْخِيَارِ وَيَجْعَلُ الْمَذَاهِبَ كُلَّهَا كَمَذْهَبٍ وَاحِدٍ مِنْ غَيْرِ تَعَصُّبٍ
اور از انجملہ یہ ہے کہ گفتگو نکرے فقہاے کبار کے مذاہب مین ایک کو دوسرے پر ترجیح دے کر
بلکہ جمیع مذاہب حقہ کو بالاجمال مقبول جانے اور اونمین سے اوسپر چلے جو صریح اور مشہور سنت کے
موافق ہو سو اگر کسی صورت مین فقہا کے دو قول ہون اور دونون ماخوذ او مستنبط ہون سنت سے

تو اوس قول پر چلے جسپر اکثر فقہا ہین اور اگر دونون طرف کثرت فقہا برابر ہو تو وہ مختار ہی تو چاہیے اس
قول پر عمل کرے چاہے دوسرے پر اور ایمہ اربعہ کے مذاہب کو ایک مذہب جانے بدون تعصب کے
ف چونکہ جمہور اہل سنت کے نزدیک مذاہب اربعہ مین حق دائر ہی لہذا اسکو مجملاً حق جاننے کو
فرمایا اور ترجیح مذہب کی گفتگو سے اسواسطے منع کیا کہ ایک مذہب کو ترجیح دینا اکثر اون مین مذاہب
باقیہ کی تنقیص اور تذلیل کا باعث ہو جاتا ہی چنانچہ اسی سبب سے بعضے حنفی امام شافعی کے
مذہب کو برا کہنے لگتے ہین اور بعضے شافعی متعصب مذہب حنفی پر طعن کرتے ہین اسی بھید سے
افضل الخلق علیہ الصلوة والسلام نے فرمایا کہ یونس علیہ السلام سے مجکو فضل نکہو واللہ اعلم
مصنف نے حاشیہ منہیہ مین فرمایا صریح سنت سے وہ مراد ہی جسکا مطلب ماہرین لغت عرب کے
افہام مین متبادر ہو اور معروف سے مراد وہ ہی جو بخاری اور مسلم مین متفق علیہ ہو یا ترمذی اور ابو داود
اور اونکے سوا اور ایمہ حدیث نے اوسکی روایت اور تصحیح کی ہو اور سب مذاہب فقہا کو ایک مذہب
کر ڈالنے کا یہ مطلب ہی کہ اسکا اعتقاد کرے کہ فیمابین شافعیہ اور حنفیہ کا اختلاف ویسا ہی جیسے
بعضے حنفیون کا اختلاف بعض کے ساتھ آپس مین تو وہ شخص درصورت اختلاف مختار کو
یا طالب ترجیح ہو کثرت قائلین سے یا موافق حدیث صریح سے اور مخرج سے مراد وہ ہی جسپر صریح
نص نہ دلالت کرے لیکن نص اوسکی نظیر مین وارد ہی سو فقہا نے اوسپر قیاس کر لیا ہی یا سنت سے
قاعدہ کلیہ ظاہر ہوا ہی جس سے جواب اس مسئلے کا نکلتا ہی یا نص اس طرح پر وارد ہی کہ وہ نص
دوسرے مقدمے کے ساتھ بلکہ جواب مسئلے کی متضمن ہی یا نص اس طرح پر وارد ہی کہ اس حکم
کی طرف مشیر ہی مترجم کہتا ہی موافقت حدیث صریح معروف کو جو مرجحات عمل سے قرار دیا سو اوس
عالم متبحر ماہر فی الحدیث کے حق مین ہی جو اسانید اور متون حدیث پر محیط ہو اور معرفت صحیح اور غیر صحیح ناسخ اور منسوخ معمول
اور غیر معمول پر قادر ہو حدیث صحیح صریح غیر معارض کی التباز رکھتا ہو چنانچہ مصنف قدس سرہ اور سائر علمائے محققین کی

تصانیف سے یہ امر مفہوم ہوتا ہے اور وہ کم مایہ جو مطالب مسکوکہ کا نہیں جو مشکوۃ یا کوئی اور کتاب حدیث
فقط ترجمہ دریافت کرکے آپکو محدث قرار دیتا ہے

شعر

تکیہ بر جای بزرگان نتوان زد بگزاف
مگر اسباب بزرگی ہمہ آمادہ کنی

وَمِنْهَا اَنْ لَا يَتَكَلَّمَ فِي تَرْجِيحِ طُرُقِ الصُّوفِيَّةِ بَعْضِهَا عَلٰى
بَعْضٍ وَلَا يُنْكِرَ عَلَى الْمَغْلُوبِينَ مِنْهُمْ وَلَا عَلَى الْمُؤَوِّلِينَ فِي السَّمَاعِ وَغَيْرِهِ وَلَا يَتَّبِعَ
هُوَ نَفْسَهُ اِلَّا مَا هُوَ ثَابِتٌ فِي السُّنَّةِ وَمَشٰى عَلَيْهِ اَصْحَابُ الْعِلْمِ مِنَ الْمُحَقِّقِينَ
الرَّاسِخِينَ وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ وَالْمُعِينُ اور از انجملہ یہ کہ گفتگو نکرے صوفیوں کے طریقے مین
بعض کو بعض پر ترجیح دیکر اور جو اونمین مغلوب الحال ہین اونپر انکار نکرے اور نہ اونپر جو سماع وغیرہ مین
تاویل کرتے ہین اور خود پیروی نکرے مگر اوسکی جو سنت سے ثابت ہے اور جسپر وہ اہل علم چلے ہین جو منجملہ
محققین راسخین ہین اور حق تعالی توفیق دینے والا ہے اور مددگار ف اولیاے طریقت کے طریقے
مین حصول نسبت اور وصول الی اللہ کے جامع ہین پھر یون کہنا کہ طریقہ نقشبندیہ افضل اور راجح ہے قادریہ
اور چشتیہ سے یا عکس اسکے کہنا بے فائدہ ہے جو جسکو سہل معلوم ہو اور پسند آوے وہ اوسکو اختیار کرے
اور یہ جو فرمایا کہ سالک مغلوب الحال وغیرہ پر انکار نکرے سو بیان ہے خواجہ نقشبند کے قول کا کہ نہ انکار میکنم
ونہ این کار میکنم یعنی مغلوبین اہل سماع وغیرہ پر انکار اسواسطے نہین کہ وہ تاویل سے یہ فعل کرتے ہین
تحلیل حرام صریح کا نہین کرتے جو اونکا انکار واجب ہو اور پیروی اونکی اسواسطے منع فرمائی کہ یہ امر
مسنون نہین چنانچہ حضرت مصنف نے دوسرے رسالے مین فرمایا خُذْ مَا صَفَا وَدَعْ مَا كَدِرَ
نسبت صوفیہ غنیمت کبری ست ورسوم ایشان ہیچ نمی ارزد ✣ ✣

فصل دسوین

اس فصل مین آداب تذکیر اور وعظ گوئی کے مذکور ہین جسکے بیان کا مصنف قدس سرہ العزیز نے
وعدہ کیا تھا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِرَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكِّرْ اِنَّمَا اَنْتَ

مُذَكِّرٌ وَقَالَ لِكَلِيْمِهِ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَذَكِّرْهُمْ بِاَيَّامِ اللّٰهِ فَالتَّذْكِيْرُ رُكْنٌ شَطِيْرٌ وَلْنَتَكَلَّمْ فِيْ صِفَةِ الْمُذَكِّرِ وَكَيْفِيَّةِ التَّذْكِيْرِ وَالْغَايَةِ الَّتِيْ يَلْحَظُهَا الْمُذَكِّرُ وَمِنْ اَيِّ عِلْمٍ اِسْتِمْدَادُهٗ وَمَاذَا اَرْكَانُهٗ وَمَا اٰدَابُ الْمُسْتَمِعِيْنَ وَمَا الْاٰفَاتُ الَّتِيْ تَعْتَرِيْ فِيْ وُعَّاظِ زَمَانِنَا وَمِنَ اللّٰهِ الْاِسْتِعَانَةُ حق تعالی نے اپنے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ سمجھا یا سمجھا یا کر تو ہی مذکر اور واعظ ہی اور اپنے ہم کلام موسیٰ سے فرمایا کہ اونکو یاد دلایا کر وقائع سابقہ کو تو نص قرآنی سے معلوم ہوا کہ تذکیر اور وعظ گوئی دین میں رکن عظیم ہی اور ہمکو چاہیے کہ کلام کرین مذکر کی صفت مین اور تذکیر کی کیفیت مین اور اوس غایت مین جو مذکر کا مقصود اصلی ہی اور کس علم سے وعظ گوئی کی استمداد ہی اور تذکیر کے کیا ارکان ہین اور وعظ سننے والون کے کیا آداب ہین اور کیا کیا آفتین ہمارے زمانے کے واعظون کے وعظ مین پیش آتی ہین اور اللہ سے درخواست مددگاری کی ہی فَاَمَّا الْمُذَكِّرُ فَلَا بُدَّ اَنْ يَّكُوْنَ مُكَلَّفًا عَدْلًا كَمَا اشْتُرِطَا فِيْ رَاوِي الْحَدِيْثِ وَالشَّاهِدِ سو مذکر اور واعظ کو ضرور ہی کہ مکلف یعنی مسلمان عاقل بالغ ہو اور عادل یعنی متقی ہو جیسا کہ راوی حدیث اور شاہد مین علما نے تکلیف اور عدالت شرط کی ہی

ف مولانا نے فرمایا تو لڑکا اور دیوانہ اور کافر اور فاسق اور صاحب بدعت جیسے شیعہ اور خارجی لائق تذکیر کے نہین مُحَدِّثًا مُفَسِّرًا عَالِمًا بِجُمْلَةٍ كَافِيَةٍ مِّنْ اَخْبَارِ السَّلَفِ الصَّالِحِ وَسِيَرِهِمْ اور واعظ کو ضرور ہی کہ محدث اور مفسر ہو اور سلف صالح یعنی صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین کے اخبار اور سیرت سے فی الجملہ بقدر کفایت کے واقف ہو وَنَعْنِيْ بِالْمُحَدِّثِ الْمُشْتَغِلَ بِكُتُبِ الْحَدِيْثِ بِاَنْ يَّكُوْنَ قَرَاَ لَفْظَهَا وَفَهِمَ مَعْنَاهَا وَعَرَفَ صِحَّتَهَا وَسُقْمَهَا وَلَوْ بِاِخْبَارِ حَافِظٍ اَوِ اسْتِنْبَاطِ فَقِيْهٍ وَكَذٰلِكَ بِالْمُفَسِّرِ الْمُشْتَغِلَ بِشَرْحِ غَرِيْبِ كِتَابِ اللّٰهِ وَتَوْجِيْهِ مُشْكِلِهٖ وَبِمَا رُوِيَ عَنِ السَّلَفِ فِيْ تَفْسِيْرِهٖ اور محدث سے ہم یہ مراد لیتے ہین کہ کتب حدیث

یعنی علم ... وغیرہ سے شغل رکھتا ہو اصطلاح پر کہ حدیث کے الفاظ کو استاد سے پڑھکر سند کر چکا ہو
اور انکے معانی کو بوجھا ہو اور احادیث کی صحت اور ضعف کو معلوم کر چکا ہو اگرچہ معرفت صحت اور
سقم کی حافظ حدیث یا استنباط فقہ سے ثابت ہو گئی ہو اور اسی طرح مفسر سے ہم یہ مراد لیتے ہین
کہ قرآن کی شرح غریب سے مشغول ہو اور آیات مشکلہ کی توجیہ اور تاویل کا واقف ہو اور جو سلف سے
تفسیر قرآن روایت ہوئی ہو اوسکو جانتا ہو وَيُسْتَحَبُّ مَعَ ذٰلِكَ اَنْ يَكُوْنَ فَصِيْحًا لَا يُكَلِّمُ
النَّاسَ اِلَّا قَدْرَ فَهْمِهِمْ وَاَنْ يَكُوْنَ لَطِيْفًا ذَا وَجَاهَةٍ وَمُرُوَّةٍ اور اسکے ساتھ مستحب یہ ہے
کہ فصیح یعنی صاف بیان ہو نہ گفتگو کرتا ہو لوگون کے ساتھ مگر بقدر انکے فہم کے اور یہ کہ مہربان
صاحب وجاہت اور مروت ہو **ف** مولانا نے فرمایا بالا تراز فہم کی گفتگو اسواسطے منع ہوئی کہ
علی مرتضی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ گفتگو کیا کرو لوگون سے اوسقدر جتنا انکی سمجھ مین آوے کیا تم یہ
چاہتے ہو کہ اللہ اور رسول کی لوگ تکذیب کرین یعنی جب لوگ ایسا کلام سنینگے جو انکی عقل مین نہین آتا ہو
تو اوسکا انکار کرینگے مترجم کہتا ہے تو معلوم ہوا کہ واعظ کو دقائق تقدیر اور حقائق توحید اور مسائل
مشکلہ فقہ کے عوام کے روبرو ذکر کرنا بہتر نہین کہ اوسمین ضلالت کا خوف ہے مولانا نے فرمایا کہ واعظ
کی وجاہت یعنی بزرگی اسواسطے مستحب ہوئی کہ جو شخص لوگون مین بے حقیقت ہے اوسکا کلام اثر نہین کرتا
اگرچہ وہ حق کہتا ہو اور واعظ مین مروت یعنی جوانمردی اور حسن سلوک و عمل اسواسطے مطلوب ہوا کہ جسمین ... نہین وہ
ان لوگون کے مشابہ ہے جنکا قول فعل کے موافق نہین تو ایسے شخص کے وعظ سے فائدہ تذکیر کا حاصل نہین وَاَنْ لَا يُكْثِرَ التَّذْكِيْرَ
اَنْ لَا يُذَكِّرَ اِلَّا غِبًّا وَلَا يَتَكَلَّمَ وَفِيْهِمْ مَلَالٌ بَلْ اِذَا عَرَفَ فِيْهِمْ ... يَقْطَعُ
عَنْهُمْ وَفِيْهِمْ رَغْبَةٌ اور کیفیت وعظ گوئی کی یہ ہے کہ وعظ نہ کہے مگر فاصلہ دیکر یعنی ہر روز یا
ہر وقت نہ کہا کرے اور نہ کلام کرے اوس حالت مین جب سامعین کو ملال اور افسردگی ہو بلکہ اوسوقت
وعظ شروع کرے جب لوگون مین رغبت اور شوق کو دریافت کرلے اور قطع کلام کرے ... تکلم

اونہین رغبت باقی ہو **ف** مترجم کہتا ہو اسواسطے کہ سماع بلا رغبت مین تاثیر نہین ہوتی سعدی علیہ الرحمۃ نے فرمایا مصرعہ ازان بیش بس کن کہ گویند بس وَاَنْ یَجْلِسَ فِیْ مَکَانٍ طَاہِرٍ کَالْمَسْجِدِ وَاَنْ یَبْدَأَ الْکَلَامَ بِحَمْدِ اللّٰہِ وَالصَّلٰوۃِ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَیَخْتِمَ بِہِمَا وَیَدْعُوَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ عُمُوْمًا وَلِلْحَاضِرِیْنَ خُصُوْصًا اور یہ کہ وعظ کہنے کو پاک مکان مین بیٹھے چنانچہ مسجد مین اور یہ کہ حمد اور درود سے کلام کو شروع کرے اور انہین پر ختم بھی کرے اور دعا کرے اہل ایمان کے واسطے عموماً اور حاضر لوگون کے واسطے خصوصاً وَلَا یَخُصَّ فِی التَّرْغِیْبِ اَوِ التَّرْہِیْبِ فَقَطْ بَلْ یَشُوْبُ کَلَامَہٗ مِنْ ہٰذَا وَمِنْ ذٰلِکَ کَمَا ہُوَ سُنَّۃُ اللّٰہِ مِنْ اِرْدَافِ الْوَعْدَۃِ بِالْوَعِیْدِ وَالْبِشَارَۃِ بِالْاِنْذَارِ اور یہ کہ مخصوص نکرے کلام کو فقط خوشخبری سنانے اور شوق دلانے مین یا فقط خوف دلانے اور ڈرانے مین بلکہ کلام کو ملاتا جلاتا رہے کبھی اس سے اور کبھو اوس سے جیساکہ حق تعالی کی عادت ہو قرآن مجید مین وعدے کے پیچھے وعید کا لانا اور بشارت کے ساتھ انذار اور تخویف کو ملانا **ف** اسواسطے کہ فقط ترغیب سے آدمی بیباک ہوجاتا ہو اور فقط ترہیب سے یاس اور نا امیدی حاصل ہوتی ہو تو ہر ایک کو اپنے اپنے موقع پر ذکر کرنا چاہیے شعر چو رگ زن کہ جراح و مرہم نہ است وَاَنْ یَکُوْنَ مُیَسِّرًا لَا مُعَسِّرًا وَیُعَمِّمَ بِالْخِطَابِ وَلَا یَخُصَّ طَائِفَۃً دُوْنَ طَائِفَۃٍ وَاَنْ لَا یُشَافِہَ بِذَمِّ قَوْمٍ اَوِ الْاِنْکَارِ عَلٰی شَخْصٍ بَلْ یُعَرِّضُ مِثْلَ اَنْ یَّقُوْلَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ یَفْعَلُوْنَ کَذَا وَکَذَا اور واعظ کو لازم ہو کہ آسانی کرنیوالا ہو نہ سختی کرنیوالا اور یہ کہ خطاب کو عام کرے اور خاص نکرے ایک گروہ کے خطاب کو دوسرے گروہ کو چھوڑکر اور کسی قوم مخصوص کی مذمت یا کسی شخص معین پر انکار بالمشافہہ نکرے بلکہ بطریق اشارہ کہے چنانچہ یون کہے کہ کیا حال ہو لوگون کا کہ ایسا ایسا کرتے ہین **ف** مولانا نے فرمایا کہ بالمشافہہ مذمت اور انکار واعظ کی عداوت باعث

محصول ہوگا اوس قوم اور شخص معین کے ساتھ تو بعید نہین ہو کہ بعضے سامعین کا دل منقبض ہو
اور دلون سے اوسکی دیانت اور صداقت جاتی رہے تو تذکیر کا فائدہ نہ حاصل ہوگا وَلَا يَتَكَلَّمُ
بِسَقَطٍ وَهَزْلٍ اور وعظ مین کلام ساقط الاعتبار اور بیہودہ نبولے **ف** اوسواسطے کہ کلام سخیف
اور خوش طبعی کی بات رعب اور ہیبت کو کھودیتی ہو تو غرض تذکیر مین خلل واقع ہوگا وَيُحَسِّنُ
الْحَسَنَ وَيُقَبِّحُ الْقَبِيحَ وَيَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ وَلَا يَكُونُ إِمَّعَةً
اور خوبی بیان کرے نیک بات کی اور برائی کھولدے امر قبیح کی اور معروف شرعی کا امر کرے
اور منکر سے نہی کرے اور مردہر جائی رکابی مذہب نہو کہ جس محفل مین جاوے اونکی خواہش نفسانی
کے موافق وعظ شروع کرے اَمَّا الْغَايَةُ الَّتِي يَطْلُبُهَا فَيَنْبَغِي اَنْ يَتَصَوَّرَ فِي نَفْسِهِ
صِفَةَ الْمُسْلِمِ فِي اَعْمَالِهِ وَحِفْظِ لِسَانِهِ وَاَخْلَاقِهِ وَاَحْوَالِهِ الْقَلْبِيَّةِ وَمُدَاوَمَتِهِ
عَلَى الْاَذْكَارِ ثُمَّ يُحَقِّقُ فِيهِمْ تِلْكَ الصِّفَةَ بِكَمَالِهَا بِالتَّدْرِيجِ عَلَى حَسَبِ فَهْمِهِمْ
فَيَأْمُرُ اَوَّلًا فَضَائِلَ الْحَسَنَاتِ وَمَسَاوِيَ السَّيِّئَاتِ فِي اللِّبَاسِ وَالزِّيِّ وَالصَّلٰوةِ
وَغَيْرِهَا فَاِذَا تَاَدَّبُوا فَلْيَاْمُرْ بِالْاَذْكَارِ فَاِذَا اَنِسَ فِيهِمْ فَلْيَحُضَّهُمْ عَلَى ضَبْطِ اللِّسَانِ
وَالْقَلْبِ وَلْيَسْتَعِنْ فِي تَاثِيرِ هٰذِهِ فِي قُلُوبِهِمْ بِذِكْرِ اَيَّامِ اللّٰهِ وَوَقَائِعِهِ مِنْ بَاهِرِ
اَفْعَالِهِ وَتَصَارِيفِهِ وَتَقَلُّبِهِ لِلْاُمَمِ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ بِحَالِ الْمَوْتِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ
وَشِدَّةِ يَوْمِ الْحِسَابِ وَعَذَابِ النَّارِ وَكَذٰلِكَ بِتَرْغِيبَاتٍ عَلَى حَسَبِ مَا ذَكَرْنَا
اور غایت وعظ کا جو مقصود ہو سو مناسب یون ہو کہ اپنے دل مین تصور کرے مسلمان کی صفت کو
اوسکے اعمال مین اور اوسکے حفظ لسان اور اخلاق مین اور اوسکے حالات قلبی اور اوسکے اذکار کی
مداومت مین پھر چاہیے کہ اسی صفت متخیلہ کو علی وجہ الکمال سامعین مین ثابت اور متحقق کردے
اندک اندک اونکے فہم کے موافق تو پہلے حسنات کی خوبیان اور سیئات کی برائیون کا امر کرے لباس

اور شکل اور نماز وغیرہ مین پھر جب اسکے خوگر ہوجاوین تو اونکو اذکار کی تلقین کرے پھر جب اونمین ذکر کا
اثر معلوم ہو تو اونکو رغبت اور رجوع دلاوے زبان اور دل کے روکنے پر اقوال قبیحہ اور اخلاق ذمیمہ سے
اور اونکے دلون مین ان اُمور کی تاثیر کرنے مین اعانت چاہیے ایام سابقہ اور وقائع گذشتہ کے
ذکر کرنے سے منجملہ حق تعالی کے افعال ظاہرہ اور اوسکی تصریف اور تعذیب کے جو اگلی امتون پر دنیا
مین ہوچکی ہے پھر استعانت چاہیے موت کی دہشت اور قبر کے عذاب اور شدت یوم الحساب اور
دوزخ کے عذاب ذکر کرنے سے اور اسی طرح ذکر ترغیبات سے استعانت چاہیے اوسکے موافق جیسا ہم
مذکور کرچکے ہین وَاَمَّا اسْتِمْدَادُہٗ فَلْیَکُنْ مِّنْ کِتَابِ اللّٰہِ عَلٰی تَاْوِیْلِہِ الظَّاہِرِ وَسُنَّۃِ
رَسُوْلِ اللّٰہِ الْمَعْرُوْفَۃِ عِنْدَ الْمُحَدِّثِیْنَ وَاَقَاوِیْلِ الصَّحَابَۃِ وَالتَّابِعِیْنَ وَغَیْرِہِمْ مِّنْ
صَالِحِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَبَیَانِ سِیْرَۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اور وعظ گوئی کی استمداد
تو کتاب اللہ سے چاہیے اوسکی ظاہر تاویل یعنی تفسیر کے موافق اور حدیث نبوی سے جو محدثین کے
نزدیک معروف ہے اور صحابہ اور تابعین اور اونکے سوا اور مومنین صالحین کے اقوال سے اور سیرت
نبوی کے بیان کرنے سے **ف** مولانا نے فرمایا کہ قرآن کی تاویل ظاہر سے وہ مراد ہے جو لفظ قرآن
کے اندر سے مفہوم عند الاطلاق ہو اور اعتبارات صوفیانہ اور اشارات فاضلانہ اور نکات اور لطائف
شاعرانہ کو مقام وعظ مین ذکر کرنا ہرگز لائق اور مناسب نہین اسواسطے کہ سامعین چونکہ مفہوم کلام
اور اشارے مین فرق نہین کرتے تو اعتبارات اور اشارات کو تفسیر پر محمول کرینگے اور گمراہ ہوسینگے
چنانچہ ہمارے زمانے کے واعظین مین سے ایک واعظ نے مقطعات قرآنیہ کے معانی مین خوض
شروع کیا مانند نکات شاعرانہ کے یہان تک اوسکی جہالت کی نوبت پونہچی کہ اوسنے طٰہٰ کی تفسیر کی
بحساب جمل کہ چودہ عدد ہوے تو یہ خطاب ہے خدا کا اپنے نبی سے علیہ الصلوۃ والسلام کہ ای چودھوین رات
کے چاند تو غور کر کہ اس واعظ کی جہالت اور بے امتیازی اسکو کہان کھینچ لیگئی اور یہ جو فرمایا کہ حدیث معروف کو

ذکر کرے تو معلوم ہوا کہ موضوعات اور منکرات اور اون احادیث کا ذکر کرنا جنکی کچھ اصل اہل حدیث
کے نزدیک ثابت نہین ہی جائز نہین وَلَا يَذْكُرِ الْقَصَصَ الْمُجَازَفَةَ فَإِنَّ الصَّحَابَةَ أَنْكَرُوا
عَلَى ذٰلِكَ أَشَدَّ الْإِنْكَارِ وَأَخْرَجُوا أُولٰئِكَ مِنَ الْمَسَاجِدِ وَضَرَبُوهُمْ وَأَكْثَرُ مَا يَكُونُ
ذٰلِكَ فِي الْإِسْرَائِيلِيَّاتِ الَّتِي لَا تُعْرَفُ صِحَّتُهَا وَفِي السِّيرَةِ وَشَأْنِ نُزُولِ الْقُرْآنِ
اور واعظ کو چاہیے کہ بیہودہ قصوں کو جو بروایت صحیح ثابت نہین ہین ذکر نکرے اسواسطے کہ صحابہ کرام
نے قصہ خوانی پر سخت انکار کیا ہی اور قصہ خوانون کو مساجد سے نکال دیا ہی اور اونکو مارا ہی اور یہ باتیں
اکثر اہل کتاب کی روایات مین ہوتے ہین جنکی صحت معلوم نہین اور سیرت اور قرآن کی شان نزول مین
وَأَمَّا أَرْكَانُهُ فَالتَّرْغِيبُ وَالتَّرْهِيبُ وَالتَّمْثِيلُ بِالْأَمْثَالِ الْوَاضِحَةِ وَالْقَصَصِ
الْمُرَقِّقَةِ وَالنُّكَاتِ النَّافِعَةِ فَهٰذَا طَرِيقُ التَّذْكِيرِ وَالشَّرْحِ اور وعظ کے ارکان تو
ترغیب اور ترہیب ہی اور مثال گذرانا کھلی مثالون سے اور صحیح قصے دل کے نرم کرنے والے اور نکات
منفعت بخش سو یہ طریقہ ہی تذکیر اور شرح کا وَالْمَسْئَلَةُ الَّتِي يَذْكُرُهَا إِمَّا مِنَ الْحَلَالِ أَوِ الْحَرَامِ
أَوْ مِنْ بَابِ آدَابِ الصُّوفِيَّةِ أَوْ مِنْ بَابِ الدَّعَوَاتِ أَوْ مِنْ عَقَائِدِ الْإِسْلَامِ فَالْقَوْلُ
الْجَلِيُّ أَنَّ هُنَاكَ مَسْئَلَةً يَعْلَمُهَا وَطَرِيقًا فِي تَعْلِيمِهَا اور جس مسئلے کو واعظ ذکر کرے
چاہیے کہ وہ قسم حلال سے ہو یا حرام سے یا آداب صوفیہ سے یا دعوات کے باب سے یا عقائد اسلام سے
پس قول ظاہر یہ ہی کہ بیان کرے واعظ وہ مسئلہ جسکو جانتا ہو اور اوسکے سکھانے کا طریق معلوم ہو
وَأَمَّا آدَابُ الْمُسْتَمِعِينَ فَأَنْ يَسْتَقْبِلُوا الْمُذَكِّرَ وَلَا يَلْعَبُوا وَلَا يَلْغَطُوا وَلَا يَتَكَلَّمُوا
فِي مَا بَيْنَهُمْ وَلَا يُكْثِرُوا السُّؤَالَ مِنَ الْمُذَكِّرِ فِي كُلِّ مَسْئَلَةٍ بَلْ إِذَا عَرَضَ خَاطِرٌ
فَإِنْ كَانَ لَا يَتَعَلَّقُ بِالْمَسْئَلَةِ تَعَلُّقًا قَوِيًّا أَوْ كَانَ دَقِيقًا لَا يَحْتَمِلُهُ فَهْمُ الْعَامَّةِ
فَلْيَسْكُتْ عَنْهُ فِي الْمَجْلِسِ الْحَاضِرِ فَإِنْ شَاءَ سَأَلَهُ فِي الْخَلْوَةِ وَإِنْ كَانَ لَهُ تَعَلُّقٌ

قَاِیْ کَتَفْصِیْلِ اِجْمَالٍ وَشَرْحِ غَرِیْبٍ فَلْیَنْتَظِرْ حَتّٰی اِذَا انْقَضٰی کَلَامُہٗ سَاَلَہٗ
اور وعظ کی سماعت کرنے والون کے آداب سو یہ ہین کہ مذکر کے سامنے ہون اور لہو لعب نکرین اور شور
نہ مچاوین اور آپس مین وعظ کے اندر باتین نکرین اور ہر امر مین واعظ سے سوال نکرین بلکہ اگر سامع کو
کوئی خطرہ عارض ہو تو اگر اوسکو مسئلہ مذکورہ کے ساتھ تعلق قوی نہو یا تعلق ہو مگر مسئلہ دقیق ہو جسکو
عوام کی فہم نہین اوٹھا سکتی تو اوس سوال سے سکوت اختیار کرے موجودہ مجلس مین پھر اگر چاہے تو
اوسکو خلوت مین پوچھ لے اور اگر اوسکو مسئلے کے ساتھ قوی تعلق ہے جیسے مفصل کرنا مجمل کا اور مشکل
لغت کا دریافت کرنا تو منتظر رہے تا اینکہ اوسکا کلام آخر ہو تو دریافت کر لے وَلْیُعِدِ الْمُذَکِّرُ
کَلَامَہٗ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اور چاہیے کہ وعظ کا کہنے والا اپنے کلام کو تین بار اعادہ کرے **ف**
بخاری مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم جب کلام فرماتے تھے
تو تین بار اعادہ فرماتے تھے تا خوب بوجھ مین آجاوے فَاِنْ کَانَ ھُنَاکَ اَھْلُ لُغَاتٍ شَتّٰی
وَالْمُذَکِّرُ یَقْدِرُ اَنْ یَّتَکَلَّمَ عَلٰی اَلْسِنَتِھِمْ فَلْیَفْعَلْ ذٰلِکَ وَلْیَجْتَنِبْ دِقَّۃَ الْکَلَامِ
وَاِجْمَالَہٗ سو اگر مجلس وعظ مین کئی قسم کی بولی والے لوگ ہون اور واعظ اونکی زبان پر قادر ہو تو
اوسکو یہ کرنا چاہیے یعنی ہر زبان مین کلام کرے اور پرہیز کرنا چاہیے دقیق اور مجمل کلام سے یعنی ایسا
کہ کلام باریک اور مجمل سے علی العموم فائدہ حاصل نہین وَاَمَّا الْاٰفَاتُ الَّتِیْ تَعْتَرِی الْوُعَّاظَ
فِیْ زَمَانِنَا فَمِنْھَا عَدَمُ تَمْیِیْزِھِمْ بَیْنَ الْمَوْضُوْعَاتِ وَغَیْرِھَا بَلْ غَالِبُ کَلَامِھِمُ
الْمَوْضُوْعَاتُ وَالْمُحَرَّفَاتُ وَذِکْرُھُمُ الصَّلَوَاتِ وَالدَّعَوَاتِ الَّتِیْ عَدَّھَا الْمُحَدِّثُوْنَ
مِنَ الْمَوْضُوْعَاتِ اور وہ آفتین جو ہمارے زمانے کے واعظون کو پیش آتی ہین سو اونمین سے
ایک عدم تمیز ہے درمیان موضوعات اور غیر موضوعات کے بلکہ غالب کلام اونکا موضوعات اور محرفات
ہین اور مذکور کرنا اونکا اون نمازون اور دعاؤن کو جنکو اہل حدیث نے موضوعات مین شمار کیا ہے

ف سبب اسکا یہ ہی کہ علم حدیث اور آثار کو اہل حدیث سے سند نہین کیا اور شوق واعظ گوئی کا
تو جو روایت اور قصہ کسی کتاب مین عوام غریب پایا اوسکو بے تمیزی سے ذکر کر دیا حال آنکہ حدیث صحیح
مین ثابت ہی کہ جو عمداً آنحضرت علیہ الصلوٰة والسلام پر جھوٹھ باندھیگا وہ جہنمی ہی تو مترجم کتاب اور اہل بیان
پر واجب ہی کہ بلا تحقیق اور بلا اسناد حدیث کو حضرت کی طرف نسبت نکرے اور سوائے اہل حدیث کی کتابون
مشہور کے ہر کتاب سے حدیث نقل نکرے اسواسطے کہ خود جھوٹھ باندھنا یا جھوٹھی حدیث کو بے تحقیق
نقل کرنا دونون برابر ہین عذاب مین وَمِنْهَا مُبَالَغَتُهُمْ فِي شَيْءٍ بِبَابِ التَّرْغِيبِ وَالتَّرْهِيبِ
اور از انجملہ مبالغہ ذکر کرنا واعظون کا کسی شی مین ترغیب اور ترہیب سے ف چنانچہ یون کہنا کہ اگر
دو رکعت مثلاً فلانی سورت سے فلانے دن اور فلانی ساعت مین پڑھے تو تمام عمر کی قضا نماز کا عذاب دور ہوجاتا ہی
یا جو کوئی بھنگ پیے اوسنے گویا اپنی مان سے کعبہ معظمہ مین فعل بد کیا حق تعالی سب بے تمیزی اور بے احتیاطی اور
افترا پردازی سے اپنی پناہ مین رکھے آمین وَمِنْهَا قِصَصُهُمْ قِصَّةَ كَرْبَلَاءَ وَالْوَفَاةِ وَغَيْرِ ذَلِكَ
وَخُطَبُهُمْ فِيهَا اور از انجملہ قصہ کربلا اور وفات کی قصہ خوانی اور اوسکے سوائے اور موضعون مین قصہ گوئی
اور اوسمین خطبہ خوانی کرنا ف اسواسطے کہ ایسے امور کا رواج قرون سابقہ مین نتھا اور روایات موضوعہ اور
ضعیفہ سے کمتر خالی ہی بلکہ ہر سال نئے مضمون کا مرثیہ طیار ہوتا ہی تا رقت اور گریہ زیادہ ہو سبحان اللہ کیا الٹا
زمانہ ہوگیا ہی کہ اگر نماز نہ پڑھے فرائض ایمانیہ کو نہ ادا کرے اور مساجد مین جمعہ اور جماعت کے واسطے نہ حاضر ہو
کوئی اوسپر طعن اور تشنیع نہین کرتا اور اگر کوئی محفل تعزیہ داری مین نہ جاوے اور اونکے بدعات مین
نہ شریک ہو تو مطعون خلق ہوتا ہی بلکہ اوسکے ایمان مین حرف آتا ہی کہ فلانا شخص معاذ اللہ خارجی اور
دشمن اہلبیت ہی شعر

ہر بدعہ کہ رسول کا رو پیوستہ بشرع ۔ کم معتقد خدا و بسیا تشرع

فصل گیارھوین

اس فصل مین مصنف قدس سرہ نے اپنے سلاسل طریقت کو ذکر کیا ہی تَيَمُّنًا وَتَعْلِيمًا لِآدَابِ الطَّرِيقَةِ

والسلوک لذہ متصلۃ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالسند الصحیح المستفیض
المتصل وان لم یثبت تعین الآداب ولا تلک الاشغال ہماری صحبت اور طریقت اور
سلوک کے آداب کو سیکھنا متصل ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک صحیح سند سے جو مشہور اور متصل ہے
یعنی مصنف سے ابتداء رسالت تک بیچ میں کوئی واسطہ منقطع نہیں اگرچہ تعیین ان آداب کا اور تقرر
ان اشغال کا ثابت نہیں یعنی باعتبار آداب معینہ اور اشغال مخصوصہ کے اتصال تفصیلی نہیں بلکہ
اجمالی ہے فالعبد الضعیف ولی اللہ عفا اللہ عنہ والحقہ بسلفہ الصالحین صحب
اباہ الشیخ الاجل عبد الرحیم رضی اللہ عنہ وارضاہ دھرا طویلا وتعلم منہ
العلوم الظاہرۃ وتادب علیہ بآداب الطریقۃ ورای منہ الکرامات وسالہ
عن المشکلات وسمع منہ کثیرا من فوائد الطریقۃ والحقیقۃ وما جری علیہ و
علی شیوخہ من الواقعات والاحوال والکرامات جزاہ اللہ سبحانہ عنہ وعن
سائر مستفیدیہ خیرا تو بندہ ضعیف ولی اللہ نے حق تعالی اوس سے عفو کرے اور اوسکو
اوسکے سلف صالحین کے ساتھ ملاوے زمانہ دراز صحبت رکھی اپنے والد شیخ اجل عبد الرحیم کی خدا
راضی ہو اونسے اور اونکو راضی کرے اور اونہیں سے علوم ظاہرہ اور آداب طریقت کے سیکھے اور
اونسے کرامات دیکھی اور مشکلات پوچھے اور اونسے اکثر فوائد طریقت و حقیقت کے سنے اور جو اونپر
اور اونکے مرشدوں پر واقعات اور حالات اور کرامات گذرے اونسے مسموع ہوئے اللہ سبحانہ مؤلف
اور باقی اونکے مستفیدوں کی طرف سے اونکو نیک بدلے دے وصحب ہو شیوخا کثیرا
اجلہم ثلثۃ اولہم خواجہ خرد صحب الشیخ احمد السرہندی والشیخ الہداد
وخالہ حسام الدین صحبوا الخواجہ محمد باقی وثانیہم السید عبد اللہ
صحب الشیخ آدم البنوری صحب الشیخ احمد السرہندی صحب خواجہ محمد باقی

وتلمذ لسموا لخلیفة ابوالقاسم صحب ملا ولی محمد صحب الامیر آبا العلا
اور شیخ عبدالرحیم بہت مرشدوں کی صحبت میں رہے بزرگتر اونمیں سے تین مرشد ہیں اول اونمیں خواجہ خرد ہیں
جو شیخ احمد سرہندی اور شیخ الہداد اور خواجہ حسام الدین کی صحبت میں رہے اور تینوں خواجہ محمد باقی کی
صحبت میں رہے اور دوسرے مرشد شیخ عبدالرحیم کے سید عبداللہ ہیں جو شیخ آدم بنوری کی صحبت میں رہے
اور وہ شیخ احمد سرہندی کی صحبت میں رہے اور وہ خواجہ محمد باقی کی صحبت میں رہے اور تیسرے مرشد
شیخ عبدالرحیم کے خلیفہ ابوالقاسم ہیں جو ملا ولی محمد کی صحبت میں رہے اور وہ امیر ابوالعلا کی صحبت
میں رہے ف سرہند شہر لاہور کے قریب اور بنور بروزن تنور قصبہ ہے سرہند کے توابع سے
ثم الخواجہ محمد باقی صحب خواجہ محمد امکنگی صحب اباہ مولانا محمد درویش
صحب مولانا محمد زاہد صحب خواجہ عبید اللہ الاحرار والامیر ابوالعلا
صحب الامیر عبداللہ صحب الامیر یحیی صحب خواجہ عبدالحق صحب خواجہ
عبیداللہ الاحرار المذکور پھر خواجہ محمد باقی خواجہ محمد امکنگی کی صحبت میں رہے وہ اپنے باپ
مولانا درویش محمد کی صحبت میں رہے وہ مولانا محمد زاہد کی صحبت میں رہے وہ خواجہ عبیداللہ احرار
کی صحبت میں رہے اور امیر ابوالعلا امیر عبداللہ کی صحبت میں رہے وہ امیر یحیی کی صحبت میں رہے
وہ خواجہ عبدالحق کی صحبت میں رہے وہ خواجہ عبیداللہ مذکور کی صحبت میں رہے والخواجہ الاحرار
صحب شیوخا کثیرین منہم مولانا یعقوب الچرخی وخواجہ علاء الدین الغجدوانی
صحبا خواجہ نقشبند بلا واسطة وصحب الاول ایضا خواجہ علاء الدین عطار
والثانی خواجہ محمد پارسا وھما من کبار اصحاب خواجہ نقشبند اور خواجہ احرار نے
بہت شیوخ کی صحبت حاصل کی اونمیں سے مولانا یعقوب چرخی اور خواجہ علاء الدین غجدوانی ہیں وہ
دونوں خواجہ نقشبند کی صحبت میں رہے بلا واسطہ اور مرشد اول یعنی مولانا یعقوب چرخی خواجہ علاء الدین عطار

کی بھی صحبت مین رہے اور مرشد ثانی یعنی خواجہ علاء الدین خواجہ محمد پارسا کی صحبت مین رہے اور دونون
یعنی عطار اور پارسا خواجہ نقشبند کے عمدہ مریدون سے ہین **ف** چرخ قریہ ہی غزنین کے توابع سے
اور غجدوان بکسر غین معجمہ ایک موضع ہی بخارا کے توابع سے اور نقشبند کمخاب بافت کو کہتے ہین خواجہ نقشبند
اور اونکے والد یہی پیشہ کرتے تھے والخواجہ نقشبند صحب شیوخا کثیرین اجلھم خواجہ
محمد بابا سماسی وخلیفتہ الامیر سید کلال والخواجہ محمد صحب خواجہ
علی الرامیتنی صحب خواجہ محمود ابا الخیر الفغنوی صحب خواجہ عارف ریوگری
صحب خواجہ عبد الخالق الغجدوانی صحب خواجہ یوسف الھمدانی صحب علی الفارمدی
اور خواجہ نقشبند بہت شیوخ کی صحبت مین رہے بزرگتر اونمین خواجہ محمد بابا سماسی ہین اور اونکے خلیفہ امیر سید کلال
اور خواجہ محمد بابا سماسی خواجہ علی رامیتنی کی صحبت مین رہے وہ خواجہ محمود ابو الخیر فغنوی کی صحبت مین رہے
وہ خواجہ عارف ریوگری کی صحبت مین رہے وہ خواجہ عبد الخالق غجدوانی کی صحبت مین رہے وہ خواجہ
یوسف ہمدانی کی صحبت مین رہے وہ خواجہ علی فارمدی کی صحبت مین رہے **ف** سماس بفتح سین
وتشدید میم قریہ ہی طوس کے توابع سے اور رامیتن قصبہ ہی بخارا کے توابع سے اور فغنہ بفتح فا
وسکون غین معجمہ قریہ ہی بخارا کے توابع سے اور ریوگر بکسر رائے مہملہ قریہ ہی بخارا کے مضافات سے
اور فارمد قریہ ہی طوس کے توابع سے صحب شیوخا کثیرین اجلھم اثنان احدھما الامام ابا القاسم
القشیری صحب ابا علی الدقاق صحب ابا القاسم النصرابادی والحصرمی صحبا
الشبلی صحب سید الطائفۃ الجنید البغدادی والثانی خواجہ ابو القاسم
الکرکانی صحب ابا عثمان المغربی صحب ابا علی الکاتب صحب ابا علی الرودباری
صحب جنید البغدادی علی فارمدی بہت مشایخ کی صحبت مین رہے بزرگتر اونمین سے دو ہین
ایک امام ابو القاسم قشیری وہ ابو علی دقاق کی صحبت مین رہے وہ ابو القاسم نصرآبادی اور ابو الحسین حضرمی

کی صحبت مین رہے اور دونون یعنی نصرآبادی اور حضرمی شبلی کی صحبت مین رہے وہ سید الطائفہ
جنید بغدادی کی صحبت مین رہے اور دوسرے مرشد علی فارمدی کے ابوالقاسم گرگانی ہین جو
ابو عثمان مغربی کی صحبت مین رہے وہ ابو علی کاتب کی صحبت مین رہے وہ ابو علی رودباری کی
صحبت مین رہے وہ جنید بغدادی کی صحبت مین رہے ف ابوالقاسم قشیری رسالہ قشیریہ کے
مصنف ہین جو حقیقت ولایت اور اولیاء اللہ کے بیان مین نہایت عمدہ کتاب ہے قشیر قبیلہ ہے
عرب کا اور دقاق بفتح دال وتشدید قاف ہے اور گرگان بضم کاف عربی وتشدید رائے مہملہ وکاف عجمی
ایک گانون کا نام ہے رودباری منسوب بناحیہ کہ اونکے آبا کا منشا تھا والجنید البغدادي صحب
خاله السري السقطي صحب معروف الكرخي صحب شيوخا كثيرين اجلهم
اثنان احدهما الامام علي بن موسى الرضى صحب اباه الامام موسى الكاظم صحب
اباه الامام جعفر الصادق صحب اباه الامام محمد الباقر صحب اباه الامام
زين العابدين صحب اباه الامام حسين صحب اباه امير المؤمنين علي بن ابي طالب
صحب سيد المرسلين صلى الله عليه وسلم وثانيهما داود الطائي صحب فضيلا
وحبيبا العجمي وذا النون صحبوا شيوخا كثيرين من التابعين ومنهم اجلهم
الحسن البصري صحب هؤلاء اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم منهم انس
خادم رسول الله صلى الله عليه وسلم وحافظ سنته فهذه سلسلة الصحبة
لا شك في صحتها واتصالها اور جنید بغدادی اپنے ماموں سری سقطی کی صحبت مین رہے
وہ معروف کرخی کی صحبت مین رہے اور معروف کرخی بہت مرشدون کی صحبت مین رہے بزرگتر اونمین
دو مرشد ہین ایک تو امام علی بن موسیٰ رضا ہین وہ اپنے والد امام موسیٰ کاظم کی صحبت مین رہے وہ اپنے
والد امام جعفر صادق کی صحبت مین رہے وہ اپنے والد امام محمد باقر کی صحبت مین رہے وہ اپنے والد امام زین العابدین

کی صحبت مین رہے وہ اپنے والد امام حسینؓ کی صحبت مین رہے وہ اپنے والد امیر المومنین علیؓ
بن ابی طالب کی صحبت مین رہے وہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت مین رہے اور
معروف کرخی کے دوسرے مرشد داود طائی ہین جو فضیل عیاض اور حبیب عجمی اور ذوالنون مصری
کی صحبت مین رہے ہے اور تینون حضرات تابعین اور تبع تابعین مین سے بہت بزرگون کی صحبت مین رہے
بزرگتر اونمین سے حسن بصری ہین اور یہ تابعین اصحاب کبار کی صحبت مین رہے اونمین سے
انس بن مالک ہین جو خادم تھے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اور اونکی احادیث کے حافظ تو
یہ سلسلہ ہی صحبت کا اسکی صحت اور اتصال ہین کچھ شک نہین ف مولانا نے فرمایا کہ مینے حضرت
ولی نعمت اپنی مصنف سے پوچھا کہ شیخ ابو علی فارمدی کہ ابو الحسن خرقانی کے ساتھ نسبت رکھتے ہین
اس رسالے مین کیون نہ ذکر فرمائے فرمایا کہ یہ نسبت اویسیّت کی ہی یعنی روحی فیض ہی اور اس رسالے مین
غرض یہ ہو کہ نسبت صحبت کی عن عن عالم شہادت مین جو ثابت ہی مذکور ہو ولیکن اویسیت کی نسبت قوی
اور صحیح ہی شیخ ابو علی فارمدی کو ابو الحسن خرقانی سے روحی فیض ہی اور اونکو بایزید بسطامی کی
روحانیت سے اور اونکو امام جعفر صادقؓ کی روحانیت سے تربیت ہی چنانچہ رسالۂ قدسیہ مین
خواجہ محمد پارسا علیہ الرحمہ نے مذکور کیا ہی وَلِلْاِمَامِ جَعْفَرِ الصَّادِقِ اَیْضًا اِنْتِسَابٌ اِلٰی
جَدِّہٖ اَبِیْ اُمِّہٖ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ
عَنْ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اور امام جعفر صادق کو انتساب ہی
اپنے نانا قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیقؓ کی طرف بھی اور قاسم بن محمد کو انتساب ہی سلمان فارسی سے
اونکو ابی بکر صدیقؓ سے اونکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وَمِنْہَا سَلَاسِلُ اُخَرُ لِلْاِتِّصَالِ
فِیْ طُرُقٍ مِنْہَا بِالصُّحْبَۃِ وَفِیْ طَرَفٍ بِالْبَیْعَۃِ اَوِ الْخِرْقَۃِ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ قَالَ الْعَبْدُ الضَّعِیْفُ
وَلِیُّ اللّٰہِ اَخَذَ الطَّرِیْقَۃَ عَنْ اَبِیْہِ الشَّیْخِ عَبْدِ الرَّحِیْمِ عَنِ السَّیِّدِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ

الشیخ آدم عن الشیخ احمد السّھرندی عن ابیہ الشیخ عبد الاحد عن شاہ کمال اور ہمارے لیے اور بھی سلاسل ہیں جنکے بعض ہیں بنا بر صحبت کے اتصال ہے اور بعض میں بنا بر بیعت یا خرقہ پوشی کے تو بندہ ضعیف ولی اللہ نے طریقہ اپنے والد شیخ عبد الرحیم سے اونھون نے سید عبد اللہ سے اونھون نے شیخ آدم بنوری سے اونھون نے شیخ احمد سرہندی سے اونھون نے اپنے والد شیخ عبد الاحد سے اونھون نے شاہ کمال سے و ایضاً عن شیخہ سکندر عن جدّہ شیخ کمال المذکور عن السید فضیل عن السید گدا رحمٰن عن السید شمس الدین عارف عن السید گدا رحمٰن بن ابی الحسن عن شمس الدین الصحرائی عن السید عقیل عن السید بہاء الدین عن السید عبد الوھاب عن السید شرف الدین قتال عن السید عبد الرزاق عن ابیہ امام الطریقۃ ابی محمد عبد القادر الجیلانی عن ابی سعید المخزومی عن ابی الحسن القرشی عن ابی الفرج الطرطوسی عن ابی الفضل عبد الواحد التمیمی عن ابیہ الشیخ عبد العزیز التمیمی عن ابی بکر الشبلی بسندہ المذکور اور شیخ احمد سرہندی کو شیخ سکندر سے بھی طریقہ ملا اور اونکو اپنے دادا شیخ کمال مذکور سے اونکو سید فضیل سے اونکو سید گدا رحمٰن سے اونکو سید شمس الدین عارف سے اونکو سید گدا رحمٰن بن ابو الحسن سے اونکو شمس الدین صحرائی سے اونکو سید عقیل سے اونکو سید بہاء الدین سے اونکو سید عبد الوہاب سے اونکو سید شرف الدین قتال سے اونکو سید عبد الرزاق سے اونکو اپنے والد امام طریقت ابو محمد عبد القادر جیلانی سے اونکو ابو سعید مخزومی سے اونکو ابو الحسن قرشی سے اونکو ابو الفرج طرطوسی سے اونکو ابو الفضل عبد الواحد تمیمی سے اونکو اپنے باپ شیخ عبد العزیز تمیمی سے اونکو ابو بکر شبلی سے اونکو اوس سند سے جو قبل اسکے مذکور ہو چکی یعنی جنید بغدادی سے تا شاہ ولایت علی مرتضیٰ

ف یہ شرف الدین کا لقب قتال ہوا بسبب نفس کشی کی ریاضت کے مخرم بضم میم و تشدید رائے مہملہ

لہٰذا سلطان الاولیاء فضیل عن السید گدا رحمٰن عن السید

شدہ دہ مفتوحہ بعد اوکا ایک کوچہ ہی وایضاً ادّب شیخنا عبد الرحیم علی روح جدہ لامہ
الشیخ رفیع الدین محمد واجاز لہ قبل ان یولد بسنین بطریق خرق العادۃ عن
ابیہ قطب العالم عن نجم الحق جائیلدہ عن الشیخ عبد العزیز اور بھی ہمارے حضرت
شاہ عبد الرحیم ادب آموز ہوے اپنے نانا شیخ رفیع الدین کی روح سے اور اونھوں نے اونکو اجازت طریقت
دی اونکے پیدا ہونے سے چند سال کے پہلے بطریق کرامت کے او شیخ رفیع الدین محمد کو اپنے والد
قطب عالم سے اور اونکو نجم الحق جائیلدہ سے اونکو شیخ عبد العزیز سے جو رسالہ عزیزیہ کے مصنف ہین
ولہ طرق اخرٰی اجاز لہ السید عظمۃ اللہ الاکبرابادی عن ابآئہ عن الشیخ
عبد العزیز عن قاضی خان یوسف الناصحی عن حسن بن طاہر عن سید راجی حامد شاہ
عن الشیخ حسام الدین المانکپوری عن خواجہ نور قطب العالم عن ابیہ علاء الحق
بن اسعد اللاھوری البنگالی اخی سراج عثمان الاودی عن الشیخ نظام الدین اولیاء
عن الشیخ فرید الدین گنج شکر عن خواجہ قطب الدین بختیار کاکی عن خواجہ معین الدین
السجزی عن خواجہ عثمان ھارونی عن حاجی شریف الزندنی عن خواجہ مودود چشتی
عن ابیہ خواجہ یوسف بن محمد بن سمعان چشتی عن خالہ خواجہ محمد چشتی
عن ابیہ خواجہ ابی احمد چشتی عن خواجہ ابی اسحق الشامی عن ممشاد علو الدینوری
عن ابی ھبیرۃ البصری عن حذیفۃ المرعشی عن ابراھیم ابن ادھم عن فضیل
بن عیاض عن عبد الواحد بن زید عن الحسن البصری عن علی رضی اللہ تعالی عنہ
عن سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم اور شیخ عبد الرحیم کے اور بھی طرق ہین اونکو اجازت
دی سید عظمت اللہ اکبرابادی نے اونکو سند حاصل ہے اپنے باپ دادون سے اونکو شیخ عبد العزیز سے
اونکو قاضی خان یوسف ناصحی سے اونکو حسن بن طاہر سے اونکو سید راجی حامد شاہ سے اونکو شیخ حسام الدین

مانکپوری سے اونکو خواجہ نور قطب عالم سے اونکو اپنے والد علاء الحق بن اسعد سے جو اصل مین لاہوری اور سکن مین بنگالی اونکو اخی سراج عثمان اودھی سے اونکو سلطان المشایخ نظام الدین اولیا سے اونکو شیخ فرید الدین گنج شکر سے اونکو خواجہ قطب الدین بختیار کاکی سے اونکو خواجہ معین الدین حسن سجزی چشتی سیستانی سے اونکو خواجہ عثمان ہارونی سے اونکو حاجی شریف زندنی سے اونکو خواجہ مودود چشتی سے اونکو اپنے والد خواجہ یوسف بن سمعان چشتی سے اونکو اپنے مامون خواجہ محمد چشتی سے اونکو اپنے والد خواجہ ابو احمد چشتی سے اونکو خواجہ ابو اسحق شامی سے اونکو ممشاد علو دینوری سے اونکو ابو ہبیرہ بصری سے اونکو حذیفہ بن مرعشی سے اونکو ابراہیم بن ادہم سے اونکو فضیل بن عیاض سے اونکو عبد الواحد بن زید سے اونکو حسن بصری سے اونکو امیر المومنین علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہ اونکو سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم سے **ف** مولانا نے فرمایا مانکپور پورب مین ایک قصبہ ہی الہ آباد کے قریب اور اودہ ایک شہر ہی پورب مین جسکو اب فیض آباد کہتے ہین اور سجزی بکسر سین مہملہ و سکون جیم و زاے معجمہ منسوب ہی سجستان کی طرف جو معرب ہی سیستان کا اور ہرچند اولیا جمع ہی ولی کی لیکن حضرت نظام الدین کا اسواسطے لقب ہوا گویا کہ ایک ولی اولیاے کثیر کے مانند ہی چنانچہ قرآن مجید مین ابراہیم علیہ السلام کو امت فرمایا اور اسکی مثالین بہت ہین جیسے عبید اللہ کا لقب احرار ہی اور کعب کا لقب احبار اور زندنی ایک پرگنہ ہی بخارا کے سات پرگنون مین سے اور ہارون قریہ ہی زندنی سے آدھ کوس اور چشت شہر ہی درہ کوہ مین واقع ہی دو منزل ہرات سے اور اب اوسکو شاقلان کہتے ہین اور مرعش ایک شہر ہی شام کے توابع سے وَتَادَّبَ سَيِّدِي الْوَالِدُ اَيْضًا بِحَسَبِ الْبَاطِنِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذٰلِكَ اَنَّهٗ رَاٰهُ فِيْ مُبَشِّرَةٍ فَبَايَعَهٗ وَعَلَّمَهُ النَّفْيَ وَالْاِثْبَاتَ وَاَيْضًا مِّنْ ذِكْرِ يَا النَّبِيُّ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فَاِنَّهٗ عَلَّمَهٗ اِسْمَ الذَّاتِ

اور میرے والد مرشد ادب آموز طریقت کے ہوے بحسب باطن کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی

باین طریق کہ آنحضرت کو خواب مین دیکھا سو اونسے بیعت کی اور آپنے اونکو نفی اور اثبات کی تعلیم فرمائی اور حضرت زکریا پیغمبر سے بھی علیہ الصلوۃ والسلام ادب آموز ہوے کہ اسم ذات کی اونھون نے تعلیم فرمائی وَاَیْضًا مِنْ رُوْحِ الْاَئِمَّۃِ الشَّیْخِ اَبِیْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِیْلَانِیْ وَالْخَوَاجَہ بَہَاءِ الدِّیْنِ مُحَمَّدٍ نَقْشَبَنْد وَالْخَوَاجَہ مُعِیْنِ الدِّیْنِ بْنِ الْحَسَنِ الْجِشْتِیْ وَاَنَّہٗ رَاٰھُمْ وَاَخَذَ مِنْھُمُ الْاِجَازَۃَ وَعَرَفَ نِسْبَۃَ کُلِّ وَاحِدٍ مِّنْھُمْ عَلٰی حِدَتِہَا مِمَّا اَفَاضَ مِنْھُمْ عَلٰی قَلْبِہٖ کَانَ یَحْکِیْ لَنَا حِکَایَتَہَا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَعَنْھُمْ اَجْمَعِیْنَ اور بھی الدمرشد نے فیض پایا ایمہ طریقت کی ارواح سے یعنی شیخ ابو محمد عبد القادر جیلانی اور خواجہ بہاء الدین محمد نقشبند اور خواجہ معین الدین بن حسن کی روح سے اور اونکو خواب مین دیکھا اور اونسے اجازت اور ہر بزرگ کی نسبت اونسے علیحدہ علیحدہ دریافت کی جسکا فیض ہوا اون حضرات کی طرف سے اونکے دل پر اور حضرت والد ہمسے اوسکی حکایت بیان فرماتے تھے حق تعالی اونسے اور اون حضرات سب سے راضی ہو وَاَمَّا الْعُلُوْمُ الظَّاہِرَۃُ مِنَ التَّفْسِیْرِ وَالْحَدِیْثِ وَالْفِقْہِ وَالْعَقَائِدِ وَالنَّحْوِ وَالصَّرْفِ وَالْکَلَامِ وَالْاُصُوْلِ وَالْمَنْطِقِ فَقَدْ تَعَلَّمْنَا مِنْ سَیِّدِیَ الْوَالِدِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَھُوَ قَرَأَ صِغَارَ الْکُتُبِ عَلٰی اَخِیْہِ اَبِی الرِّضٰی مُحَمَّدٍ وَالْکِبَارَ مِنْہَا عَلٰی مِیْرْزَا زَاھِدِ الْھَرَوِیِّ صَاحِبِ الْحَوَاشِی الْمَشْہُوْرَۃِ عَنْ مِیْرْزَا فَاضِلٍ عَنْ مُلَّا یُوْسُفَ الْکَوْسَجِ عَنْ مِیْرْزَاجَانٍ وَغَیْرِہٖ عَنِ الْمُحَقِّقِ مُلَّا جَلَالِ الدَّوَّانِیْ عَنْ اَبِیْہِ اَسْعَدَ وَغَیْرِہٖ عَنْ تَلَامِذَۃِ الْعَلَّامَۃِ التَّفْتَازَانِیْ وَالْعَلَّامَۃِ الشَّرِیْفِ الْجُرْجَانِیْ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ اَجْمَعِیْنَ اور علوم ظاہر منجملہ تفسیر اور حدیث اور فقہ اور عقائد اور نحو اور صرف اور کلام اور اصول اور منطق کے سو اونکو ہمنے پڑھا اپنے مرشد والد سے رضی اللہ عنہ اور والد نے چھوٹی کتابین اپنے بھائی ابو الرضا محمد سے پڑھین اور بڑی کتابین میرزا ہد ہروی سے پڑھین

پہونچتے ہین حواشی مشہورۂ درسیہ کے اور میرزا ہد نے مرزا فاضل سے اوانھون نے ملا یوسف کوسج سے اونھون نے میرزا جان وغیرہ سے اونھون نے محقق ملا جلال دوانی سے اونھون نے اپنے باپ اسعد وغیرہ تلامذہ علامہ تفتازانی اور علامہ میر سید شریف جرجانی سے رضی اللہ عنہم ف علامہ تفتازانی اور علامہ سید شریف جرجانی کی سند علما مین مشہور اور معلوم ہے لہذا مصنف نے اوسکو نہ ذکر فرمایا وَاَجَازَنِی مِشْکٰوۃَ الْمَصَابِیْحِ وَصَحِیْحَ الْبُخَارِیِّ وَغَیْرَہٗ مِنَ الصِّحَاحِ السِّتِّ الثِّقَۃُ الثَّبْتُ حَاجِی مُحَمَّدُ اَفْضَلَ عَنِ الشَّیْخِ عَبْدِ الْاَحَدِ عَنْ اَبِیْہِ الشَّیْخِ مُحَمَّدْ سَعِیْدٍ عَنْ جَدِّہٖ شَیْخِ الطَّرِیْقَۃِ الشَّیْخِ اَحْمَدَ السَّھْرِنْدِیِّ بِسَنَدِہِ الطَّوِیْلِ الْمَذْکُوْرِ فِیْ مَقَامَاتِہٖ وَھٰذَا اٰخِرُ مَا اَرَدْنَا اِیْرَادَہٗ فِیْ ھٰذِہِ الرِّسَالَۃِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا وَّظَاھِرًا وَّبَاطِنًا اور مجکو اجازت دی مشکوۃ المصابیح اور صحیح بخاری وغیرہ صحاح ستہ کی معتمد ثابت القول حاجی محمد افضل نے شیخ عبدالاحد سے اونھون نے اپنے والد شیخ محمد سعید سے اونھون نے اپنے دادا شیخ طریقت شیخ احمد سھرندی سے اونکی سند طویل مذکور ہے اونکے مقامات اور تصانیف مین اور یہ آخر ہی اوس مضمون کی جسکے لانے کا ہمنے اس رسالے مین ارادہ کیا تھا اور شکر ہے اللہ تعالی کا ابتدا مین بھی اور انتہا مین بھی اور ظاہر مین بھی اور باطن مین بھی مترجم کہتا ہے الحمد للہ کہ اوسکے حسن توفیق سے ترجمہ قول الجمیل کا پچیسوین ربیع الآخر ۱۲۶۰ھ بارہ سو ساٹھہ ہجری مین پورا ہو گیا حق تعالی میری بھول چوک اور کج فہمی کو بہ برکت ارواح طیبۂ اولیاے کرام رضی اللہ عنہم کے معاف کرے اور ان حضرات کے نور باطن سے میرے ظلمت کدۂ دل کو نورانی فرماوے آمین اور اہل اسلام کو اس ترجمے سے فائدہ بخشے اور کج فہمی سے پناہ مین رکھے آمین ثم آمین ؑ

حضرت مخدوم و مکرم ما جناب مولانا محمد عبد القیوم در خدمت و صحبت و در کتب علوم ظاہری و باطنی بخدمت جناب مولانا محمد اسحق تا سیزدہ سال ماندند و ایشان بحضرت شاہ عبد العزیز قدس سرہ تا سال [illegible] چون بس شانزدہ رسیدند
۱۲۸۲

خاتمة الطبع

بعد حمد الٰہی و نعت حضرت رسالت پناہی سالکان مسالک معرفت کو بشارت ہے اور رہروان منازل حقیقت کو اشارت ہو کہ ان دنوں موافق شریعت غرّا نبوی و مطابق سنت سنیہ مصطفوی کے علم سلوک میں کتاب عدیم المثیل شفاء العلیل ترجمۂ قول الجمیل من مولانا حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ کا اور ترجمہ مولانا خرم علی بلہوری مرحوم کا مع فوائد مولانا حضرت شاہ عبد العزیز قدس سرہ العزیز و بتحشی حاجی الحرمین مولانا نواب قطب الدین خان دہلوی مغفور باہتمام عاجز محمد عبد الرحمن بن حاجی محمد روشن خان و تربیت یافتہ خدمت برادر معظم محمد مصطفی خان سقاہما اللہ رحیق الغفران اوائل جمادی الآخرہ سنہ ۱۲[illegible] ہجری مطبع نظامی واقع کانپور میں حسب الحکم تمام ہوئی مقبول طبائع صاحبدلان حامی اسلام و منظور نظر باطن بینان نامی انام ہوئی

فقط

وجہ مہر کی خاتمے پر

واسطے سند اس بات کے کہ یہ کتاب مطبع نظامی میں چھپی ہے مہر و دستخط مہتمم کے ثبت کیے گئے فقط

العبد
عبد الرحمن بن حاجی محمد روشن خان مرحوم بقلم خود

رسیدند بحضرت مولانا شاہ و جناب مولانا شاہ ولی اللہ قدس سرہ بحضرت فخر المحدثین و بہمین ایشان و فخر [illegible] رسیدند و از ایشان و شاہ عبد الرحیم صاحب نیز فوائد یافتند

بلفظ نقلکنندہ مولانا محمد عبد القیوم عن مولانا محمد اسحق صاحب